بسم اللہ الرحمٰن الرحیم..

تقویٰ اور معاویہ بن ابی سفیان

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ((سورہ حجرات آیت 13))

اللہ کے نزدیک تم میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے.

یہ وہ اصول ہے کہ جس کو فراموش کرنا قرآن و دینِ اسلام سے بغاوت ہے. اس فرمان میں نہ کوئی ابہام ہے نہ کوئی اشکال ہے. اللہ سبحانہ و تعالیٰ کسی انسان کو کس رنگ و نسل و قوم و وقت میں پیدا کرتا ہے.اسمیں انسان بے اختیار ہے. یہ انسان توفیقِ الٰہیٰ سے خود کو مقرب بارگاہِ الٰہیٰ بنانے کا اختیار رکھتا ہے. اور اسکا ذریعہ تقویٰ ہے.

جب ہم کسی انسان کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں. کہ وہ اللہ کے بارگاہ میں صاحبِ عزت ہے. تو اسکیلیئے ہمیں اس بات کا ثبوت درکار ہے کہ اس شخص میں تقویٰ موجود ہے. اور اسی ایک لفظ تقویٰ میں اسلام و ایمان شامل ہے. یعنی لازم و ملزوم ہیں...

صحابیت... قرآن و حدیث و اجماع سے صحابہ کی فضیلت ثابت ہے. اسمیں کوئی اختلاف نہیں. لیکن افسوس کہ اس مسئلہ کو علمِ کلام کی نظر کیا گیا. جس کے باعث جنگ و جدال و قتل و قتال و فتویٰ بازی کا بازار گرم ہو گیا. کیونکہ علمِ کلام سے نکلکر یہ موضوع جذباتی موضوع بن گیا. اور پھر جذبات نے سمجھ و اصول پر پردہ حائل کر دیا. اور صرف لفاظی باقی رہ گئی. اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب قرآن و حدیث و اجماع سے فضیلتِ اصحاب ثابت ہے تو پھر اختلاف کیا ہے؟ تو اس بات کو باریک بینی سے سمجھنے کیضرورت ہے. اصحاب النبی(ص) کی فضیلت مسلم ہے. لیکن افسوس کہ اس بحث میں وہ عوام شامل ہے کہ جسے صحابیت کی تعریف ہی نہیں آتی.. اور وہ خواص شامل ہیں کہ جو عام و خاص اور خبر و مصداق

کے قوانین کو فراموش کر دیتے ہیں. اور پھر اسی بنیاد پر فتویٰ بازی کرتے ہیں.. جبکہ ان اصولوں کی پاسداری ضروری ہے..

مثال... نبی(ص) فرماتے ہیں. کہ بشارت ہے اس کیلیئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور دو بار بشارت ہے اس کیلیئے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا..

((صحیح ابنِ حبان حکم حافظ زبیر علی زئی . حسن............ صحاح الاحادیث فیما اتفق اهل الحدیث ضیاء الدین المقدسی و ابنِ الکمال و احمد بن عبد الله المقدسی تحقیق حمزه احمد الزین جلد 5 حرف طاء حدیث 19213))

نبی(ص) سے پوچھا گیا یا رسول اللهؐ(ص) کیا ہم سے بھی کوئی بہتر ہے. ہم اسلام لائے. اور آپ(ص) کیساتھ ملکر جہاد کیا. تو نبی(ص) نے فرمایا. ہاں وہ لوگ بہتر ہیں. جو تمھارے بعد آئینگے. اور وہ مجھ پر ایمان لائینگے. حالانکہ انھوں نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا..

((مشکات المصابیح حکم حافظ زبیر علی زئی .اسناده حسن.... مستدرک الحاکم ..حکم امام حاکم و امام ذہبی صحیح........... مسند امام احمد بن حنبل.... تحقیق حمزه احمد الزین جلد 13 حدیث 16914 حکم اسناده صحیح.. اور اسے امام ہیثمی نے رجالہ ثقات قرار دیا.............. مسند امام احمد بن حنبل تحقیق شعیب الارناؤط جلد 28 حدیث 16976 حکم حدیث صحیح اور امام ابنِ حجر العسقلانی نے فتح الباری میں اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا.....اور حدیث 16977 اسناده صحیح)).....

اب یہ احادیث ان امتیوں کو صحابہ سے بھی افضل قرار دے رہی ہیں کہ جنھوں نے نبی(ص) کی ذیارت نہیں فرمائی.. ان احادیث میں کوئی شک نہیں.. لیکن آج کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ اس حدیث کا مصداق ہے. تو یقیناً اسمیں صرف امتی ہونا نہیں دیکھا جائیگا بلکہ ایمان و تقویٰ کی معراج اس حدیث کا مصداق ہونے میں شرطِ اول

ہے.. اور اسکے بعد بھی وہ کبھی یہ دعویٰ نہیں کر سکیگا کہ وہ حضرت ابوزر الغفاری رض و سلمان محمدی رض سے افضل ہے.. تو معلوم ہوا کہ الفاظِ حدیث کو سمجھنے کے اصول ہیں.. اور مصداقِ حدیث قرار سدینے کے بھی اصول ہیں. بہت سی شرائط و تفصیلات ہیں کہ جنکو پیشِ نظر رکھکر ہم مصداق کی تعین کرینگے. اور پھر اسے اس فضیلت کا اھل قرار دینگے..

یعنی انسان اشرف المخلوقات ہے. لیکن یہی انسان کبھی اولئک کالانعام بل ھم اضل کا مصداق بن جاتا ہے. . مسلمان ہونا فضیلت ہے یہی ہمارا نام پسند کیا گیا.. اور مسلمین لک کی دعا جلیل القدر نبی کی قرآن میں موجود ہے. لیکن خوارج مسلمان ہوتے ہوئے بھی اس شان سے خارج ہیں...

المختصر... جب مصادیق پر بحث ہوتی ہے تو وہ اصولوں کے تحت ہوتی ہے..

اصحاب کی تمام تر فضیلت کے سامنے سرِ تسلیم ختم کرتے ہوئے بھی ان احادیث کو فراموش نہیں کیا جا سکتا. جسمیں اللہ کے نبی(ص) فرماتے ہیں. کہ بروزِ حشر حوضِ کوثر پر مجھ سے لوگوں کو جدا کیا جائیگا جب میں کہونگا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو جواباً مجھے بتایا جائیگا کہ انھوں نے آپ کے بعد دین کو بدل دیا تھا. ((صحیح بخاری 7049.. صحیح مسلم 5978))... .

نبی(ص) فرماتے ہیں. میرے اصحاب میں کچھ ایسے ہیں کہ جو میری وفات کے بعد نہ مجھکو دیکھینگے اور نہ میں ان کو دیکھونگا ((مسند امام احمد بن حنبل تحقیق حمزہ احمد الزین جلد 18 حدیث 26369 حکم اسنادہ صحیح اور امام ھیثمی نے فرمایا رجالہ رجال الصحیح.. ...... سلسلة الاحادیث الصحیحیہ امام البانی جلد 7 حدیث 2982))... یعنی یہ وہ اصحاب ہیں جو حوضِ کوثر تک بھی نہیں لائے جائینگے...

جب ان اصولوں پر بات کیجاتی ہے تو فوراً اعتراض کرنیوالا ہم پر رافضیت و گستاخِ صحابہ کے فتویٰ لگا کر خود کو سپاہ صحابہ و محافظِ صحابہ قرار دیتا ہے... ہم نہایت ادب سے علمی اصولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے معترض سے سوال کرتے ہیں..

کیا صحابہ پر شریعت کا اطلاق نہیں ہوتا.......... کیا صحابہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں...

تو معترض خود اقرار کرتا ہے کہ نہیں صحابہ پر شریعت کا اطلاق بھی ہوتا ہے اور صحابہ معصوم بھی نہیں ہوتے.

تو ہم معترض سے مزید سوال کرتے ہیں..

کیا صحابہ نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا.......... کیا اس گناہ کو گناہ کہنا ہمارا گناہ ہے...

تو معترض عجیب سا جواب دیتا ہے..وہ کہتا ہے..صحابہ نے نفسانی خواھشات میں بہک کر گناہ نہیں کیئے. ہاں اجتہادی خطائیں ہوئی ہیں.. اور ہمیں ان کے بارے میں بھی سکوت کرنا چاھیئے..

ہم معترض سے پوچھتے ہیں.. کیا نبی(ص) نے اصحاب پر حدود جاری نہیں کیں....... کیا حدود گناہ کبیرہ پر نہیں جاری ہوتیں.........

معترض کہتا ہے کہ حدود جاری فرمائی ہیں....اور گناہ کبیرہ پر ہی حدود جاری ہوتی ہیں...

تو ہم کہتے ہیں کہ معترض نے تو نبی(ص) پر اعتراض کر دیا. اور معاز اللہ نبی(ص) کومقامِ صحابیت کا عارف نہیں جانا.. کیونکہ نبی(ص) نے حدود جاری کر کے اصول دیدیا. کہ گناہ گناہ ہوتا ہے. صحابی کو گناہ کرنے کی کوئی اجازت نہیں ہے.. اور اگر وہ گناہ کرے تو اسکیلیئے وہی قانون ہے جو غیرِ صحابی کیلیئے ہے...

نبی(ص) نے فرمایا کہ اگر فاطمہ(سلام اللہ علیھا) بھی چوری کریں تو میں انکا ہاتھ کاٹ دوں((بخاری 6787))...

کون فاطمہ(سلام اللہ علیہا).. جو آیتِ تطہیر کی مصداق ہیں.. جو آیتِ مباھلہ کی مصدق ہیں. جو آیت صلوات میں شامل ہیں. جنکی محبت ایمان ہے. جو جنت کی خواتین کی سردار ہیں.. وہ بھی گناہ کریں تو شریعت کا حکم جاری ہو گا... کیونکہ دین اللہ کا ہے.. اور اللہ سے بزرگ و برتر کوئی نہیں.. سب اسکے عبد ہیں.

ثابت ہوا کہ معترض نبی(ص) کی تعلیمات پر نہیں ہے.. بلکہ ان تعلیمات کو اصحاب کی گستاخی سمجھتا ہے. اور اس گستاخی پر بھی اتنا دلیر ہے کہ ان تعلیمات کو بیان کرنے والے پر بھی فتوے لگاتا ہے.. اگر دقعتِ نظر سے دیکھا جائے تو معترض نبی(ص) پر فتوے لگا رہا ہے((معاز اللہ)).....

تو اب سوال ہے کہ معترض ہمیں نبی(ص) کی تعلیمات سے ہٹا کر آخر کس راستے پر لے کر جانا چاھتا ہے. تو آیئے یہاں وہ منہج دیکھتے ہیں. کہ جس منہج پر معترض ہمیں لے جانا چاھتا ہے. .

ولید بن عقبہ بن ابی معیط... حضرت عبد اللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں کہ جب نبی(ص) نے عقبہ کو قتل کرنیکا ارادہ فرمایا تو اسنے کہا میرے بچوں کا کفیل کون ہو گا.تو نبی(ص) نے فرمایا آگ..

((سنن ابی داؤد حدیث 2686 حکم امام البانی حسن صحیح.. شعیب الارناؤط. صحیح))..

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کلام ہے. جب کوئی فاسق خبر دے تو آپ اسکی اچھی طرح تحقیق کر لو. ((سورہ حجرات)).. اس آیت کی تفسیر میں صلاح الدین یوسف فرماتے ہیں. کہ اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں فاسق سے مراد ولید بن عقبہ ہے..لیکن سند و امرِ واقعہ دونوں اعتبار سے یہ روایت صحیح نہیں ہے. اسلیئے صحابی پر چسپاں کرنا صحیح نہیں ہے.((احسن البیان علامہ صلاح الدین یوسف صاحب))..

جبکہ یہ روایت مسند امام احمد بن حنبل تحقیق حمزہ احمد الزین جلد 14 روایت 18371 ہے. حکمِ سند ...اسنادہ صحیح و قال امام ھیثمی رجال احمد ثقات))..

یہ وہی ولید بن عقبہ ہیں. جو کوفہ کے گورنر تھے. اور شراب پی کر صبح کی نماز پڑھائی. اور دو رکعت نماز پڑھانے کے بعد پوچھا کیا اور پڑھا دوں.یہ شکایت و گواھیاں حضرت عثمان رض کے پاس جب مدینہ پہنچیں تو انہوں نے ولید بن عقبہ پر حد جاری فرمائی..((صحیح المسلم حدیث 4457))..

اسی حدیث کے ذیل میں کتاب کے مترجم و محشی جناب پروفیسر محمد یحیٰ سلطان محمد جلالپوری صاحب فرماتے ہیں.. کہ اس واقع کی حقیقت طبری کی روایات سے معلوم ہوتی ہے. اور وہ یہ ہے کہ ولید بن عقبہ پر شراب پینے کا الزام جھوٹا تھا. یہ لوگ حضرت عثمان رض کو پسند نہیں کرتے تھے. اور امت میں انتشار پیدا کرنے لگے تھے..اور علی علیہ السلام بھی ان شر انگیزیوں سے واقف تھے. اسی لیئے حد جاری کرنے میں تردد فرمایا..((یعنی اصلاً ولید بن عقبہ نے شراب نوشی نہیں کی. بلکہ ان کے گواھان جھوٹے تھے. اور یہ سب کام حضرت عثمان رض کی حکومت سے ناراضگی و فتنہ پروری کی بنیاد پر کیا جا رہا تھا))...

جائزہ..... اب ہم ذرا اس محقق کے بیان کا اندازہ لگاتے ہیں. کہ جب مسلم کی روایت سے ولید بن عقبہ کا گناہ عیاں ہوا تو انہوں نے کس طرح ولید بن عقبہ کو اس گناہ سے بری ثابت کیا.. اور ولید بن عقبہ کے گناہ کی ذمہ داری ایک گروہ پر ڈالی.. پھر اس گروہ کو شر انگیزی کا فتویٰ بھی دیا. تو آخر طبری میں اس روایت کی حیثیت کیا ہے...

امام طبری کتب الی السری عن شعیب عن سیف عن عبید عن ابی عبید الایازی کہ دو اشخاص نے ولید بن عقبہ کی انگوٹھی چرائی اور پھر

حضرت عثمان رض کے پاس مدینہ آ کر ولید بن عقبہ کی شراب نوشی پر گواھی دیدی.((تاریخ الطبری)).....

راویان..... سری .. امام طبری نے ان سے روایت کی ہے. اب اس سری سے کون مراد ہیں. اور انکا زمانہ کیا تھا. کیا وہ شعیب سے متصل روایت نقل کر سکتے ہیں. اور کیا بذاتِ خود وہ ثقہ ہیں.. اس پر تحقیق کی ضرورت ہے.. لیکن یہاں اگر سری بن یحیٰ بن ایاس البصری مراد ہیں تو وہ ثقہ ہیں اور انکی وفات 168 ھجری میں ہوئی ہے. ((تقریب التہذیب)) ... اور امام طبری کی ولادت 224 ھجری میں ہوئی ہے.. یعنی سری بن یحیٰ کی وفات کے 56 سال بعد امام طبری پیدا ہوئے.. اس لحاظ سے روایت منقطع ہے...

پھر دوسرے راوی شعیب بن ابراھیم الکوفی ہیں. جو مجھول ہیں.((میزان الاعتدال راوی 3709)).

تیسرے راوی سیف بن عمر ہیں.. جو کہ بالاتفاق ضعیف و متروک ہیں. اور سنن الترمذی کی تحکیم میں حافظ زبیر علی زئی ایک روایت کے ذیل میں فرماتے ہیں.. کہ سیف بن عمر حدیث میں ضعیف ہے. اور راجح قول یہ ہے کہ تاریخ میں بھی یہ ضعیف ہیں...

یہ ہے اس روایت کی حالت ..اب ایک صحیح مسلم کی صحیح السند روایت کے مقابلے میں ولید بن عقبہ کا اس ضعیف و منقطع روایت سے دفاع کرنا کہاں کا انصاف ہے...

المختصر....معترض ہمیں اس منہج پر لانا چاھتا ہے.. کہ جب معترض کی کسی آئیڈیل شخصیت کے کسی گناہ کا زکر ہو تو فوراً دفاعی پہلو اختیار کیا جائے.. اور سند و متن پر اعتراض کیا جائے.. جس جگہ سند و متن پر اعتراض ممکن نہ ہو تو وہاں ضعیف الاسناد روایات سے کہانی کا رخ موڑ کر دفاع کیا جائے... یہ ضرور ہے کہ

صحابہ معصوم نہیں ہیں.. لیکن پھر بھی انکے کسی گناہ کو ثابت نہ ہونے دیا جائے.. ہر ممکن تاویل کیجائے..

اللہ کا شکر ہے کہ ہم نبی(ص) کے منہج پر ہیں.. جہاں شخصیت پرستی کا نام نہیں. عدل و انصاف و حدودِ شریعت کی پاسداری ہی دین ہے..
.

معترض کہتا ہے کہ اگر اس صحابی کا گناہ ثابت ہو ہی گیا تو آپ حکم نہ لگاؤ بلکہ سکوت اختیار کرو. ہم نے پوچھا کہ اگر ہم حکم لگائینگے تو کیا ہو گا.. تو معترض بولا کہ پھر تم رافضی ہو. گستاخ و دشمنانِ صحابہ ہو.. کمال ہے معترض نے ایک ہی محفل میں سکوت کو اپنا منہج بنایا اور اسی محفل میں سکوت کو چھوڑ کر حکم بھی لگایا.. یعنی ولید بن عقبہ کا ثابت شدہ گناہ بیان کرنے پر ہم پر فتویٰ لگایا جا رہا ہے. اور ولید بن عقبہ پر سکوت اختیار کیا جا رہا ہے.. اگر حکم لگانا ہے تو سب پر لگاؤ.. اگر سکوت کرنا ہے تو سب پر کرو..

جلد نمبر-3

الداعی الی الخیر: نو جوانانِ اہلسُنت اسلام آباد (پاکستان)

مِشکوٰۃ المصابیح

مع الإکمال في اسماء الرجال

تالیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ



ترجمہ
ابو انس محمد سرور گوھر

نظرثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

تحقیق وتخریج
حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

کریں گے اور وہ فتنے والوں سے قتال کریں گے۔'' امام بیہقی نے ان دونوں حدیثوں کو دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

٦٢٩٠: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ، وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ یَرَنِیْ

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥٤٨) ☆ والمغيرة بن قيس: ذكره ابن حبان في الثقات (٩/ ١٦٨) و قال أبو حاتم الرازي: "منكر الحديث" (الجرح والتعديل ٨/ ٢٢٨) و الجرح فيه مقدم۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥١٣) ☆ السند حسن إلى عبد الرحمٰن بن العلاء الحضرمي و ذكره ابن حبان في الثقات (٥/ ١٠٠) وحده فهو مجهول الحال۔

وَاٰمَنَ بِیْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

۶۲۹۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے بشارت ہے جس نے (حالت ایمان میں) مجھے دیکھا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ بشارت ہے جس نے مجھے دیکھا نہیں لیکن وہ مجھ پر ایمان لایا۔''

٦٢٩١: وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ جُمُعَةَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ: حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا؟ اَسْلَمْنَا، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ، قَالَ: ((نَعَمْ، قَوْمٌ يَّكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ يَرَوْنِیْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِیُّ ❷

وَرَوٰی رَزِيْنٌ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰی...... اٰخِرِهٖ.

۶۲۹۱: ابن محیریز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے صحابہ میں سے ایک آدمی ابو جمعہ سے کہا: ہمیں ایک ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے کہا، ٹھیک ہے، میں تمہیں ایک اچھی سی حدیث سناتا ہوں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم سے بھی کوئی بہتر ہے؟ ہم نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے اور وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔''

اور رزین نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا کوئی ہم سے بہتر ہے؟ آخر حدیث تک۔

٦٢٩٢: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ، وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِیِّ: هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❸

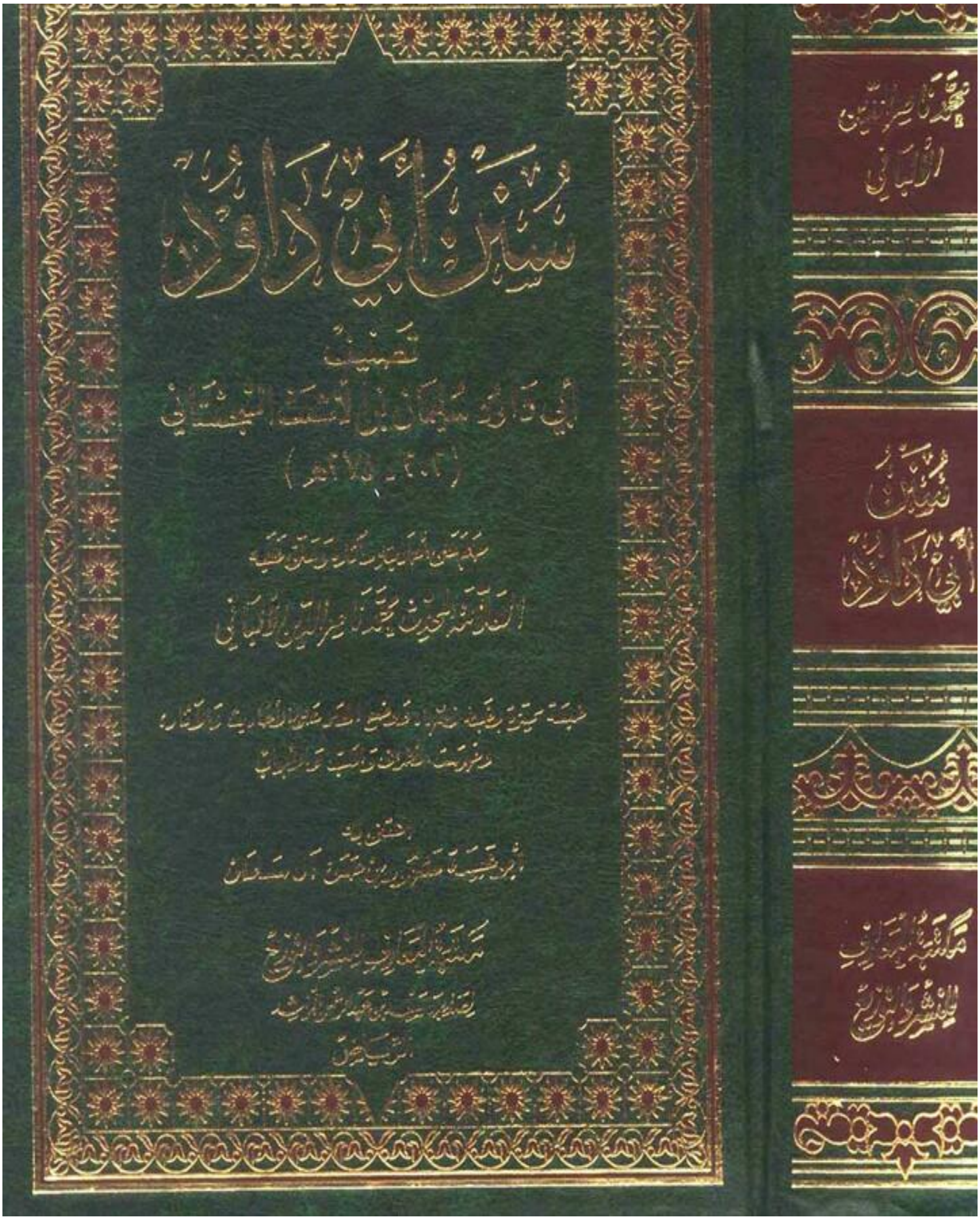
۶۲۹۲: معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل شام خراب ہو جائیں تو پھر تم میں (وہاں رہنے یا اس طرف جانے میں) کوئی بہتری نہیں ہوگی، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا، انہیں بے یارو مددگار چھوڑ دینے والا ان کا کوئی نقصان نہیں کرے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔'' ابن المدینی نے فرمایا: وہ اصحاب الحدیث ہیں۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، أحمد (٥/ ٢٤٨ ح ٢٢٤٩٠، ٥/ ٢٥٧) ☆ فيه قتادة مدلس و عنعن عن أيمن بن مالك الأشعري و له طريق آخر ضعيف عند ابن حبان (الموارد: ٢٣٠٣) و حديث ابن حبان (الموارد: ٢٣٠٢) بلفظ: "طوبى لمن رآني وآمن بي وطوبى ثم طوبى لمن آمن بي و لم يرني" وسنده حسن فهو يغني عنه۔

❷ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٠٦ ح ١٧١٠٢) و الدارمي (٢/ ٣٠٨ ح ٢٧٤٧) و رزين (لم أجده) [وصححه الحاكم (٤/ ٨٥) ووافقه الذهبي و سنده حسن]۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢١٩٢)۔



سنن أبي داود
تصنيف
أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني
(٢٠٢ - ٢٧٥ هـ)
حكم على أحاديثه وآثاره وعلق عليه
العلامة المحدث محمد ناصر الدين الألباني
اعتنى به
أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان
مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
الرياض
محمد ناصر الدين الألباني
سنن أبي داود
مكتبة المعارف للنشر والتوزيع

١٢٨ ـ باب في قَتْل الأسير صَبْرًا

٢٦٨٦ ـ (حسن صحيح) حدثنا علي بن الحسين الرقِّي، [قال]: ثنا عبد الله بن جعفر الرقِّي، قال: أخبرني عُبيد الله بن عَمرو، عن زيد بن أبي أُنيسة، عن عمرو بن مرّة، عن إبراهيم قال: أراد الضحاك بن قيس أن يَستعمل مسروقاً، فقال له عُمارة بن عُقبة: أتستعملُ رجلاً من بقايا قَتَلة عثمان؟ فقال له مسروق: حدثنا عبد الله بن مسعود ـ وكان في أنفسنا موثوق الحديث ـ أن النبي ﷺ لما أراد قتل أبيك قال: مَنْ للصِّبْيَة؟ قال: «النار!» فقد رضيت لك ما رضي لك رسول الله ﷺ.

١٢٩ ـ باب في قتل الأسير بالنبل

٢٦٨٧ ـ (ضعيف) حدثنا سعيد بن منصور، [قال]: ثنا عبد الله بن وهب، قال: أخبرني عمرو بن الحارث، عن بُكير [ابن عبدالله] بن الأشج، عن ابن تِعْلَى قال: غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن الوليد، فأُتِيَ بأربعة أعلاج من العدو، فأمر بهم فقُتلوا صبراً. قال أبو داود: قال لنا غير سعيد عن ابن وهب في هذا الحديث، قال: بالنَّبل صبراً، فبلغ ذلك أبا أيوب الأنصاري، فقال: سمعت رسولَ الله ﷺ ينهى عن قتل الصبر، فوالذي نفسي بيده لو كانت دجاجةٌ ما صَبرتُها، فبلغ ذلك عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فأعتقَ أربعَ رقاب.

١٣٠ ـ باب في المَنِّ على الأسير بغير فداء

٢٦٨٨ ـ (صحيح) حدثنا موسى بن إسماعيل، ثنا حماد، قال: أنا ثابت، عن أنس، أن ثمانين رجلاً من أهل مكة هَبَطوا على النبي ﷺ وأصحابِه من جبال التنعيم عند صلاة الفجر ليقتلوهم، فأخذهم رسول الله ﷺ سِلْماً، فأعتقهم رسول الله ﷺ، فأنزل الله عز وجل: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ﴾ إلى آخر الآية. [م].

٢٦٨٩ ـ (صحيح) حدثنا محمد بن يحيى بن فارس، قال: ثنا عبد الرزاق، قال: أنا معمر، عن الزهري، عن محمد بن جبير بن مُطعِم، عن أبيه، أن النبي ﷺ قال لأُسارى بدر: «لو كان مُطعم بنُ عديّ حياً ثم كلَّمني في هؤلاء النَّتْنَى لأطلقتهم له». [خ].

١٣١ ـ باب في فداء الأسير بالمال

٢٦٩٠ ـ (حسن صحيح) حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل، قال: ثنا أبو نوح، قال: أنا عكرمة بن عمار، قال: ثنا سِمَاك الحنفي، قال: ثني ابن عباس، قال: ثني عمر بن الخطاب قال: لما كان يوم بدر فأَخَذَ ـ يعني النبي ﷺ ـ الفداءَ أنزل الله عز وجل ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾ إلى قوله ﴿لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ من الفداء، ثم أحلَّ الله[1] لهم الغنائم. [م].

قال أبو داود: سمعت أحمد بن حنبل يسأل[2] عن اسم أبي نوح، فقال: أيش[3] تصنع[4] باسمه؟ اسمه اسم

---

(١) في «نسخة». (منه).

(٢) في «نسخة»: «سُئِلَ». (منه).

(٣) في «نسخة»: «أي شيء». (منه).

(٤) في «نسخة»: «يصنع». (منه).

ذخیرۂ الفاظِ حدیث نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی۔ اُردو



جلد: اوّل

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

نعمانی کتب خانہ

میں دفن نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ لوگ میرے بعد مجھ کو اور بیویوں پر فضلیت دیں اور خیال کریں کہ حضرت عائشہؓ کا مرتبہ دوسری امہات سے زیادہ تھا جب ہی تو آنحضرتؐ کے ساتھ دفن ہوئیں اور دوسری بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں- سبحان اللہ اس کسر نفسی اور تواضع کا کیا کہنا)-

ثُمَّ سَلْهَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیَّ- جب میرا جنازہ تیار ہو تو حضرت عائشہؓ کے حجرے پر لے جانا اور ان سے اجازت مانگنا کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں (یعنی آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس دفن ہو جاؤں اگر وہ یعنی حضرت عائشہؓ اجازت دے دیں تو خیر ورنہ مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان یعنی بقیع میں دفن کر دینا- یہ حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت کے وقت فرمایا)-

اَمَّا اِبْرَاهِیْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰی صَاحِبِکُمْ- حضرت ابراہیمؑ کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (یعنی مجھ) کو دیکھو (وہ آنحضرتؐ کے شبیہ تھے)-

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ- (حضرت سلیمان کے ساتھی فرشتے یا جن یا) مصاحب نے کہا انشاء اللہ تو کہو (جب انہوں نے یہ کہا کہ آج رات کو میں اپنی سو عورتوں سے صحبت کروں گا اور ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا)-

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ- میرے اصحاب کو برا نہ کہو (خطاب ہے حاضرین کی طرف حالانکہ حاضرین بھی اصحاب تھے یا اس وقت اس طرح فرمانے سے مسلمانوں کی آئندہ نسلوں میں احترام صحابہؓ کے جذبات کو بیدار کرنا مقصود ہوگا- حافظ نے کہا اصحابی سے یہاں بعض خاص اصحاب مراد ہیں اور خطاب خالد بن ولید اور باقی صحابہ کی طرف ہے کیونکہ یہ حدیث آپؐ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولیدؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو برا کہا- میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اصطلاح شرع میں صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جو آنحضرتؐ کی صحبت میں رہا یا بہ حالت بیداری آپؐ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا- اور لغت کی رو سے تو صاحب مطلق ساتھی کو کہتے ہیں خواہ مومن ہو یا کافر عادل ہو یا فاسق)-

ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ- پھر آپ ان کے ساتھیوں کی صحبت میں رہے-

لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّمَّنْ صَحِبَنِیْ وَرَاٰنِیْ فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ وَ فِیْ لَفْظٍ اُصَیْحَابِیْ فَیُقَالُ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ- کچھ لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر آئیں گے یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو میری صحبت میں رہے مجھ کو دیکھا فرشتے ان کو بائیں جانب والوں میں (دوزخیوں میں) لے جائیں گے- (یہ دیکھ کر) میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں (یا یہ تو میرے چند اصحاب ہیں تصغیر قلت کے لیے ہے) پھر مجھ کو جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو کن انہوں نے تمہارے بعد کیے (اسلام سے پھر گئے مرتد ہو گئے- مراد وہ لوگ ہیں جو مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی کے تابع ہو گئے تھے)-

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ لَّا اَرَاهُ وَلَا یَرَانِیْ بَعْدَ اَنْ اَمُوْتَ اَبَدًا- میرے اصحاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ میری وفات کے بعد نہ میں ان کو دیکھوں گا نہ وہ مجھ کو دیکھیں گے (یہ حدیث سن کر حضرت عمرؓ فی الفور حضرت ام سلمہؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں؟ انہوں نے کہا نہیں اور اب تمہارے بعد میں کسی کو ایسا نہ کہوں گی (اس کی برات بیان نہ کروں گی کیونکہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ ان میں سے ہے یا نہیں)-

اِیَّاكَ وَ صَاحِبَ السُّوْءِ- تو برے ساتھی سے بچا رہ-

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا- اللہ نے مجھ کو منتخب فرمایا اور میرے لیے ساتھیوں کو بھی چنا-

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ یا اِنَّمَا اَصْحَابِیْ مِثْلُ النُّجُوْمِ فَاَیُّهُمْ اَخَذْتُمْ بِقَوْلِهٖ اِهْتَدَیْتُمْ- میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت پاؤ گے (گمراہ نہ ہو گے یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے بلکہ بعض نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور اس کا مطلب بھی صحیح نہیں ہو سکتا- اس کے موضوع ہونے کی

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵

اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لئے بہتر ہوتا (۱) اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ (۲)

۵۔ ۱ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا انتظار کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دینے میں جلدی نہ کرتے تو دین اور دنیا دونوں لحاظ سے بہتر ہوتا۔

۵۔ ۲ اس لیے مواخذہ نہیں فرمایا بلکہ آئندہ کے لیے ادب و تعظیم کی تاکید بیان فرمادی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو (۱) ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے لئے پریشانی اٹھاؤ۔

٦۔ ۲ یہ آیت اکثر مفسرین کے نزدیک حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو المصطلق کے صدقات وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا لیکن انہوں نے آکر یوں ہی رپورٹ دے دی کہ انہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف فوج کشی کا ارادہ فرمالیا تاہم پھر پتہ لگ گیا کہ یہ بات غلط تھی اور ولید رضی اللہ عنہ تو وہاں گئے ہی نہیں لیکن سند اور امر واقعہ دونوں اعتبار سے یہ روایت صحیح نہیں ہے اس لیے اسے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کرنا صحیح نہیں ہے تاہم شان نزول کی بحث سے قطع نظر اس میں ایک نہایت ہی اہم اصول بیان فرمایا گیا ہے جس کی انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر نہایت اہمیت ہے ہر فرد اور ہر حکومت سے تو پہلے اس کی تحقیق کی جائے تاکہ غلط فہمی میں کسی کے خلاف کوئی کاروائی نہ ہو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷

اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں (۱) اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالٰی نے ایمان کو تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

حمزة أحمد الزين

الجزء الرابع عشر

من الحديث ١٧٨٤٥

إلى الحديث ١٩٥٧٤

دار الحديث

القاهرة

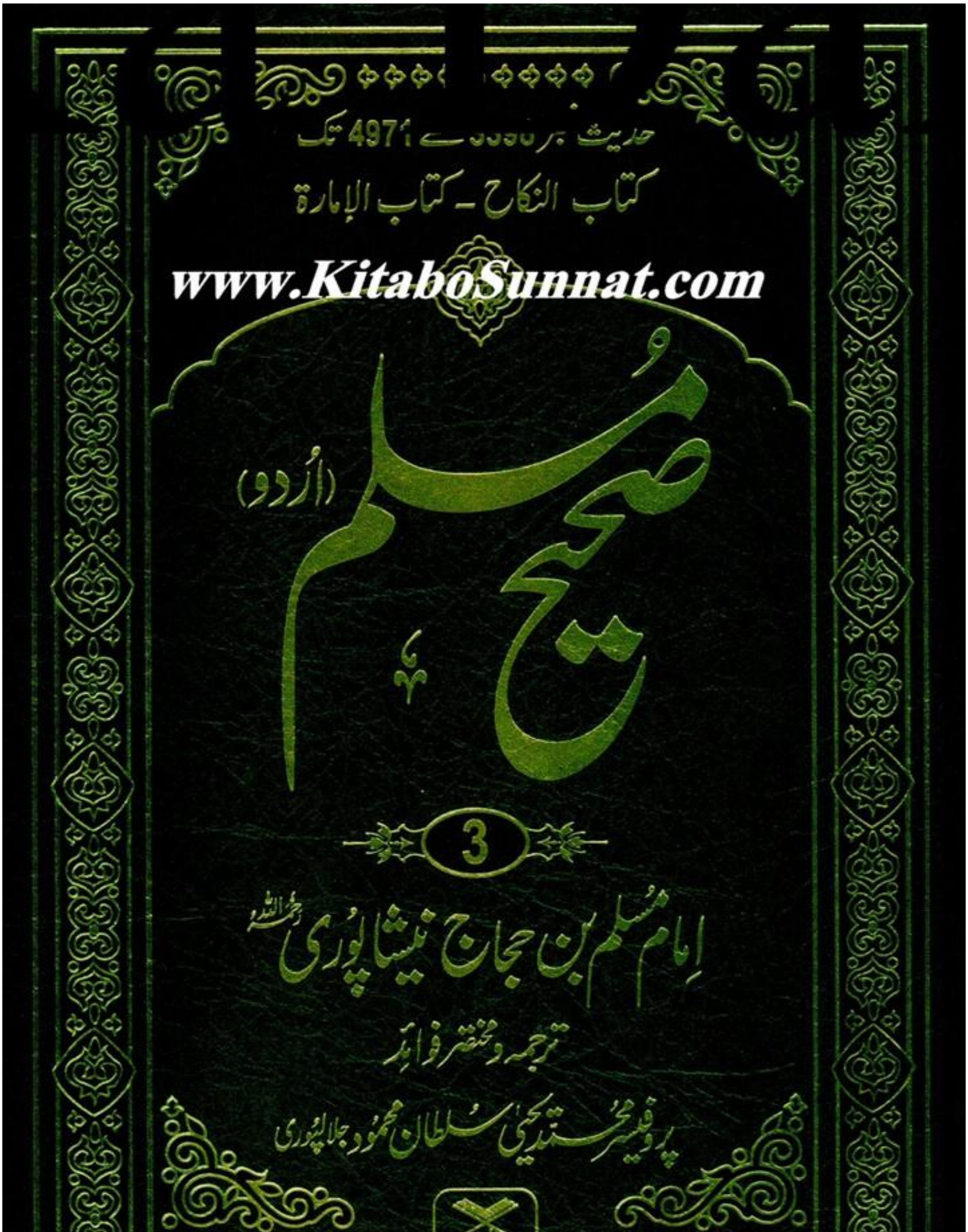
﴿ حديث الحرث بن ضرار الخزاعي رضى الله تعالى عنه[٣] ﴾

١٨٣٧١ـ **حدثنا** محمد بن سابق ثنا عيسى بن دينار ثنا أبي سمع الحرث بن ضرار الخزاعي قال: قدمت على رسول الله ﷺ فدعاني إلى الإسلام فدخلت فيه وأقررت به فدعاني إلى الزكاة فأقررت بها وقلت يا رسول الله أرجع إلى قومي فأدعوهم إلى الإسلام وأداء الزكاة فمن استجاب لي جمعت زكاته فيرسل إلى رسول الله ﷺ رسولا بأن كذا وكذا ليأتيك ما جمعت من الزكاة فلما جمع الحرث الزكاة ممن استجاب له وبلغ الأبان الذي أراد رسول الله ﷺ أن يبعث إليه احتبس عليه الرسول فلم يأته فظن الحرث أنه قد حدث فيه سخطة من الله عز وجل ورسوله فدعا بسروات قومه فقال لهم إن رسول الله ﷺ كان وقت لي وقتا يرسل إليّ رسوله ليقبض ما كان عندي من الزكاة وليس من رسول الله ﷺ الخلف ولا أرى حبس رسوله إلا من سخطة كانت فانطلقوا فنأتي رسول الله ﷺ، وبعث رسول الله ﷺ الوليد بن عقبة إلى الحرث ليقبض ما كان عنده مما جمع من الزكاة فلما أن سار الوليد حتى بلغ بعض الطريق فرق فرجع فأتى رسول الله ﷺ وقال يا رسول الله ﷺ إن الحرث منعني الزكاة وأراد قتلي فضرب رسول الله ﷺ البعث إلى الحرث فأقبل الحرث بأصحابه إذ استقبل البعث وفصل من المدينة لقيهم الحرث فقالوا هذا الحرث فلما غشيهم قال لهم إلى من بعثتم؟ قالوا: إليك قال: ولم؟ قالوا: إن رسول الله ﷺ كان بعث إليك الوليد بن عقبة فزعم أنك منعته الزكاة وأردت قتله قال: لا والذي بعث محمدا بالحق ما رأيته بتة ولا أتاني فلما دخل الحرث على رسول الله ﷺ قال: «منعت الزكاة

(١٨٣٧١) **إسناده صحيح**، رجاله ثقات تقدموا قبل قليل والحديث رواه الطبري في تفسير سورة الحجرات ١٣٣/٢٦ ونقلها عنه أئمة التفسير كلهم من بعده. وقال الهيثمي ١٠٨/٧ ـ ١٠٩ رجال أحمد ثقات.

سخطة من الله عز وجل ورسوله قال فنزلت الحجرات ﴿ يا أيها الَّذينَ آمنُوا إنْ جَاءكُمْ فَاسِقٌ نبأ فتَبيَّنوا أنْ تُصيبُوا قَوماً بجَهالة فتُصبحُوا على مَافَعلتُم نادمين ﴾ إلى هذا المكان ﴿ فَضْلاً منَ الله ونعمةً واللهُ عَليمٌ حكيمٌ ﴾.

﴿ حديث الجراح وأبي سنان الأشجعيين رضي الله تعالى عنهما[١] ﴾


حدیث [redacted] سے 4971 تک
کتاب النکاح - کتاب الإمارة
www.KitaboSunnat.com
صحیح مُسلم
(اُردو)
3
اِمام مُسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ
ترجمہ و مختصر فوائد
پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار السلام
DARUSSALAM

مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ: حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: أَزِيدُكُمْ؟ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ؛ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ؛ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قُمْ، يَا حَسَنُ! فَاجْلِدْهُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: قُمْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ! قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَجَلَدَهُ، وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ: أَمْسِكْ، ثُمَّ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

نے حدیث بیان کی: ہمیں ابو ساسان حُضین بن منذر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عثمان بن عفان ؓ کے پاس حاضر ہوا، ان کے پاس ولید (بن عقبہ بن ابی معیط) کو لایا گیا، اس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر کہا: کیا تمھیں اور (نماز) پڑھاؤں؟ تو دو آدمیوں نے اس کے خلاف گواہی دی۔ ان میں سے ایک حمران تھا (اس نے کہا) کہ اس نے شراب پی ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے اسے (شراب کی) قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عثمان ؓ نے کہا: اس نے شراب پی ہے تو (اس کی) قے کی ہے۔ اور کہا: علی! اٹھو اور اسے کوڑے مارو۔ تو حضرت علی ؓ نے کہا: حسن! اٹھیں اور اسے کوڑے ماریں۔ حضرت حسن ؓ نے کہا: اس (خلافت) کی ناگوار باتیں بھی انھی کے سپرد کیجیے جن کے سپرد اس کی خوش گوار ہیں۔ تو ایسے لگا کہ انھیں ناگوار محسوس ہوا ہے، تب انھوں نے کہا: عبداللہ بن جعفر! اٹھو اور اسے کوڑے مارو۔ تو انھوں نے اسے کوڑے لگائے اور حضرت علی ؓ شمار کرتے رہے حتی کہ وہ چالیس تک پہنچے تو کہا: رک جاؤ۔ پھر کہا: نبی ﷺ نے چالیس کوڑے لگوائے، ابوبکر ؓ نے چالیس لگوائے اور عمر ؓ نے اسی (کوڑے) لگوائے، یہ سب سنت ہیں اور یہ (چالیس کوڑے لگانا) مجھے زیادہ پسند ہے۔

زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ.

علی بن حجر نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: اسماعیل نے کہا: میں نے داناج کی حدیث ان سے سنی تھی لیکن اسے یاد نہ رکھ سکا۔

فوائد و مسائل: [1] ولید کو حضرت علی ؓ نے چالیس کوڑے لگوائے۔ اسی کے بارے میں حضرت علی ؓ نے اشارہ فرمایا کہ چالیس کوڑوں کی تعداد مجھے زیادہ پسند ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں اسی کوڑوں کی بات ہے۔ (صحیح البخاري، حدیث: 3696) لیکن حافظ ابن حجر ؒ نے مسلم کی اسی مفصل روایت کو ترجیح دی ہے۔ اور بخاری کی روایت کے الفاظ کو یونس کے شاگرد شبیب بن سعید کا وہم قرار دیا ہے۔ (فتح الباري: 3696) [2] ولید بن عقبہ حضرت عثمان ؓ کے مادری بھائی تھے، یہ ایک باصلاحیت نوجوان تھا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ نے اسے اپنا کاتب مقرر کیا تھا۔ حضرت عثمان ؓ نے اسے کوفہ کا عامل مقرر کیا۔ طبری نے ایسی روایات بیان کی

ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے خلاف ان لوگوں نے غلط الزام تراشی کی تھی جو حضرت عثمان ؓ کی خلافت کو پسند نہیں کرتے تھے اور سازشوں کے ذریعے سے امت میں انتشار پیدا کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ اس کے خلاف اور بھی غلط الزامات لگائے گئے۔ [3] چونکہ حضرت علی اور حضرت حسن ؓ اس وقت کے حالات سے باخبر تھے اور جانتے تھے کہ کس کس طرح کی الزام تراشیاں اور سازشیں جاری ہیں، اس لیے انھیں تردد تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے یہ سزا دیں۔ اس وقت کی الزام تراشیوں کی بنا پر اس سزا کا نفاذ ایک انتہائی ناگوار اقدام تھا، اس لیے وہ اس میں شامل ہونا نہ چاہتے تھے۔ دوسری طرف امیر المومنین کے فیصلے کا نفاذ بھی ضروری تھا، اس لیے حضرت علی ؓ نے تردد کے باوجود اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر ؓ کے ذریعے سے سزا دلوائی لیکن چالیس کوڑوں پر آ کر، جو ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی اپنی سنت تھی، انھوں نے یہ سزا رکوا دی اور یہ فرمانا ضروری سمجھا کہ مجھے (اس کیس میں) اتنی ہی سزا دینا زیادہ پسند تھا۔

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک

جلد سوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

خلافتِ راشدہ حصہ اوّل (۱۱ھ تا ۴۰ھ)

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم۔اے) ندوی
حبیب الرحمٰن صدیقی فاضل دیوبند

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

سازش کی تکمیل:

ولید بن عقبہؓ نے انہیں تلاش کرایا مگر ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ کیونکہ وہ دونوں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے آخر کار وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جنہیں ولید نے سرکاری کاموں سے معزول کر دیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں پہچانتے تھے جب انہوں نے شکایت کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

مخالفانہ گواہ:

''کون شہادت دے گا؟'' لوگوں نے کہا'' ابوزینب اور ابومواع (گواہی دیں گے) دو مزید افراد نے بھی ان کی تائید کی۔ آپ نے ان دونوں سے پوچھا'' تم دونوں نے کیا ملاحظہ کیا؟'' وہ بولے'' ہم ان کے ساتھ رہنے والے تھے۔ جب ہم ان کے پاس آئے تو وہ شراب کی قے کر رہے تھے''۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:

شراب کی قے وہی کرتا ہے جو شراب پیتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ولید بن عقبہ کو بلوایا۔ چنانچہ جب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان دونوں افراد کو وہاں دیکھا۔ انہوں نے حلف اٹھا کر ان لوگوں کی تمام کیفیت بیان کی مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کوڑے کی سزا:

ہم حدود شرعیہ کو قائم کریں گے۔ جھوٹے گواہ کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اے میرے بھائی! تم صبر کرو۔ اس کے بعد انہوں نے سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو کوڑے مارے اس طرح ان دونوں کی اولاد میں باہمی عداوت پیدا ہوئی جو آج تک باقی ہے۔

اصل واقعہ:

ابوعبیدہ ایادی کی روایت ہے کہ ابوزینب اور ابومواع دونوں ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں آئے ان کی دو بیویاں تھیں ایک ذوالخمار کی بیٹی تھی اور دوسری ابوعقیل کی بیٹی تھیں۔ اس وقت وہ سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے جھک کر ان کی انگوٹھی اتار لی۔

انگوٹھی کی گمشدگی:

جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنی دونوں بیویوں سے انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا۔ ان دونوں نے کہا'' ہم نے انگوٹھی نہیں لی ہے'' انہوں نے پوچھا'' آخر میں کون رہ گیا تھا؟'' وہ بولیں'' دو اشخاص رہ گئے تھے ایک پست قد کا جو کمبل اوڑھے ہوئے تھا دوسرا لمبا آدمی تھا جو چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ ہم نے کمبل والے کو دیکھا کہ وہ آپ پر جھکا ہوا تھا''

مجرم غائب:

وہ بولے:'' وہ ابوزینب تھا'' پھر وہ ان دونوں کی تلاش میں نکلے۔ مگر وہ دونوں روانہ ہو چکے تھے ولید کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کا مقصد کیا ہے۔

دربار خلافت میں:

وہ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور سب لوگوں کے سامنے انہوں نے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے ولید کو بلوا بھیجا۔ جب وہ آئے تو وہ دونوں وہاں موجود تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بلوا کر پوچھا:'' تم دونوں کس بات کی شہادت دیتے ہو؟'' کیا تم یہ شہادت دے سکتے ہو کہ تم نے انہیں شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے'' انہوں نے کہا'' نہیں'' وہ ڈر رہے تھے۔

کوڑے کی سزا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا'' پھر کیا دیکھا؟'' وہ بولے'' ہم نے شراب کو ان کی داڑھی سے نچوڑا جب کہ وہ شراب کی قے کر رہے تھے'' اس پر آپ نے سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے ولید کو کوڑے مارے۔ اس واقعہ سے ان دونوں کے خاندان میں عداوت پیدا ہوگئی۔

ذخائر العرب
٣٠

تاريخ الطبرى

تاريخ الرسل والملوك

لأبى جعفر محمد بن جرير الطبرى
٢٢٤ – ٣١٠ هـ

الجزء الرابع

تحقيق
محمد أبو الفضل إبراهيم

دار المعارف بمصر

عنه على بن أبى طالب عليه السلام .

كتب إلىّ السّرىّ، عن شعيب ، عن سيف ، عن عُبَيد الطنافسىّ ، عن أبى عبيدة الإيادىّ ، قال : خرج أبو زينب وأبو مورّع حتى دخلا على الوليد بيته ، وعنده امرأتان: بنت ذى الخِمار وبنت أبى عقيل ؛ وهو نائم ، قالت إحداهما : فأكبّ عليه أحدهما فأخذ خاتَمه ، فسألهما حين استيقظ ، فقالتا : ما أخذناه ، قال : مَنْ بقى آخر القوم ؟ قالتا : رجلان ؛ رجل قصير عليه خَميصة ، ورجل طويل عليه مُطَرّف ، ورأينا صاحب الخميصة ١/٢٨٤٩ أكبّ عليك ، قال : ذاك أبو زينب . فخرج يطلبهما ، فإذا هو وجههما عن ملإ من أصحاب لهما ؛ ولا يدرى الوليد ما أرادا من ذلك . فقدما على عثمان ، فأخبراه الخبر على رءوس الناس ، فأرسل إلى الوليد ، فقدم ، فإذا هو بهما. ودعا بهما عثمان ، فقال : بم تشهدان ؟ أتشهدان أنكما رأيتماه يشرب الخمر ؟ فقالا : لا ، وخافا ، قال: فكيف؟ قالا : اعتصرناها من لحيته وهو يقىء الخمر . فأمر سعيدَ بن العاص فجلَده ، فأورث ذلك عداوةً بين أهليهما .

وكتب إلىّ السرىّ ، عن شعيب ، عن سيف ، عن عطيّة ، عن أبى العريف ويزيد الفقعسىّ ، قالا : كان الناس فى الوليد فرقتين : العامّة معه والخاصّة عليه ؛ فما زال عليهم من ذلك خُشوع حتى كانت صِفّين ، فولى معاوية ، فجعلوا يقولون : عيِّب عثمانُ بالباطل، فقال لهم علىّ عليه السلام : إنكم وما تعيّرُون به عثمان كالطاعن نفسَه ليقتل ردْفه ، ما ذنب عثمان فى رجل قد ضرب بفعله[1]، وعزله عن عمله ! وما ذنب عثمان فيما صنع عن أمرنا !

وكتب إلىّ السرىّ ، عن شعيب ، عن سيف ، عن محمد بن كريب ، عن نافع بن جُبَير ، قال : قال عثمان رضى الله عنه: إذا جُلِد الرّجل الحدّ ثم ظهرت توبتُه جازت شهادته .

١/٢٨٥٠ وكتب إلىّ السرىّ ، عن شعيب ، عن سيف ، عن أبى كِبْران ، عن مولاة لهم — وأثنى عليها خيراً — قالت : كان الوليد أدخل على الناس خيراً ،

(١) ط : « بقوله » ، وانظر التصويبات .

English Translation of Jāmi' At-Tirmidhi

English Translation of

Jāmi' At-Tirmidhī

Compiled by:
Imām Hāfiz Abū 'Eisā Mohammad Ibn 'Eisā At-Tirmidhi

Volume 6

From Hadith no. 3291 to 3956

Translated by:
Abu Khaliyl (USA)

Ahādith edited & referenced by:
Hāfiz Abu Tāhir Zubair 'Ali Za'i

Final review by:
Islamic Research Section Darussalam

battle of Badr and took part in the treaty of Hudaibiyah. Allah ﷻ will forgive them and let them enter the Paradise.

3865. 'Abdullāh bin Buraidah narrated from his father, that the Messenger of Allāh ﷺ said: "There is no one among my Companions who dies in a land except that he shall be resurrected as a guide and light for them (people of that land) on the Day of Resurrection." (*Ḍa'īf*)

[Abū 'Eīsā said:] This *Ḥadīth* is *Gharīb*. This *Ḥadīth* has been related from 'Abdullāh bin Muslim Abī Ṭaibah, from Ibn Buraidah, from the Prophet ﷺ in *Mursal* form, and this is more correct.

٣٨٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى:] هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وقَدْ رُوِيَ هٰذَا الحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ، وهٰذَا أَصَحُّ.

تخريج: [**إسناده ضعيف**] * عثمان بن ناجية مستور (تقريب).

Chapter 59.

(المعجم ٥٩) **بَابٌ** (التحفة...)

3866. Ibn 'Umar narrated that the Messenger of Allāh ﷺ said: "If you see those who abuse my

٣٨٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ [مُحَمَّدُ] بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا سَيْفُ

Companions, then say: 'May Allāh's curse be upon the worst of you.'" (*Ḍa'īf*)

[Abū 'Eīsā said:] This *Ḥadīth* is *Munkar*. We do not know of it as a narration of 'Ubaidullāh bin 'Umar except through this route [and An-Naḍr is unknown, and Saif (narrators in the chain) is unknown].

ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى:] هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ [والنَّضْرُ مَجْهُولٌ وسَيْفٌ مَجْهُولٌ].

تخريج: [**إسناده ضعيف**] وأخرجه المزي في تهذيب الكمال:٨/ ٢٥١ من حديث النضر به * النضر بن حماد: ضعيف (تقريب) وسيف بن عمر: ضعيف في الحديث ضعيف في التاريخ، على الراجح.

Comments:

This is a general principle, that if a wicked and bad man criticizes and abuses a pious person, he himself deserves these remarks.

معاویہ بن ابو سفیان اور حرام مشروب.... حضرت عبد اللہ بن بریدہ رض بیان فرماتے ہیں کہ وہ اپنے والد کے ہمراہ معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے. تو وہ کھانا پیش کیا گیا. اسکے بعد ایک مشروب لایا گیا. جسے معاویہ بن ابی سفیان نے پیا. اور میرے والد کو پیش کیا.تو انھوں نے منع فرمایا کہ جب سے رسول اللہ(ص) نے اسے حرام قرار دیا ہے تب سے مینے اسے کبھی نہیں پیا.. ((مسند امام احمد بن حنبل))

حکمِ سند ..... شعیب الارناؤط.. اسناده قوی . . . . حمزہ احمد الزین.. اسناده صحیح. .

امام ہیثمی رجالہ رجال الصحیح. . . . . ارشاد الحق الاثری .. اسناده حسن. . . . . مقبل الوداعی ..حدیث حسن.

سید حسن بن علی سقاف .. بسند رجالہ رجال مسلم...

معترض کا سند پر اعتراض... معترض کہتا ہے کہ میں ایک عظیم محدث جنابِ ابویحیٰ نورپوری صاحب کی ویڈیو سن کر آیا ہوں.. جسمیں انھوں نے فرمایا کہ یہ روایت لوگ اسلیئے صحیح کہتے ہیں کیونکہ یہ معاویہ بن ابی سفیان کے خلاف ہے.. ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس روایت کی سند ہی قابلِ قبول نہیں ہے. کیونکہ کتاب العلل میں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں. کہ ابنِ بریدہ سے حسین بن واقد روایت نقل کرتے ہیں. اسمیں سخت نکارت پائی جاتی ہے..لہذا امام احمد بن حنبل کے ہوتے ہوئے ہم کسی اور کا حکم کیوں مانیں.. اور شعیب الارناؤط نے جو اس سند کو قوی کہا تو ان تک امام احمد بن حنبل کی یہ جرح نہیں پہنچی ہو گی...

جواب.... جی حسین بن واقد کی روایات منکر ہیں. اور اسکی تصریح ابنِ حبان نے فرمائی ہے. کہ حسین بن واقد عن ایوب عن نافع عن ابنِ عمر رض کی سند کی تمام روایات منکر ہیں....

اور جو روایت مسند امام احمد بن حنبل میں ہے اسکی سند یہ نہیں ہے.. بلکہ اسکی سند حسین بن واقد عن ابنِ بریدہ ہے... اور اس سند کے صحیح ہونے کے 6 حوالہ جات اوپر لکھدیئے گئے ہیں.. لیکن معترض کہتا ہے کہ نہیں جب ابویحیٰ نورپوری صاحب نے امام احمد بن حنبل کی جرح نقل کر دی ہے. تو بس حسین بن واقد عن ابنِ بریدہ کی سند کی روایت سخت منکر ہے.....

تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس سند کی ہر روایت سخت منکر ہے. اگر ایسا ہے تو یہ سند تو امام مسلم نے صحیح المسلم میں نقل کی ہے. تو کیا وہ بھی منکر ہے.. ذرا سے تعجب و اندازے سے معترض بولا کہ وہ روایت تو امام مسلم متابعت میں لائے ہونگے.. ہم معترض سے پوچھتے ہیں. کہ کبھی ابویحیٰ نورپوری صاحب سے پوچھنا کہ کیا منکر روایت صحیح روایت کی متابعت میں آتی ہے.. منکر تو ہوتی ہی وہ ہے جو صحیح روایت کے خلاف ہو. اگر صحیح روایت کیمطابق ہو تو منکر کیسے ہو گی.. .

. ہم ابویحیٰ نورپوری صاحب سے گزارش کرتے ہیں. کہ آپ نے یقیناً اپنے استادِ محترم حافظ زبیر علی زئی صاحب کی کتابوں کا مطالعہ تو ضرور کیا ہو گا.. اگر نہیں کہا تو آج ہم آپکو سیر کراتے ہیں...

حافظ زبیر علی زئی فرماتے ہیں. کہ تہذیب التہذیب میں ایک راوی مختار بن فلفل کے متعلق لکھا ہے. کہ یہ راوی روایات میں اکثر غلطی کرتا ہے. سلیمان نے کہا کہ یہ راوی حضرت انس بن مالک رض سے منکر روایات بیان کرنے والا ہے...لہذا یہ روایت ناقابلِ قبول ہے((جلد 3 صفحہ 484))... تو اس اعتراض کا جواب حافظ زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں.... ((یعنی جیسی جرح حسین بن واقد والی سند پر کی گئی ہے اب ویسی ہی ایک جرح پر حافظ زبیر علی زئی صاحب کی تحقیق کا مطالعہ کرتے ہیں)).....

حافظ زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں.. کہ مختار بن فلفل عن انس بن مالک رض کی روایت کو درج زیل محدثین نے قبول کیا ہے.. امام ترمذی ..حسن صحیح. . . . . امام حاکم صحیح الاسناد و امام ذھبی صحیح الاسناد. . . . . .امام خزیمہ نے صحیح میں امام ابنِ حبان نے صحیح میں اور ضیاء المقدسی نے الاحادیث المختارہ میں امام مسلم نے صحیح مسلم میں امام ابنِ ملقن نے امام بوصیری نے ابنِ حجر اور ابنِ جزری نے صحیح قبول کیا ہے..

اب نتیجتاً حافظ زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں.... کہ اگر سلیمان کی جرح اس سند پر ثابت ہو جائے کہ مختار بن فلفل عن انس رض کی روایت منکر ہے تو بھی یہ جرح جمہور کی توثیق و تصحیح اور توثیقِ خاص کیخلاف ہے...اسلیئے یہ جرح مردود ہے......((مقالات جلد 3 صفحہ 489))

حافظ زبیر علی زئی ایک مقام پر فرماتے ہیں... کہ امام بخاری کی جرح ہے. لا نعرف سماعہ من ابی قتادہ.. لیکن اسکے باوجود یہ روایت یہ سند صحیح ہے.. کیونکہ امام مسلم ..امام ابنِ خزیمہ .. امام ابوعوانہ.. امام ابنِ حبان .. امام بغوی.. امام ابنِ عبد البر نے اس سند کو صحیح قبول کیا ہے.. لہذا جمہور کے مقابلے میں اس روایت پر منکر. معلول. منقطع. اور لا یعرف سماعہ کی سب جرحیں مردود ہیں....((مقالات جلد 6 صفحہ))

حسین بن واقد عن ابنِ بریدہ کی سند پر محدثین کا حکم.....

اب ہم معترض کو ابویحیٰ نورپوری صاحب کی نقل کردہ ایک جرح کے مقابلے میں دکھاتے ہیں.. کہ دیگر محدثین کی اس سند پر رائے کیا ہے....

امام یحیٰ بن معین سے پوچھا گیا. کیا حسین بن واقد عن ابنِ بریدہ عن ابیہ کی سند صحیح ہے. تو وہ فرماتے ہیں اسمیں کوئی حرج نہیں. وہ ثقہ ہے یعنی حسین بن واقد((امام ابنِ حجر العسقلانی))...

یہ سند اصح الاسناد ہے....((یعنی یہ سند صحیح ترین سند ہے))..

امام حاکم ((معرفة العلوم الحدیث)) اور احمد شاکر ((شرح اختصار علوم الحدیث) ...

حسین بن واقد عن ابنِ بریدہ کی سند کو محدثین نے صحیح کہا......

سنن ترمذی حدیث 2621 حکم امام ترمذی حدیث حسن صحیح........... امام ابنِ حبان اپنی صحیح میں حدیث 7086................امام ابنِ خزیمہ اپنی صحیح میں حدیث 1801..1802................ امام ابنِ کثیر فی التفسیر ابنِ کثیر سورہ لقمان آیت 34 حدیث صحیح الاسناد................... امام ابنِ الملقن فی التحفة المحتاج الی ادلہ المنہاج حدیث 750 .... امام مغلطائی فی الشرح سنن ابنِ ماجہ تحقیق کامل عویضہ صفحہ 1404 .... امام سخاوی فی الاجوبة المرضیہ فیما سئل عنہ من الاحادیث النبویہ صفحہ 818 قال الذی صحیہ غیر واحد من الائمہ..........امام ابنِ حجر عسقلانی فی الھدایة الرواة الی تخریج الاحادیث المصابیح تحقیق و تخریج امام البانی جلد اول حدیث 546........................ محمد مصطفیٰ الاعظمی فی التحقیق صحیح ابنِ خزیمہ جلد 3 روایت 1801 اسنادہ حسن....................... مصطفیٰ العدوی فی الصحیح المسند من الاحادیث الفتن والملاحم صفحہ 189 ....امام ابنِ باز فی الفتاویٰ نور علی الدب صفحہ 734........ایضاً فی الفتاویٰ اللجنہ الدائمہ للبحوث العلمیہ والافتاء فتویٰ 5703 اسنادہ صحیح.............. عبد اللہ المنشاوی فی التحقیق کتاب

الصلاۃ و حکم تارکھا صفحہ 26..............................حافظ زبیر علی زئی فی التحقیق سنن الترمذی حدیث 2621......................غلام مصطفیٰ ظہیر فی التحقیق و التخریج الخصائص علی للنسائی حدیث 123...........................

حسین بن واقد عن ابنِ بریدہ والی سند صحیح علی شرطِ مسلم ہے.............

امام ابنِ تیمیہ فی الشرح العمدہ جلد 2 صفحہ 74................. امام ابنِ قیم الجوزی فی الکتاب الصلاۃ و حکم تارکھا صفحہ 26..25....................امام البانی فی التحقیق و تخریج الایمان حدیث 46.................... شعیب الارناؤط فی التحقیق و تخریج صحیح ابنِ حبان حدیث 7086................. مقبل بن ھادی الوادعی فی الصحیح مما لیس فی الصحیحین حدیث 171...............

حسین بن واقد عن ابنِ بریدہ کی سند صحیح علی شرط الشیخین ہے..........

امام الحاکم فی المستدرک جلد 2 حدیث 2705........ امام ذہبی فی التلخیص مستدرک ....

ان شاءاللہ اتنے ہی حوالہ جات پر اکتفاء کیجاتی ہے.... اب ہم معترض سے کہتے ہیں.. کہ وہ جا کر ابویحیٰ نورپوری صاحب سے پوچھے کہ آپنے فرمایا تھا.. کہ رافضی و نیم رافضی افراد یہ روایت پیش کر کے معاویہ بن ابوسفیان پر ایک بہتان لگاتے ہیں..جھوٹ بولتے ہیں..... تو اب کیا یہ سب محدثین جو اس سند کو صحیح قرار دیتے ہیں.. کیا وہ رافضی و نیم رافضی و جھوٹے ہیں..... اگر اسکی سند صحیح ہے تو پھر اسے پیش کرنا رافضیت و نیم رافضیت و جھوٹ کیسے ہو گیا...

المختصر.......... اب ہم حافظ زبیر علی زئی صاحب کے کلمات ہی لکھتے ہیں... جو اوپر نکل کیئے جا چکے....

کہ جمہور محدثین کی توثیق و تصحیح و توثیقِ خاص کے بعد اس سند پر معلول و منکر و منقطع و لایعرف سماعہ ہی جرح مردود ہے............

اور حافظ ابویحیٰ نورپوری صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے استاد غلام مصطفیٰ ظہیر صاحب سے ہی رجوع فرما لیں جنھوں نے اس سند کو صحیح قرار دیا........ اور تخریج میں اسی سند پر صحیح علی شرط الشیخین و واقفہ ذھبی کا حوالہ بھی دیا...... مگر اعتراض نہیں کیا.............. اب جب اسی سند سے معاویہ بن ابی سفیان کا ایک گناہ عیاں ہو تو ہم زبردستی کی شاز جراح نکل کر کے اس سند کو ضعیف قرار نہیں دے سکتے........

متن پر گفتگو.........

معترض کہتا ہے کہ خدا کے بندوں آپکو عربی نہیں آتی.... مسند امام احمد بن حنبل والی روایت میں مشروب کا لفظ آیا اور آپنے اسے اردو والا شراب سمجھ لیا.. جبکہ ابویحیٰ نورپوری صاحب نے تو وضاحت فرمائی ہے کہ مشروب طاہر بھی ہوتا ہے جسکا زکر قرآن میں بھی موجود ہے کہ وہ اھل بہشت کیلیئے ہو گا...

ہم جواباً عرض کرتے ہیں کہ قبلہ محترم ہمارا دعویٰ کب ہے کہ مشروب کا ترجمہ شراب بمعنیٰ خمر ہے. ہمارا تو دعویٰ یہ ہے. کہ معاویہ بن ابی سفیان نے جو مشروب پیا وہی مشروب صحابی حضرت بریدہ رض کو پیش کیا. تو انھوں نے فرمایا کہ جب سے یہ مشروب نبی(ص) نے حرام کیا اسوقت سے مینے یہ مشروب نہیں پیا.. تو مشروب کا ترجمہ ابویحیٰ نورپوری صاحب جو بھی کریں.. ایک

صحابی نے بتا دیا کہ وہ مشروب طاہر نہیں تھا ورنہ اللہ کے نبی(ص) اسے حرام قرار نہ دیتے......

معترض کہتا ہے کہ بھائی حضرت بریدہ رض کو حرام مشروب پیش نہیں کیا گیا. بلکہ وہ مشروب پاک ہی تھا دودھ تھا. لیکن حضرت بریدہ رض کو ایسا معلوم ہوا کہ یہ حرام مشروب ہے...ہم جواباً عرض کرتے ہیں. کہ محترم یہاں سے معلوم ہوا کہ آپ صحابی کی کتنی تعظیم کرتے ہیں... کیا حضرت بریدہ رض صحابی نہیں ہیں. .کیا انھیں معلوم نہیں ہے کہ میرے جو معاویہ بن ابی سفیان میزبان کے فرائض انجام دے رہے ہیں. وہ بھی نبی(ص) کی صحبت میں رہ چکے ہیں.. تو بھلا وہ میرے سامنے حرام مشروب کیوں پئیں گے اور ہمیں کیوں پیش کرینگے.... اس فکر کے بعد بھی کیا یہ ممکن ہے کہ وہ تصدیق کیئے بغیر ایک اس مشروب کو نبی(ص) کی حدیث سے حرام قرار دیں.... اور تصدیق کیلیئے کسی لیبارٹری کی ضرورت نہیں صرف رنگ دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے .....شراب اور دودھ کا نہ رنگ ایک جیسا ہوتا نہ ذائقہ نہ خوشبو...یا شک کیصورت میں پوچھنے پر بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مشروب کیا ہے.... کیا آج ممکن ہے کہ حافظ ابویحیٰ نورپوری صاحب اپنے استاد غلام مصطفیٰ ظہیر صاحب سے ملنے جائیں وہ انھیں ایک مشروب دیں تو ابویحیٰ نورپوری صاحب فوراً کہیں کہ نہیں میں یہ مشروب نہیں پی سکتا کیونکہ شریعیت نے اسے حرام قرار دیا ہے... جب یہ ممکن نہیں تو کیوں ممکن نہیں!!؟ اگر یہ بات ناممکن و نامعقول ہے تو پھر حضرت بریدہ رض سے ایسی بات منسوب کیونکر کی جا سکتی ہے.. کہ انھوں نے میزبانی و صحابیت و حسنِ ظن کو پسِ پشت ڈالا اور بغیر تصدیق و سوال کے سب کے سامنے اس مشروب کو بانصِ حدیث حرام قرار دیا.......... اس سے آگے بڑھتے ہیں.. کہ اگر حضرت بریدہ رض نے غلط فہمی میں اس پاک مشروب کو حرام قرار دیا. تو کیا معاویہ بن ابی سفیان نے جواباً یہ کہا کہ اے بریدہ رض میں آپکو دودھ دے رہا ہوں آپ فرما رہے

ہیں کہ نبی(ص) نے اس مشروب کو حرام قرار دیا ہے تو بھلا کب نبی(ص) نے دودھ کو حرام قرار دیا ہے... زرا اسکی وضاحت فرمائیں... اور یہ منطقی بات ہے.. کہ آج اگر ابویحیٰ نورپوری صاحب کے سامنے ایک گلاس میں مشروب پڑا ہو اور کوئی شخص سب کے سامنے کہہ دے کہ اس گلاس کے مشروب کو نبی(ص) نے حرام قرار دیا ہے.. تو ابویحیٰ نورپوری صاحب کا پہلا اقدام یہی ہو گا.. کہ وہ بتائینگے کہ اس گلاس میں تو پانی یا دودھ یا شربت ہے.. اب آپ بتایئے کہ بھلا نبی(ص) نے اسکو کب حرام قرار دیا ہے..........جبکہ معاویہ بن ابی سفیان کو نہ تعجب ہوا نہ ہی انھوں نے وضاحت کی نہ ہی وضاحت طلب کی.... یعنی وہ حضرت بریدہ رض کے فرمان سے مطمئن ہوئے... کہ انکا اس مشروب کو حرام کہنا مغالطے کی بنا پر نہیں ہے.....

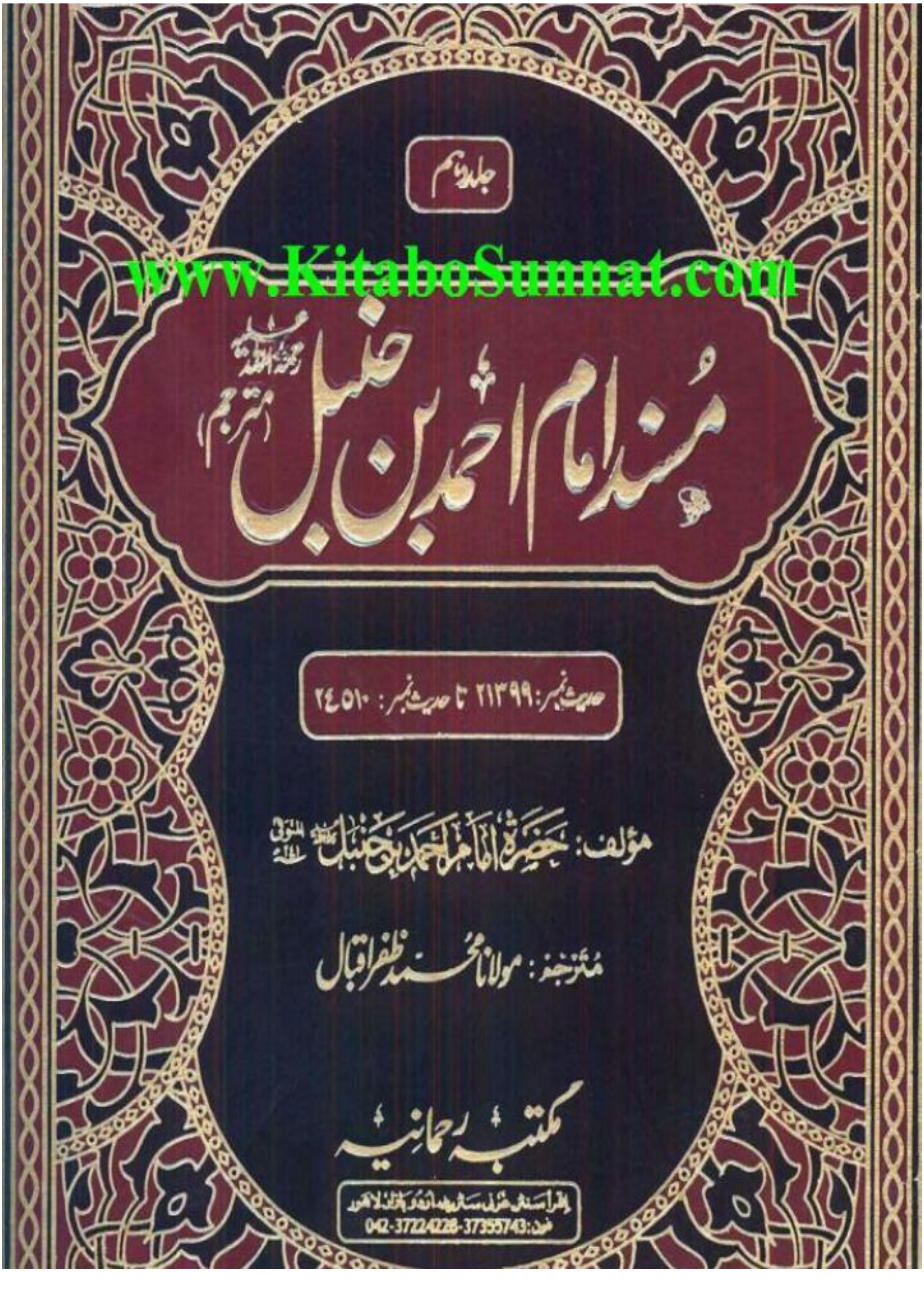
معترض کہتا ہے. کہ بھائی وہ نبید تھی جس کے بارے میں صحابہ کو اختلاف تھا کچھ اسکا پینا جائز سمجھتے تھے اور کچھ اسکو پینا حرام سمجھتے تھے... ہم جواباً کہتے ہیں. کہ جب حضرت بریدہ رض نے اس مشروب کو نبی(ص) کیطرف سے حرام قرار دیا اگر معاویہ بن ابی سفیان اسے شرعاً جائز جانتے تھے. تو انہیں دو قسم کی گفتگو کرنی چاھیئے تھی..... یا کہتے کہ نبی(ص) نے اسے حرام قرار نہیں دیا کیونکہ مجھ تک نبی(ص) کی یہ خبر پہنچی ہے...... یا پھر کہتے کہ اے بریدہ رض آپ صحابی ہیں. آپ اس نبید کے حرام ہونے کو نبی(ص) کی طرف نسبت دے رہے ہو تو اب مجھ پر حجت تمام ہوئی میں آئندہ اس نبید کو نہیں پیوں گا. کیونکہ میں اب تک اسے جائز سمجھتا تھا.. لیکن اب آپ نے مجھے نبی(ص) کا قولِ فیصل سنا دیا.. اب سے حرام.... اسکے برعکس جب ہم روایت پڑھتے ہیں تو معاویہ بن ابی سفیان نہ رجوع کرتے ہیں اور نہ ہی اس مشروب کے جائز ہونے پر کوئی نبی(ص) کا فرمان نقل فرماتے ہیں...............

معترض کہتا ہے کہ بھائی حافظ ابویحیٰ نورپوری صاحب نے بیان فرما دیا کہ اس روایت کو اگر صحیح قبول کر لیا بھی لیا جائے... تو پھر اس روایت میں اس مشروب کو حرام قرار دینے والے معاویہ بن ابی سفیان ہیں.. یعنی معاویہ بن ابی سفیان نے جب مشروب کو مہمانوں کے سامنے پیش کیا..تو سوچا کہ کہیں یہ نہ سمجھیں کہ ً شراب پیش کر رہا ہوں. لہذا اس غلط فہمی کو غلط ثابت کرنے کیلیئے انھوں نے خود ہی وضاحت فرما دی کہ جب سے نبی(ص) نے شراب کو حرام قرار دیا تب سے مینے کبھی شراب نہیں پی. یہ شراب نہیں ہے.. ہم جواباً عرض کہتے ہیں. کہ آپ ایکطرف صحابیت کے دفاع کا نعرہ لگاتے ہو دوسری طرف خود ہی اصحاب کو صفاتِ رذیلہ کا مرتکب قرار دیتے ہو. کیا معاویہ بن ابو سفیان حضرت بریدہ رض سے حسنِ ظن نہیں رکھتے تھے. یا کیا معاویہ ابن ابی سفیان حضرت بریدہ رض کو صاحبِ شعور نہیں سمجھتے تھے... کہ جب معاویہ بن ابی سفیان ایک پاکیزہ مشروب ہی پیش کر رہے ہیں تو پھر وضاحت کیضرورت کیا ہے... آخر ایک میزبان اور مہمان کے درمیان فاصلہ ہی کتنا ہوتا ہے... آخر اس مشروب اور حضرت بریدہ رض کے درمیان فاصلہ ہی کتنا ہے.. کہ حضرت بریدہ رض اس پاک مشروب و حرام مشروب میں فرق نہ کر سکیں.. غلط فہمی کا شکار ہو جائیں .تو اس وجہ سے معاویہ بن ابوسفیان کو وضاحت کرنی پڑے... اور روایت کے متن میں ہی دیکھ لیں..کہ جہاں سے معاویہ بن ابی سفیان کا قول شروع ہوتا ہے وہاں ..قال معاویہ.... کا لفظ موجود ہے..

المختصر..... عاشقانِ معاویہ بن ابی سفیان تحفظِ صحابہ کے نام پر خود صحابہ کی توھین کرتے ہیں... یعنی اس روایت میں معاویہ بن ابی سفیان کے تحفظ کیلیئے حضرت بریدہ رض پر الزام لگائے گئے.. کبھی کہا گیا کہ انھوں نے دودھ کو حرام کہدیا.. کبھی کہا گیا کہ انھیں مغالطہ ہوا... کبھی کہا گیا انھوں نے تصدیق نہیں کی.....کبھی کہا کہ

معاویہ بن ابی سفیان کو شک ہوا کہ کہیں حضرت بریدہ رض اسے شراب نہ سمجھ لیں...

ثابت ہوا کہ اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے... اور اس روایت کا متن گواہ ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان کی وکالت کرنیوالوں کی تاویلات باطل ہیں......


جلد دہم
مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
مترجم
حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰
مؤلف: حضرۃ امام احمد بن حنبل
مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال
مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

الحاكم (٤/٣١١). قال الألباني: صحيح (أبوداود: ٤٩٧٧). قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۳۳۲۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا منافق کو اپنا آقا اور سردار مت کہا کرو' کیونکہ اگر وہی تمہارا آقا ہو تو تم اپنے رب کو ناراض کرتے ہو۔

(٢٣٣٢٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ مِنْهُمْ ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً أَنْتُمْ مِنْهُمْ ثَمَانُونَ صَفًّا [صححه ابن حبان (٧٤٥٩)، والحاكم (١/٨١). قد حسنه الترمذى. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة غ ٤٢٨٩، الترمذى: ٢٥٤٦)]. [انظر: ٢٣٣٩٠، ٢٣٤٤٩].

(۲۳۳۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں تمہاری امت کی ہوں گی۔

(٢٣٣٢٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَنَا عَلَى الْفُرُشِ ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ أُتِينَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ نَاوَلَ أَبِي ثُمَّ قَالَ مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَاوِيَةُ كُنْتُ أَجْمَلَ شَبَابِ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدَهُ ثَغْرًا وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجِدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي

(۲۳۳۲۹) عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا' پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا' پھر پینے کے لئے (نبیذ) لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا' پھر میرے والد کو اس کا برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی علیہ السلام نے اس کی ممانعت فرمائی ہے' میں نے اسے نہیں پیا' پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا' مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسانوں کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

(٢٣٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ لَهُمْ مَا تَعْلَمُونَ مِنْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيِّ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا أَوْ تُنْكِرُونَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّالِثَةَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا أَيْضًا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ أَيْضًا فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا

الموسوعة الحديثية

مسند الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حقق هذا الجزء وخرج أحاديثه وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط — عادل مرشد

جمال عبد اللطيف — سعيد اللحام

الجزء الثامن والثلاثون

مؤسسة الرسالة

٢٢٩٤١ـ حدثنا زيد بن الحُبَاب، حدثني حُسَين، حدثنا عبد الله بن بُرَيدةَ، قال:

دخلتُ أَنا وأَبي على معاويةَ، فأَجلَسَنا على الفُرُش، ثم أُتِينا بالطَّعام، فأَكَلْنا، ثم أُتِينا بالشَّراب، فشَرِبَ معاويةُ، ثم ناوَلَ

= وأخرجه الدارمي (٢٨٣٥) من طريق معاوية بن هشام، وابن ماجه (٤٢٨٩)، والحاكم ١/ ٨٢، وأبو نعيم في «تاريخ أصبهان ١/ ٢٧٥ من طريق الحسين بن حفص الأصبهاني، وابن حبان (٧٤٦٠)، والحاكم ١/ ٨٢ من طريق مؤمل بن إسماعيل، والحاكم ١/ ٨٢ من طريق عمرو بن محمد العَنقَزِي، وأبو سعيد ابن السبط في «فوائده» كما في «المداوي لعلل الجامع الصغير» ٣/ ٩٨-٩٩ من طريق عمار بن محمد، خمستهم، عن سفيان الثوري، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن أبيه بريدة. وقال معاوية بن هشام في روايته: «عن سليمان بن بريدة، أراه عن أبيه» هكذا على الشك في وصله.

وأخرجه مرسلاً حسين المروزي في زياداته على «الزهد» لابن المبارك (١٥٧٢) من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان الثوري، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن النبي ﷺ. وأرسله أيضاً يحيى بن سعيد القطان وعبد الرحمٰن بن مهدي، عن الثوري فيما قاله الحاكم في «مستدركه» ١/ ٨٢. قلنا: لم تقع لنا روايتهما في شيء من المصادر التي بين أيدينا، فإن كان محفوظاً، فالشك في وصله وإرساله من الثوري، ويؤيد ذلك رواية معاوية بن هشام عنه المذكورة آنفاً، فإنه قال فيها: «عن سليمان بن بريدة، أراه عن أبيه» والله أعلم.

وفي الباب عن ابن مسعود، سلف برقم (٤٣٢٨)، وإسناده ضعيف، وانظر تتمة شواهده هناك.

ونزيد في شواهده هنا:

عن معاوية بن حَيْدَة عند الطبراني في «الكبير» ١٩/ (١٠١٢) وفي إسناده حماد بن عيسى الجُهَني، وهو ضعيف.

أَبي، ثم قال: ما شَرِبتُه منذ حَرَّمَه رسولُ الله ﷺ. ثم قال معاوية: كنت أَجْملَ شبابِ قريشٍ، وأَجْودَه ثَغْراً، وما شيءٌ كنتُ أَجِدُ له لَذَّةً كما كنتُ أَجِدُه وأَنا شابٌّ غيرَ اللَّبَن، أَو إنسانٍ حسنِ الحديث يُحدِّثُني[1].

٢٢٩٤٢ـ حدثنا أَبو نُعيم، حدثنا بَشِيرُ بن المُهاجر، حدثني عبد الله بن بُرَيدةَ

عن أَبيه، قال: كنتُ جالساً عند النبيِّ ﷺ إذ جاءَه رجلٌ يقالُ له: ماعِزُ بن مالك، فقال: يا نبيَّ الله، إِني قد زَنَيْتُ، وأَنا أُريدُ

---

(١) إسناده قوي، حسين ـ وهو ابن واقد المَرْوزي ـ روى له أصحاب السنن، وحديثه في مسلم متابعة وفي البخاري تعليقاً، وهو صدوق لا بأس به، وباقي رجال الإسناد ثقات رجال الصحيح.

وأخرجه ابن عساكر في «تاريخ دمشق» في ترجمة عبد الله بن بريدة ص٤١٧ من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن أبيه، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي شيبة ١١/ ٩٤-٩٥ عن زيد بن الحُباب، به. ولفظه: دخلتُ أَنا وأَبي على معاوية، فأَجْلسَ أَبي على السَّرير، وأُتِيَ بالطعام فأَطْعَمَنا، وأُتِيَ بشرابٍ فشربَ، فقال معاوية: ما شيءٌ كنت أَستلِذُّه وأنا شابٌّ فآخُذه اليومَ إلا اللَّبَنَ، فإني آخذُهُ كما كنت آخذه قبل اليوم، والحديثَ الحسَنَ.

وأخرجه ابن عساكر ص٤١٧ من طريق علي بن الحسين بن واقد، عن أبيه، به، بلفظ: دخلت مع أبي على معاوية.

وقوله: «ثم قال: ما شَرِبتُه منذ حرَّمَه رسولُ الله ﷺ» أي: معاوية بن أبي سفيان، ولعله قال ذلك لِما رأَى من الكراهة والإنكار في وجه بريدة، لظنِّه أنه شرابٌ مُحرَّم، والله أعلم.

المُسْنَد

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

حمزة أحمد الزين

الجزء السادس عشر

من الحديث ٢١٤٠٣

إلى الحديث ٢٣٣٥٦

دار الحديث

القاهرة

البجلى حدثنى عبدالله بن بريدة عن أبيه عن النبى ﷺ يقول: قال «الكمأة دواء العين، وإن العجوة من فاكهة الجنة، وإن هذه الحبة السوداء ـ قال ابن بريدة :يعنى الشونيز الذى يكون فى الملح ـ دواء من كل داء إلا الموت».

٢٢٨٣٥ـ حدثنا عفان حدثنى معاذ بن هشام حدثنى أبى عن قتادة عن عبدالله بن بريدة عن أبيه أن نبى الله ﷺ قال « لا تقولوا للمنافق سيدنا فإنه/ إن يك سيدكم فقد أسخطتم ربكم عز وجل» . ٣٤٧/٥

٢٢٨٣٦ـ حدثنا عفان ثنا عبدالعزيز بن مسلم قال ثنا أبوسنان عن محارب بن دثار عن ابن بريدة عن أبيه قال : قال رسول الله ﷺ «أهل الجنة عشرون ومائة صف ، منهم ثمانون من هذه الأمة» وقال عفان مرة: «أنتم منهم ثمانون صفا»

٢٢٨٣٧ـ حدثنا زيد بن الحباب حدثنى حسين ثنا عبدالله بن بريدة قال: دخلت أنا وأبى على معاوية فأجلسنا على الفرش ثم أتينا بالطعام فأكلنا، ثم أتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناول أبى ثم قال: ماشربته منذ حرمه رسول الله ﷺ ، ثم قال معاوية: كنت أجمل شباب قريش وأجوده ثغراً وما شيء كنت أجد له لذة كما كنت أجده وأنا شاب غير اللبن أو إنسان حسن الحديث يحدثنى .

(٢٢٨٣٥) **إسناده صحيح** ، وقد صححه الحاكم ٣١١/٤ ووافقه الذهبى ، وهو عند أبى داود ٢٩٥/٤ رقم ٤٩٧٧ ، والبخارى فى الأدب المفرد رقم ١١٢ .

(٢٢٨٣٦) **إسناده صحيح** ، و أبو سنان هو ضرار بن مرة الشيبانى وهو أبو سنان الأكبر . وهو ثقة حديثه عند الجماعة ، ومحارب بن دثار ثقة حديثه عند الجماعة أيضاً. [illegible] في ١٨٢٥٦

(٢٢٨٣٧) **إسناده صحيح** ، وهو ليس بحديث . ولكنه حوار بين الصحابة . وليس على الخمر فلا يختلف اثنان فى حرمتها. وإنما هو النقيع والنبيذ لأن الصحابة مختلفون فيه .

بغية الرائد

في تحقيق

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي

المتوفى ٨٠٧هـ

تحقيق

عبد الله محمد الدرويش

الجزء الخامس

الأطعمة - الأشربة - الطب - اللباس - الخلافة - الجهاد

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

رواه الطبراني في الأوسط والبزار، وفي إسنادهما: يزيد بن بزيع، وهو ضعيف.

١٩ ـ ٤٦ ـ ٧ ـ باب تَفْتِيش التمر

٨٠٢١ ـ عن ابن عمرَ قال:

نهى رسول الله ﷺ أن يفتش التمر عما فيه.

رواه الطبراني في الأوسط[1]، وفيه: قيس بن الربيع، وثقه شعبة والثوري، وضعفه يحيى القطان، وبقية رجاله ثقات.

١٩ ـ ٤٧ ـ باب ما جَاء في اللبن

٨٠٢٢ ـ عن عبد الله بن بُريدة قال: دخلت مع أبي علىٰ معاوية، فأجلسنا على الفراش، ثم أتينا بالطعام، فأكلنا، ثم أتينا بالشراب، فشرب معاوية، ثم ناول أبي، [ثم قال: ما شربته منذ حرمه رسول الله ﷺ][1] ثم قال معاوية: كنت أجمل شباب قريش، وأجودَه ثغراً، وما من شيءٍ أجدُ له لذة كما كنت أجده، وأنا شاب غيرَ اللبنِ، وإنسانٍ حسن الحديث يحدثني.

رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح وفي كلام معاوية شيء تركته.

٨٠٢٣ ـ وعن مسلم بن جندب قال: دخلت مع ابن عمر على ابن مطيع فقال: السلام عليك، فقال: وعليك السلام ورحمة الله، ومرحباً وأهلاً وسهلاً[1] بأبي عبد الرحمن، ضعوا له وسادة، فقال ابن عمر: لولا أني سمعت رسول الله ﷺ يقول:

«ثَلاثٌ لا تُرَدُّ: اللَّبَنُ، والوِسَادَةُ، والدُّهْنُ[2]».

٨٠٢١ ـ ١ ـ شطب على «الأوسط» في الأصل.

٨٠٢٢ ـ ١ ـ هذه الزيادة من أحمد (٥/٣٤٧) وهي التي تركها الهيثمي.

٨٠٢٣ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (١٣٢٧٩)، والترمذي رقم (٢٩٤٢)، ورجاله ثقات، وانظر الصحيحة رقم (٦١٩).

١ ـ ليس في الكبير: وسهلاً.

٢ ـ في الكبير: «ولا الوسادة، ولا الدهن». والدهن: الطيب.

الجامع الصحيح

مما ليس في الصحيحين

مقبل بن هادي الوادعي

الجزء الرابع

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة
هاتف: ٨٦٤٢٤٠

توزيع
مكتبة العلم بجدة
حي الثغر هاتف ٦٨٧٧٠١٤

على عباس فالتزمه من ورائه ، فذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم فضحك وقال : « قد فعلها » ثم لم يأمرهم فيه بشيء .

هذا حديث صحيح ، رجاله رجال الصحيح ، وزكرياء : هو ابن إسحاق .

قال الإمام أحمد رحمه الله (جـ ٥ ص ٣٤٧) :

ثنا زيد بن الحباب حدثني حسين ثنا عبد الله بن بريدة قال : دخلت أنا وأبي على معاوية فأجلسنا على الفرش ، ثم أتينا بالطعام فأكلنا ثم أتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناول أبي ، ثم قال : ما شربته منذ حرمه رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم ، ثم قال معاوية : كنت أجمل شباب قريش وأجوده ثغرًا ، وما شيء كنت أجد له لذة كما كنت أجده وأنا شاب غير اللبن أو إنسان حسن الحديث يحدثني .

هذا حديث حسن .

دَفْعُ شُبَهِ التَّشْبِيهِ بِأَكُفِّ التَّنْزِيهِ

تأليف الإمام الحافظ

أبو الفرج عبد الرحمن بن الجوزي الحنبلي

المتوفى سنة ٥٩٧هـ

حققه وقدم له

العلامة السيد حسن بن علي السقاف

دار الإمام الرواس

بيروت ـ لبنان

مال له».

قلت: وفي مسند الإمام أحمد (٥/٣٤٧) بسندٍ رجاله رجال مسلم عن عبدالله بن بريدة قال: «دخلت أنا وأبي على معاوية فأجلسنا على الفرش ثم أتينا بالطعام فأكلنا ثم أتينا بالشراب فشرب معاوية، ثم ناول أبي ثم قال: ما شربته منذ حرّمه رسول الله ﷺ...»!!!

قلت: وأما حديث الترمذي (٣٨٤٢) من طريق سعيد بن عبدالعزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبدالرحمن بن أبي عميرة عن النبي ﷺ أنه قال لمعاوية: «اللهم اجعله هادياً مهدياً واهد به» فحديث ضعيف ومضطرب لا تقوم به حجة، لا سيما واسحاق بن راهويه يقول:

«لا يصح عن النبي ﷺ في فضل معاوية شيء».

قلت: سعيد بن عبدالعزيز اختلط كما قال أبومسهر الراوي عنه في هذا الحديث، وكذا قال أبوداود ويحيى بن معين كذا في «التهذيب» (٤/٥٤) للحافظ ابن حجر.

وكذا عبدالرحمن ابن أبي عميرة، لم يسمع هذا الحديث من النبي ﷺ كما في «علل الحديث» للحافظ ابن أبي حاتم (٢/٣٦٢ - ٣٦٣) نقلاً عن أبيه الحافظ أبي حاتم الرازي. فهذا حديث معلول بنص الحافظ السلفي أبي حاتم.

قلت: ولو ثبت لابن أبي عميرة صحبة فهذا الحديث بالذات نص أهل الشأن على أنه لم يسمعه من النبي ﷺ، كما في «علل الحديث» لابن أبي حاتم.

وقد نص ابن عبدالبر أنّ عبدالرحمن هذا: «لا تصح صحبته، ولا يثبت إسناد حديثه» كما في ««تهذيب التهذيب» (٦/٢٢٠ دار الفكر).

وأما قول الترمذي فيه «حسن غريب» فقد قدّمنا أن الحافظ ابن حجر قال في «النكت على ابن الصلاح» إن الترمذي يعني بالحسن الغريب: الضعيف.

قلت: ومن الغريب العجيب أنّ محدّث الصحف والأوراق!!! المتناقض ادّعى في ««صحيحته» (٤/٦١٥ - ٦١٨) أنّ هذا الحديث صحيح لأنّ سعيد بن عبدالعزيز متابع فيه، ولم يصدق!! فقد أورده من أربعة طرق كلها فيها سعيد بن عبدالعزيز، فهي لا تغني ولا تسمن من جوع، لأنها عادت طريقاً واحداً لا غير تَنْصَبُّ فيها العلل التي قدّمناها، ثم زاد في نغمة طنبوره!! فقال ذاك المتناقض!!! بعد أن ذكر طريقاً أخرى يرويها عمرو بن واقد،

يطبع لأول مرة
مع التحقيقات الجديدة

غاية المقصد

في زوائد مسند الإمام أحمد

تأليف

الإمام الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي

(٧٣٥-٨٠٧هـ)

تحقيق

فضيلة الأستاذ إرشاد الحق الأثري حفظه الله

رئيس إدارة العلوم الأثرية بفيصل آباد - باكستان

قدم له

فضيلة الشيخ الدكتور وصي الله عباس حفظه الله

الأستاذ بجامعة أم القرى بقسم السنة والمدرس بالحرم المكي الشريف بمكة المكرمة

فضيلة الشيخ أبو الأشبال صغير أحمد شاغف الباكستاني حفظه الله

الباحث بقسم السنة برابطة العالم الإسلامي بمكة المكرمة

فضيلة الأستاذ العلامة محمد عزير شمس حفظه الله

محدث العصر في ديار الحضرة

الجزء الرابع

مكتبة بيت السلام

الرياض - لاهور

باب مدح اللبن

٤١٤٣- حدثنا زيد بن الحباب ، حدثني حسين ، ثنا عبدالله بن بريدة ① قال: دخلت مع أبي على معاوية فأجلسنا على الفرش ، ثم أتينا بطعام فأكلنا ، ثم أتينا بالشراب فشرب معاوية ، ثم ناول أبي [illegible] ثم قال معاوية: كنت أجمل شباب قريش وأجوده ثغرا وما من شيء أجد له لذة كما كنت أجده وأنا شاب غير اللبن ، والنسان حسن الحديث يحدثني. ②

باب في عجوة المدينة

٤١٤٤- حدثنا أبوعامر ، ثنا فليح ، عن عبدالله بن عبدالرحمن يعني ابن معمر قال: حدث عامر بن سعدعن عمر بن عبدالعزيز ③ وهو أمير على المدينة: أن سعداً قال: قال رسول الله ﷺ: من أكل سبع تمرات عجوة ما ④ بين لابتي المدينة على الريق لم يضره شيء يومه ذلك شيء حتى يمسي ، قال فليح : وأظنه قال: وإن أكلها حين يمسي لم يضره حتى يصبح ، فقال عمر: انظر يا عامر ما تحدث به ⑤ عن رسول الله ﷺ فقال: أشهد ما كذبت على سعد، ولا كذب سعد على رسول الله ﷺ. ⑥

---

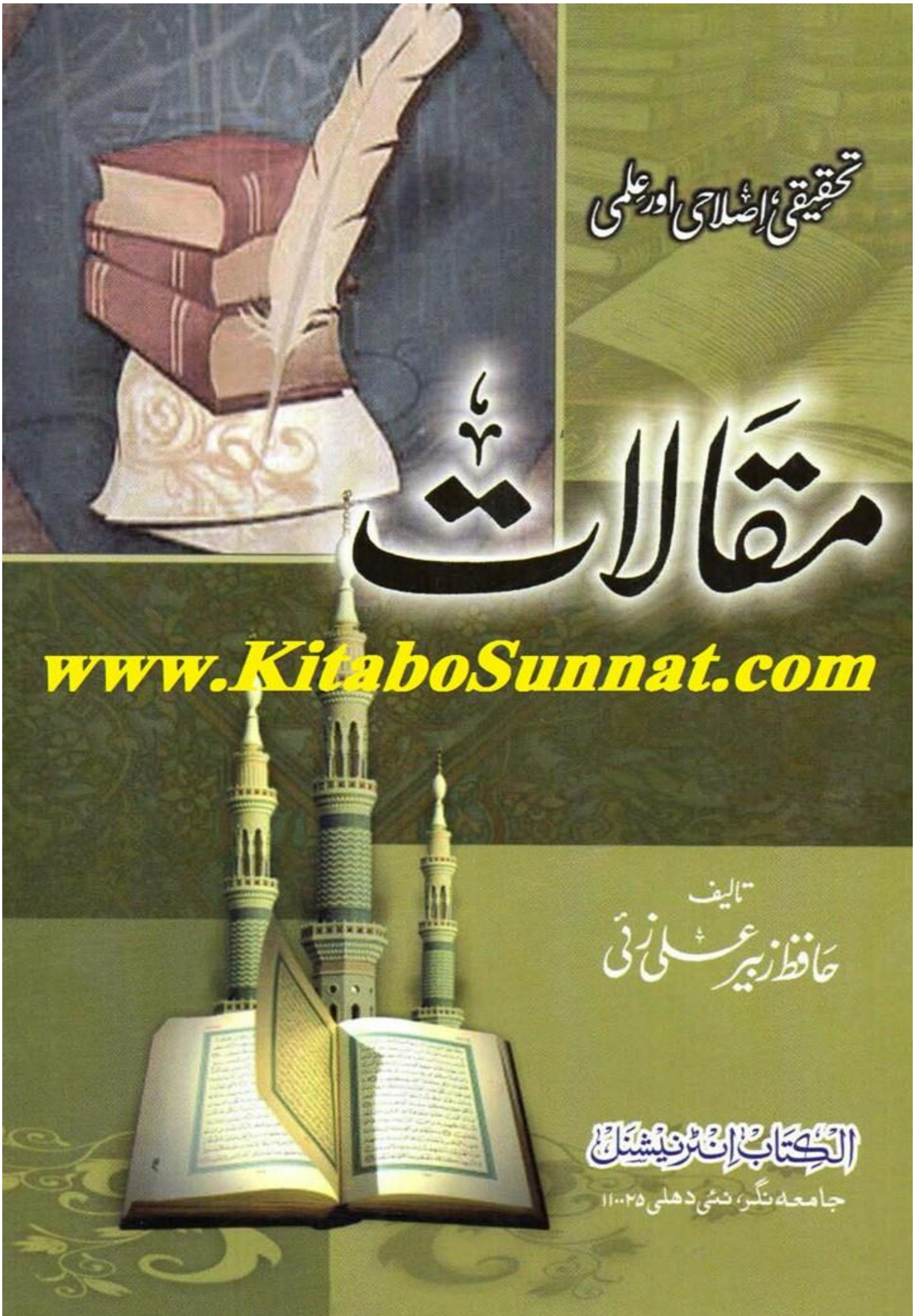
① كذا في المسند والمجمع وهو الصحيح كما يظهر من تهذيب الكمال أيضاً ، وفي الأصل: [illegible]

② أخرجه أحمد رقم: ٢٣٣٢٩ (ج٥ ص٣٤٧) ورجاله رجال الصحيح ، وفي كلام معاوية شيء تركته ، المجمع (ج٥ ص٤٢) قلت: حسين هو ابن الواقد المروزي ، وإسناده حسن .وكلام معاوية [illegible] الكراهة في وجه بريدة ، لظنه أنه شراب محرم ، والله أعلم. وأخرجه ابن أبي شيبة (ج١١ ص٩٥٠٩٤) في المصنف.

③ في الأصل: حدث عامر بن سعد عن عمر بن عبدالعزيز الخ و"عن" بينهما مقحمة.

④ في المسند: من . ⑤ ليس في المسند.

⑥ أخرجه أحمد رقم: ١٤٤٢ (ج١ ص١٦٩) ورجاله رجال الصحيح ، المجمع (ج٥ ص٤١) قلت: فليح هو ابن سليمان بن أبي المغيرة الخزاعي صدوق كثير الخطأ (التقريب) وبقية رجاله ثقات، ورواه أبوعوانة (ج٥ ص٣٩٦،٣٩٧) من طريق القعنبي وسليمان بن بلال كلاهما عن عبدالله بن عبدالرحمن به ، ومن طريق هاشم بن هاشم عن عامر به مختصراً دون القصة وأورده الشيخ الألباني رحمه الله في الصحيحة برقم: ٢٠٠٠.


تحقیقی، اصلاحی اور علمی
مقالات
www.KitaboSunnat.com
تالیف
حافظ زبیر علی زئی
الکتاب انٹرنیشنل
جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

مثال نمبر۴: فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبدالرحمٰن عن انس بن مالک کی سند سے ایک حدیث بیان کی کہ جب زوال ہوتا تھا تو نبی ﷺ نمازِ جمعہ پڑھتے تھے۔

(الکامل لابن عدی ۷/۱۴۴)

یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۹۰۴) میں موجود ہے۔

مثال نمبر۵: عبداللہ بن معبد الزمانی عن ابی قتادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ کی سند سے آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کا روزہ سابقہ سال کا کفارہ ہے اور عرفات کا روزہ گزشتہ اور اس کے بعد والے موجودہ سال کا کفارہ ہے۔ (الکامل لابن عدی ۵/۳۷۲، دوسرا نسخہ ۴/۱۵۳۹۔۱۵۴۰)

اس حدیث کو امام ابن عدی نے منکر قرار نہیں دیا، لیکن امام بخاری سے نقل کیا: " عبد اللّٰه بن سعيد الزماني الأنصاري عن أبي قتادة لا يعرف له سماع من أبي قتادة "

یہ جرح " ولا نعرف سماعه من أبي قتادة " کے الفاظ سے التاریخ الکبیر للبخاری (۵/۱۹۸ت ۶۲۲) میں اور " ولا يعرف سماعه من أبي قتادة " کے الفاظ سے الضعفاء الکبیر للعقیلی (۲/۳۰۵) میں موجود ہے۔ (نیز دیکھئے التاریخ الکبیر ۳/۶۸ ت ۲۴۰)

عبداللہ بن معبد کی امام ابن عدی والی حدیث صحیح مسلم (۱۱۶۲[۲۷۴۶۔۲۷۴۷]) سنن الترمذی (۷۴۹ وقال: حدیث حسن) صحیح ابن خزیمہ (۲۰۸۷) صحیح ابی عوانہ (۲/۱۶۸ ح ۲۳۴۸) صحیح ابن حبان (الاحسان: ۳۶۲۲۔۳۶۲۳ [۳۶۳۱۔۳۶۳۲]) التمہید (۲۱/۱۶۲، وقال ابن عبدالبر: وھذا الإسناد حسن صحیح وھو یعضد ما تقدم) شرح السنہ للبغوی (۶/۳۴۴ ح ۱۷۹۰، وقال: ھذا حدیث صحیح أخرجہ مسلم ...) المستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم (۳/۲۰۲ ح ۲۵۴۵) معجم الشیوخ لابن عساکر (۲/۷۴۷ ح ۹۳۱ وقال: "ھذا حدیث حسن صحیح غریب") اور البدر المنیر لابن الملقن (۵/۷۵۰ وقال: ھذا الحدیث صحیح) میں موجود ہے۔

مسلم، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن حبان، بغوی اور ابن عبدالبر رحمہم اللہ وغیرہم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، لہٰذا اس روایت پر معلول، منکر، منقطع اور لا یعرف سماعہ وغیرہ کی سب جروح جمہور کے مقابلے میں مردود ہیں۔

التذييل على كتاب تهذيب التهذيب

للحافظ ابن حجر العسقلاني

رحمه الله تعالى

إعداد

محمد بن طلعت

أضواء السلف

٢٢٨. حسين بن واقد

قال أحمد : الحسين بن واقد ليس بذاك[١] .

قال أحمد : حسين بن واقد له أشياء مناكير[٢] .

قال عبد الله بن أحمد : قال أبي : قال وكيع : يقولون إن سليمان أصحهما حديثًا - يعني ابن بريدة - قال أبي : عبد الله بن بريدة الذي روى عنه حسين بن واقد ما أنكرها وأبو المنيب أيضًا يقولون كأنها من قبل هؤلاء[٣] .

قال ابن الجنيد : قلت ليحيى بن معين : الأحاديث التي رواها الحسين ابن واقد عن ابن بريدة ، عن أبيه ، هي صحاح ؟ قال : ليس به بأس ثقة - يعني الحسين بن واقد[٤] .

قال ابن أبي حاتم : وسألت أبي عن حديث رواه حسين بن واقد عن أيوب ، عن نافع ، عن ابن عمر أن النبي ﷺ قال : « **لوددت أن عندي خبزة بيضاء من برة سمراء ملبقة بسمن ولبن** » الحديث . قال أبي : هذا حديث باطل ولا يشبه أن يكون من حديث أيوب السختياني ، ويشبه أن يكون من حديث أيوب بن خوط . قلت : فأيوب بن خوط يروي عن نافع ؟ قال : نعم وهو متروك الحديث . قلت : فحسين بن واقد روى عن أيوب بن خوط شيء ؟ قال : لا أدري[٥] .

روى أبو داود من طريق حسين بن واقد ، عن أيوب ، عن نافع ، عن

---

(١) العلل ومعرفة الرجال رواية المروذي وغيره ص٩٦ .

(٢) العلل ومعرفة الرجال رواية المروذي وغيره ص٢٢٨ .

(٣) العلل ومعرفة الرجال رواية عبد الله [٢/ ٢٢] .

(٤) سؤالات ابن الجنيد لابن معين ص٣٨٣ .

(٥) علل ابن أبي حاتم [١/ ١٩] .

ابن عمر ، قال : قال رسول الله ﷺ : « **وددت أن عندي خبزة بيضاء من برة سمراء ملبقة بسمن ولبن** » فقام رجل من القوم فاتخذه ، فجاء به ، فقال : في أي شيء كان هذا ؟ قال : في عكة ضب ، قال : ارفعه .

قال أبو داود : هذا حديث منكر ، وأيوب ليس هو السختياني(1) .

قال ابن حبان : حسين بن واقد قد كتب عن أيوب السختياني وأيوب بن خوط جميعًا ، فكل حديث منكر عنده عن أيوب ، عن نافع ، عن ابن عمر ، إنما هو من أيوب بن خوط وليس بأيوب السختياني(2) .

٢٢٩. حشرج بن نباتة

قال ابن المديني : حشرج بن نباتة ثقة(3) .

قال البخاري : حشرج بن نباتة سمع سعيد بن جمهان ، عن سفينة أن النبي ﷺ قال لأبي بكر ، وعمر ، وعثمان : « **هؤلاء الخلفاء من بعدي** » وهذا حديث لم يتابع عليه ، لأن عمر بن الخطاب وعلي بن أبي طالب قالا : لم يستخلف النبي ﷺ(4) .

ذكر أبو زرعة حشرج بن نباتة في كتاب الضعفاء(5) .

قال يعقوب بن سفيان : حشرج بن نباتة ثقة(6) .

٢٣٠. حصين بن نمير أبو محصن

قال أبو داود : أبو محصن حصين بن نمير ليس به بأس(7) .

---

(١) سنن أبي داود [٤/١٠٨] [ح ٣٨١٨] .

(٢) ثقات ابن حبان [٦/٢٠٩] .

(٣) سؤالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني ص٧٩ .

(٤) الضعفاء الصغير للإمام البخاري .

(٥) كتاب الضعفاء [٢/٦١١] .

(٦) المعرفة والتاريخ [٢/١٨٢] .

(٧) سؤالات أبي عبيد الآجري لأبي داود [٢/٨٦] .

مِن كتبُ أصُول الحَديث :

مَعرفة عُلوم الحَديث وكميّة أجناسِهِ

تأليف

أبي عبد الله محمّد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ت ٤٠٥ هـ

بتعليقات الحافظين

المؤتمن السّاجي والتقي ابن الصّلاح

شرح وتحقيق

أحمد بن فارس السّلوم

دار ابن حزم

قلنا[٥]: وأثبت أسانيد (ع/٢٤) المصريين[٦]:

الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حَبِيب عن أبي الخَيْرِ عن عُقْبَة بن عامر الجهني.

وأثبت إسناد[٧] الشاميين:

عبدالرحمن بن عمرو الأوزاعي عن حسَّان بن عَطِيَّة عن الصحابة.

وأثبت أسانيد الخراسانيين:

الحُسين بن واقد عن عبدالله بن بُريدة عن أبيه.

(١) ليست في م ر ي.
(٢) جملة الترضي ليست في م، وفي ر: الحاكم أبو عبدالله، وليس في ي ما بين الحاصرتين.
(٣) ليست في س.
(٤) ليست في ر.
(٥) ليست في م ر.
(٦) تصحفت في ر إلى البصريين.
(٧) ي م ر: أسانيد.

ولعل قائلاً يقول: إنَّ هذا الإسناد لم يُخَرَّج منه في الصحيحين إلا حديثان[١]، فيقال له أَوَجَدنا[٢] للخراسانيين أصح من هذا الإسناد! فكلهم ثقات وخراسانيون، وبريدة بن حُصَيْب مَدْفون بمرو[٣].

ثم نقول بحول الله وعوْنِهِ وقُوَّتِه[٤]:

إن أوهى أسانيد أهل البيت:

عمرو بن شمر[٥] عن جابر الجُعْفِي عن الحارث الأعور عن عليّ.

١٠٠ ـ سمعت علي بن عمر الحافظ رحمه الله[٦] يحكي[٧] عن بعض شيوخهم قال: حضر نَضْلة[٨] مجلس أبي همَّام السكوني فقال أبو همام: حدثنا أبي قال ثنا عمرو عن (ط/٥٧) جابر فقام نضلة فقال: أنت وأبوك وعمرو وجابر أنت[٩]، الله إن صبرنا، وخرج ....

(١) في س ر: حديثين..
(٢) هكذا ضبطها في ع، وفي م ك: أوْجِدنا، وكلاهما حسن، والمراد من الضبطين إثبات أنه أقوى إسناد للخراسانيين.
وفي ط: (وجدنا) فانعكس المراد!.

الباعث الحثيث

شرح

اختصار علوم الحديث

للحافظ ابن كثير الدمشقي المتوفى سنة ٧٧٤هـ

شرحه

العلامة أحمد محمد شاكر

المتوفى سنة ١٣٧٧هـ / ١٩٥٨م

اعتنى به وعلق عليه

أبو عبد الرحمن عادل بن سعد

دار الكتب العلمية

Dar Al-Kotob Al-ilmiyah

DKi

أسسها محمد علي بيضون سنة 1971 بيروت - لبنان

Est. by Mohammad Ali Baydoun 1971 Beirut - Lebanon

Établie par Mohamad Ali Baydoun 1971 Beyrouth - Liban

وأصح الأسانيد عن ابن عمر: مالك عن نافع عن ابن عمر. الزهري عن سالم عن أبيه ابن عمر. وأيوب عن نافع عن ابن عمر. ويحيى بن سعيد القطان عن عبيد الله بن عمر عن نافع بن عمر.

وأصح الأسانيد عن أبي هريرة: يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة. والزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة. ومالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة. وحماد بن زيد عن أيوب عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة. وإسماعيل بن أبي حكيم عن عبيدة - بفتح العين - بن سفيان الحضرمي عن أبي هريرة. ومعمر عن همام عن أبي هريرة.

وأصح الأسانيد عن أم سلمة: شعبة عن قتادة عن سعيد عن عامر أخي أم سلمة عن أم سلمة.

وأصح الأسانيد عن عبد الله بن عمرو بن العاص: عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده (وفي هذا الإسناد خلاف معروف. والحق أنه من أصح الأسانيد).

وأصح الأسانيد عن أبي موسى الأشعري: شعبة عن عمرو بن مرة عن أبيه مرة عن أبي موسى الأشعري.

وأصح الأسانيد عن أنس بن مالك: مالك عن الزهري عن أنس. وسفيان بن عيينة عن الزهري عن أنس. ومعمر عن الزهري عن أنس.

(وهذان الأخيران زدتهما أنا، فإن ابن عيينة ومعمرا ليسا بأقل من مالك في الضبط والإتقان عن الزهري).

وحماد بن زيد عن ثابت عن أنس. وحماد بن سلمة عن ثابت عن أنس. وشعبة عن قتادة عن أنس. وهشام الدستوائي عن قتادة عن أنس.

وأصح الأسانيد عن ابن عباس: الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس.

وأصح الأسانيد عن جابر بن عبد الله: سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر.

وأصح الأسانيد عن عقبة بن عامر: الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر.

وأصح الأسانيد عن بريدة: الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن أبيه بريدة.

وأصح الأسانيد عن أبي ذر: سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ذر.

هذا ما قالوه في أصح الأسانيد عن أفراد من الصحابة، وما زدناه عليهم.

وقد ذكروا إسنادين عن إمامين من التابعين يرويان عن الصحابة. فإذا جاءنا حديث بأحد هذين الإسنادين، وكان التابعي منهما يرويه عن صحابي. كان إسناده من أصح الأسانيد أيضا. وهما:

شعبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن شيوخه من الصحابة.

English Translation of Jāmi' At-Tirmidhi

Compiled by:

Imām Hāfiz Abū 'Eisā Mohammad Ibn 'Eisā At-Tirmidhi

Volume 5

From Hadith no. 2606 to 3290

Translated by:

Abu Khaliyl (USA)

Ahādith edited & referenced by:

Hāfiz Abu Tāhir Zubair 'Ali Za'i

Final review by:

Islamic Research Section Darussalam

English Translation of Jāmi' At-Tirmidhi

Muḥammad bin Muslim bin Tadrus.

صَحِيحٌ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ ابْنِ تَدْرُسَ.

تخريج: **[صحيح]** وأخرجه أبو داود، السنة، باب: في رد الإرجاء، ح:٤٦٧٨ من حديث وكيع ومسلم، ح:٨٢ من حديث أبي الزبير به.

2621. 'Abdullāh bin Buraidah narrated from his father, that the Messenger of Allāh ﷺ said: "The covenant between us and them is the *Ṣalāt*, so whoever abandons it he has committed disbelief." (***Ṣaḥīḥ***)

There are narrations on this topic from Anas and Ibn 'Abbās.

[Abū 'Eīsā said:] This *Ḥadīth* is *Ḥasan Ṣaḥīḥ Gharīb*.

٢٦٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ؛ **ح**:

وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ [الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ] وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ [قَالَ؛] **ح**.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِيقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ». وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى:] هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: **[إسناده صحيح]** وأخرجه النسائي: ١/ ٢٣١، ٢٣٢، ح: ٤٦٤ (الصلاة، باب الحكم في تارك الصلاة) عن الحسين بن حريث به ورواه ابن ماجه، ح: ١٠٧٩ من حديث علي بن الحسن ابن شقيق به وصححه ابن حبان، ح: ٢٥٥ والحاكم: ١/ ٦، ٧ ووافقه الذهبي * وفي الباب عن أنس [ابن ماجه، ح: ١٠٨٠] وابن عباس [أبو يعلى: ٤/ ٢٣٦، ح: ٢٣٤٩].

Comments:

This *Ḥadīth* tells that he who embraces Islam, is as if he signs a treaty that he will perform prayers regularly and consciously, therefore whoever abandons the prayer, he violates this treaty and promise, and he follows a path of disbelief.

من كنت مولاه فهذا علي مولاه

خصائصِ علی رضی اللہ عنہ



تالیف:

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: نوید احمد ربانی   فوائد تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفی ظہیر امن پوری

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ دُونَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِضْعَةٌ مِنْهُ، وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تمام اولین وآخرین میں اس خاص فضیلت کا بیان:

''ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب ہوا جو کہ سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں''

123۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا صَغِيرَةٌ» فَخَطَبَ عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ

۱۲۳۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام لے کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ابھی چھوٹی ہے۔ ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو ان سے نکاح کر دیا۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

سنن النسائی: 3221؛ زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی: 1051؛ المستدرک للحاکم: 167/2؛ وصححہ علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی وصححہ ابن حبان [6948]

شرح العمدة

لشيخ الإسلام ابن تيمية

رحمه الله تعالى

الجزء الثاني

من أول كتاب الصلاة

إلى آخر باب آداب المشي إلى الصلاة

اعتنى بإخراجه الفقير إلى عفو ربه

خالد بن علي بن محمد المشيقح

الأستاذ المساعد بقسم الفقه بكلية الشريعة وأصول الدين بالقصيم

دار العاصمة

للنشر والتوزيع

الصلاة»[1] وفي رواية صحيحة لأحمد: «ليس بين العبد والكفر إلا ترك الصلاة»[2] وعن بريدة الأسلمي قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر» رواه أحمد والنسائي وابن ماجه والترمذي وصححه[3]، وهو على شرط مسلم، وعن ثوبان قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «بين العبد وبين الكفر والإيمان الصلاة، فإذا تركها فقد أشرك» رواه هبة الله الطبري، وقال: إسناد صحيح على شرط مسلم[4]، وعن عبادة بن الصامت قال: «أوصانا رسول الله ﷺ فقال: «لاتشركوا بالله شيئاً ولاتتركوا الصلاة تعمداً، فمن تركها تعمداً فقد خرج من الملة» رواه ابن أبي حاتم في سننه[5]، ونحوه من حديث معاذ[6]، وأبي الدرداء[7]، وقال الإمام أحمد في رسالته في الصلاة: جاء الحديث عن النبي ﷺ أنه قال: «أول ما تفقدون من دينكم الأمانة وآخر ما تفقدون منه

---

(١) أخرجه مسلم في الموضع السابق (٨٢).

(٢) مسند أحمد مع الفتح الرباني [illegible].

(٣) أخرجه الإمام أحمد ٥/ ٣٤٦، ٣٥٥، والترمذي في الإيمان / باب ما جاء في ترك الصلاة ٧/ ٢٨٣، والنسائي في الصلاة/ باب الحكم في تارك الصلاة ١/ ٢٣١، وابن ماجة في الإقامة/ باب ما جاء فيمن ترك الصلاة (١٠٧٩).

(٤) أخرجه هبة الله الطبري في شرح أصول اعتقاد أهل السنة (١٥٢١).

(٥) أخرجه هبة الله الطبري في شرح أصول اعتقاد أهل السنة (١٥٢٢). وفي إسناده سلمة بن شريح، قال الذهبي في الميزان ٢/ ١٩٠: «لا يعرف»، وابن أبي مريم، وهومنكر الحديث كما في الميزان ٤/ ٢٧٩.

(٦) سبق تخريجه ص (٦٧).

(٧) أخرجه الإمام أحمد ٤/ ٤٤٢، وابن ماجة (٤٠٣٤). وقال الهيثمي في المجمع ١/ ٢٩٥: «رواه الإمام أحمد ورجاله رجال الصحيح». وقال في الزوائد: «إسناده حسن».

كتاب الصلاة
وحكم تاركها

للإمام أبى عبد الله محمد بن أبى بكر بن أيوب

ابن قيم الجوزية

تحقيق

عبد الله المنشاوى

مكتبة الإيمان

المنصورة - أمام جامعة الأزهر

ت : ٣٥٧٨٨٢

الترمذي ...

الدليل الثاني : ما رواه بريدة بن الحصيب الأسلمي قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول : «**العهد الذي بيننا و بينهم الصلاة، فمن تركها فقد كفر**» رواه الإمام أحمد وأهل

---

(١) **إسناده ضعيف** : البيهقي في السنن الكبرى (٨/ ١٦٦) وفيه عبد الله بن سلمه المرادي تغير حفظه .

(٢) **متفق عليه** : البخاري (٦٣٤٣) ومسلم (٢٦٥٧/ ٢٠، ٢١).

(٣) **إسناده ضعيف جدا إن لم يكن موضوعا** : ابن عدي (٦/ ٢٨٩) وقال: حديث باطل .

(٤) مسلم (٨٢/ ١٣٤) و أبو داود (٤٦٧٨) والترمذي (٢٦٢٠) والنسائي (١/ ٢٣٢) وابن ماجة (١٠٧٨).

السنن . وقال الترمذي حديث صحيح إسناده على شرط مسلم (١) .

الدليل الثالث : مارواه ثوبان مولى رسول الله ﷺ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول : «**بين العبد و بين الكفر والإيمان: الصلاة ، فإذا تركها فقد أشرك**» رواه هبة الله الطبري وقال : إسناده صحيح على شرط مسلم (٢).

الدليل الرابع: ما رواه عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي ﷺ أنه ذكر الصلاة يوماً فقال : «**من حافظ عليها كانت له نوراً وبرهاناً ونجاة يوم القيامة، ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نوراً ولا برهاناً ولا نجاة ، وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وأبي بن خلف**» رواه الإمام أحمد في مسنده وأبو حاتم بن حبان في صحيحه(٣) وإنما خص هؤلاء الأربعة بالذكر؛ لأنهم من رؤوس الكفرة. وفيه نكتة بديعة، وهو أن تارك المحافظة على الصلاة إما أن يشغله ماله أو ملكه أو رياسته أو تجارته، فمن شغله عنها ماله فهو مع قارون ومن شغله عنها ملكه فهو مع فرعون ، ومن شغله عنها رياسة وزارته فهو مع هامان، ومن شغله عنها تجارته فهو مع أبيّ بن خلف .

الدليل الخامس: ما رواه عبادة بن الصامت قال: أوصانا رسول الله ﷺ فقال : «**لا تشركوا بالله شيئاً، ولا تتركوا الصلاة عمداً، فمن تركها عمداً متعمداً فقد خرج من الملة**». رواه عبدالرحمن بن أبي حاتم في سننه (٤).

الدليل السادس : ما رواه معاذ بن جبل قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «**من ترك صلاة مكتوبة متعمداً فقد برئت منه ذمة الله**» رواه الإمام أحمد (٥). ولو كان باقياً على إسلامه لكانت له ذمة الإسلام .

الدليل السابع: ما رواه أبو الدرداء قال: أوصاني أبو القاسم ﷺ: أن لا أترك الصلاة متعمداً، فمن تركها متعمداً فقد برئت منه الذمة . رواه عبد الرحمن بن أبي حاتم

(١) **إسناده صحيح**: أحمد (٥/ ٣٤٦) والترمذي (٢٦٢١) والنسائي (١/ ٢٣١) وابن ماجة (١٠٧٩) والحاكم

كتاب الإيمان

تصنيف

الحافظ أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة

(١٩٥ — ٢٣٥)

حققه وقدم له وخرج أحاديثه وعلق عليه

محمد ناصر الدين الألباني

المكتب الإسلامي

« بين العبد والكفر ترك الصلاة ».

٤٥ ـ حدثنا عبيدة عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ بنحوه[٣٦].

٤٦ ـ حدثنا يحيى بن واضح عن حسين بن واقد قال سمعت ابن بُريدة يقول سمعت أبي يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول:

« العهد الذي بيننا وبينهم ترك الصلاة، فمن تركها فقد كفر »[٣٧].

٤٧ ـ حدثنا شريك عن عاصم عن زر عن عبد الله قال:

« من لم يصل فلا دين له »[٣٨].

٤٨ ـ حدثنا يزيد بن هارون عن هشام الدَسْتوائي عن يحيى عن أبي قلابة عن أبي المليح عن بُرَيدة عن النبي ﷺ قال:

« من ترك العصر فقد حبط عمله »[٣٩].

٤٩ ـ حدثنا عيسى ووكيع عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابة عن أبي المهاجر عن بريدة عن النبي ﷺ مثل حديث يزيد عن هشام الدستوائي[٤٠].

٥٠ ـ حدثنا هُشَيم: أنا عباد بن ميسرة المِنْقَري عن أبي قلابة والحسن أنهما كانا جالسين فقال أبو قلابة: قال أبو الدرداء:

« من ترك العصر حتى تفوته من غير عذر فقد حبط عمله ».

قال: وقال الحسن: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

---

(٣٦) هذا الاسناد والذي قبله على شرط مسلم، وقد أخرجها في « صحيحه » من طرق أخرى عن الأعمش عن أبي الزبير، وصرح فيها بالتحديث عنه.

(٣٧) إسناده صحيح على شرط مسلم، وصححه الترمذي وابن حبان والحاكم والذهبي.

(٣٨) شريك هو ابن عبد الله القاضي، وهو ضعيف لسوء حفظه.

(٣٩) إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد أخرجه البخاري.

(٤٠) قلت: وأخرجه أحمد (٥/ ٣٦١) عن وكيع وحده، وابن ماجه (٩٦٤) وابن حبان (٢٥٦) من طرق أخرى عن الأوزاعي به نحوه، والمحفوظ الأول كما في « الفتح ».

صحيح ابن حبان

بترتيب

ابن بلبان

تأليف

الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي
المتوفى سنة ٧٣٩هـ

المجلد الخامس عشر

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط

مؤسسة الرسالة

قال أبو حاتِم: الخَمِيلةُ: قَطِيفَةٌ بيضاءُ مِن الصُّوف(١)، وصَرِيفِين: قرية بواسط.

ذِكْرُ الإخبارِ عمَّا قال المصطفى ﷺ لأبي بكر وعمر، عند خِطْبَتهما إليه ابنته فاطمة عندَ إعراضه عنهما فيه

٦٩٤٨ ـ أخبرنا محمدُ بنُ أحمد بنِ أبي عَوْن بِنَسا، حدثنا أبو عمَّار الحُسَيْنُ بنُ حُرَيث، حدثنا الفضلُ بنُ موسى، عن الحسين بن واقد، عن ابن بُريدة

عن أبيه قال: خَطَبَ أبو بكرٍ وعمر فاطمةَ، فقالَ رَسُولُ الله ﷺ: «إنَّها صَغِيرةٌ»، فخَطَبَهَا عليٌّ، فزوَّجها مِنْهُ(٢). [٣: ٨]

---

(١) في «النهاية»: الخميلة: القطيفة، وهي كل ثوب له خَمْلٌ من أي شيء كان.

(٢) إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الحسين بن واقد، فمن رجال مسلم. ابن بريدة: هو عبد الله.

وأخرجه النسائي في «سننه» ٦/٦٢ في النكاح: باب تزوج المرأة مثلها في السن، وفي «الخصائص» (١٢٣) عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد.

وأخرجه القطيعي في زوائده على «الفضائل» لأحمد (١٠٥١) من طريق علي بن خشرم المروزي، عن الفضل بن موسى، به.

وأخرجه الحاكم ٢/١٦٧ ـ ١٦٨ من طريق علي بن الحسن بن شقيق، عن الحسين بن واقد، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي!

قلت: وذكر الروياني فيما نقله عنه النووي في «روضة الطالبين» ٧/٨٣: أن الشيخ لا يكون كفءاً للشابة على الأصح، وأنَّ الجاهل ليس كفءاً للعالمة.

الصحيح المسند

مما ليس في الصحيحين

تأليف
أبي عبد الرحمن مقبل بن هادي الوادعي
المتوفى سنة ١٤٢٢ رحمه الله تعالى

الجزء الأول

طبعة جديدة منقحة وتحوي زيادات وتراجعات تنشر لأول مرة

دار الآثار
صنعاء

١٧١- قال الإمام الترمذي رحمه الله (ج٧ ص٣٦٨): حَدَّثَنَا أَبُوعَمَّارٍ الحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالا: أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

وحَدَّثَنَا أَبُوعَمَّارٍ، وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالا: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِيهِ.

وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الحَسَنِ الشَّقِيقِيُّ، وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالا: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ الحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: **«العَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ»**.

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

قال أبوعبدالرحمن: هو حديث صحيح على شرط مسلم.

الحديث أخرجه النسائي (ج١ ص٢٣١)، وابن ماجه (ج١ ص٣٤٢)، وأحمد (ج٥ ص٣٤٦).

١٧٢- قال الإمام النسائي رحمه الله (ج٤ ص٦): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: **«المُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الجَبِينِ»**.

هذا حديث صحيح على شرط البخاري.

١٧٣- قال الإمام النسائي رحمه الله (ج٦ ص٦٤): أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوتُمَيْلَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات الإمام الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم من العلماء الأجلاء

أول طبعة مرقمة الأحاديث ومقابلة على عدة مخطوطات

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

كتاب البيوع، كتاب الجهاد، كتاب قسم الفيء، كتاب قتال أهل البغي، كتاب النكاح، كتاب الطلاق، كتاب العتق، كتاب المكاتب، كتاب التفسير، كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين.

الجزء الثاني

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مهران، ثنا عبيد الله بن موسى، ثنا يونس بن أبي إسحاق، عن أبي بردة، عن أبي موسى رضي الله عنه سمع النبي ﷺ يقول: «تستأمر اليتيمة في نفسها فإن سكتت / فهو رضاها ٢/١٦٧
وإن كرهت فلا كره عليها».

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.

٣٢/٢٧٠٣ ـ حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، أنبأ محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، ثنا ابن أبي فديك، عن ابن أبي ذئب، عن عمر بن حسين، عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنهما: أنه تزوج ابنة خاله عثمان بن مظعون قال: فذهبت أمها إلى النبي ﷺ فقالت: إن ابنتي تكره والله فأمره رسول الله ﷺ أن يفارقها ففارقها وقال: «لا تنكحوا النساء حتى تستأمروهن فإذا سكتن فهو إذنهن» فتزوجها بعده المغيرة بن شعبة.

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.

٣٣/٢٧٠٤ ـ أخبرنا مخلد بن جعفر الباقرحي، ثنا محمد بن حرب، ثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي، ثنا أبي، ثنا محمد بن عمرو بن علقمة، ثنا يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب، عن عائشة رضي الله عنها قالت: لما توفيت خديجة رضي الله عنها قالت خولة بنت حكيم بن أمية بن الأوقص امرأة عثمان بن مظعون رضي الله عنه وذلك بمكة: أي رسول الله، ألا تزوج؟ قال: ومن؟ قالت: إن شئت بكراً وإن شئت ثيباً. قال: ومن البكر؟ قالت: ابنة أحب خلق الله إليك عائشة بنت أبي بكر رضي الله عنه. قال: ومن الثيب؟ قالت: سودة بنت زمعة بن قيس قد آمنت بك واتبعتك على ما أنت عليه. قال: فاذكريهما فجاءت فدخلت بيت أبي بكر فقالت: يا أبا بكر ماذا أدخل الله عليك من الخير والبركة أرسلني رسول الله ﷺ أخطب عليه عائشة قال: ادعي لي رسول الله ﷺ فدعته فجاء فأنكحه وهي يومئذٍ ابنة سبع سنين.

هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه.

٣٤/٢٧٠٥ ـ أخبرنا أبو العباس القاسم بن القاسم السياري بمرو، ثنا محمد بن موسى بن حاتم الباشاني، ثنا علي بن الحسن بن شقيق، ثنا الحسين بن واقد، عن عبد الله بن بريدة، عن أبيه رضي الله عنه قال: خطب أبو بكر وعمر فاطمة فقال رسول الله ﷺ / : «إنها صغيرة فخطبها علي فزوجها». ٢/١٦٨

٢٧٠٣ ـ قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.
٢٧٠٤ ـ قال في التلخيص: على شرط مسلم.
٢٧٠٥ ـ قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.

عالمِ دین اور مخالفتِ دین.......

معترض کہتا ہے کہ آپ لوگ تو صحابہ کے گستاخ ہو.... آپ معاویہ بن ابوسفیان کی شان سے ناآشنا ہو.. حضرت عبد اللہ بن عباس رض فرماتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان فقہیہ ہیں..((صحیح البخاری باب زکرِ معاویہ)).... اور یہی معاویہ بن ابی سفیان رسول اللہ(ص) کی حدیث نقل فرماتے ہیں. کہ جو شخص ایک بار شراب پیئے اسے کوڑے مارو.دوسری بار پیئے پھر بھی کوڑے مارو تیسری بار پیئے پھر بھی کوڑے مارو. چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دو..((سنن ترمذی حدیث 1444 امام البانی قال اسنادہ صحیح))...لہذا ایک صحابی فقہیہ جو خود شراب کے حرام ہونیکی حدیث بیان کر رہا ہے وہ شراب کیسے پی سکتا ہے......

ہم جواباً کہتے ہیں.... کہ آپ دعویٰ کر دیں کہ معاویہ بن ابی سفیان معصوم ہیں... یا دعویٰ کر دیں کہ جو شخص دین کو جانتا ہے وہ گناہ نہیں کر سکتا...... یا دعویٰ کر دیں کہ ولید بن عقبہ نے جب شراب پی کر نماز پڑھائی تھی تو انھیں قرآن کی یہ آیت معلوم نہیں تھی... لا تقربوا الصلٰوۃ وانتم سکاریٰ((کہ نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ))... اگر آپ ان میں سے کوئی دعویٰ بھی نہیں کر سکتے تو صرف قیاسات سے واقعات کی حقیقت نہیں بدلتی......

مثال نمبر 1....

معترض نے فرمایا کہ ابنِ عباس رض نے تو معاویہ بن ابی سفیان کو فقہیہ کہا.... تو جواباً عرض ہے کہ انھی عبد اللہ بن عباس رض سے پوچھ لیں کہ معاویہ بن ابی سفیان کن بنیادوں پر اجتہادات فرمائے...

بغضِ علی علیہ السلام میں ترکِ سنتِ نبی(ص)...

عبد اللہ بن عباس رض فرماتے ہیں کہ انھوں نے بغضِ علی علیہ السلام میں سنتِ نبی(ص) کو ترک کر دیا((سنن النسائی))

حکمِ سند.........امام البانی فی التحقیق سنن نسائی اسنادہ صحیح......... حافظ زبیر علی زئی فی التحقیق سنن نسائی اسنادہ حسن........ امام سفارینی فی الکشف اللثام شرح عمدۃ الاحکام صفحہ 142 اسنادہ جید.......... شمس الدین محمد بن مفلح المقدسی فی الفروع مع صحیح الفروع علامہ علاء الدین ابوالحسن علی بن سلیمان صفحہ 757 اسنادہ جید........عبد القادر الارناؤط فی التحقیق جامع الاصول فی احادیث الرسول(ص) لابنِ اثیر الجزری جلد 4 صفحہ 270 اسنادہ حسن........ امام ابنِ خزیمیہ فی الصحیح ابنِ خزیمہ تحقیق و تخریج محمد مصطفیٰ الاعظمی حدیث 2830 اسنادہ صحیح......امام ضیاء الدین المقدسی فی الاحادیث المختارہ تحقیق عبد الملک بن عبد اللہ بن دہیش حدیث 403 اسنادہ حسن.........التعلیقات السلفیہ امام حنیف الفوجیانی تحقیق احمد الشاغف و احمد مجتبیٰ السلفی جلد 3 اسنادہ صحیح .... امام حاکم فی المستدرک علی الصحیحین اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ...امام ذہبی فی التلخیص صحیح علی شرط بخاری و مسلم)).........

اب کیا معاویہ بن ابی سفیان کو یہ حکم نہیں پہنچا تھا کہ بغضِ اہلبیت و بغضِ علی علیہ السلام حرام ہے... خلیفہ راشد کی سنت کی اتباع کا حکم ہے.. اور سنتِ رسول (ص) کو کسی کے بغض میں ترک نہیں کیا جا سکتا........ یقیناً انہیں سب معلوم تھا پھر بھی جان بوجھ کر شریعت کی مخالفت کی..........

مثال نمبر 2...عمار بن یاسر رض کا قاتل باغی گروہ.....

جنگِ صفین میں حضرت عمار بن یاسر رض شہید ہو جاتے ہیں.. یہ خبر معاویہ بن ابوسفیان کو پہنچتی ہے. تو عمر بن عاص انہیں بتاتے ہیں. کہ نبی(ص) نے فرمایا تھا کہ عمار رض کو باغی گروہ قتل کریگا.. تو جواباً معاویہ بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ تم اپنے ہی پیشاب میں پھسل جاتے ہو.. بھلا ہم کہاں عمار رض کے قاتل ہیں.. عمار

رض کے قاتل تو وہ ہیں جو انھیں ہماری تلواروں کے درمیان لائے((العواصم من القواصم فی الذبِ سنہ عن ابی القاسم تحقیق و تخریج شعیب الارناؤط روایاتِ مسند امام احمد بن حنبل اسنادہ صحیح))...

اب ذرا سا تدبر کریں تو عمرو بن عاص نے حدیث سنائی تھی....وہ حدیث مبہم یا متشابھہ نہیں تھی.. تو اس حدیث کو سننے کے بعد معاویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ تم اپنے پیشاب میں پھسل جاتے ہو....... ظاہر ہے کہ محاورہ موقع و محل کی مناسبت سے بولاجاتا ہے... اس محاورے کا واقعہ سے شباہت لازم ہوتی ہے... اور یقیناً عاشقانِ معاویہ بن ابی سفیان ان کو ایک مدبر شخص جانتے ہیں... اب ہمیں بتایا جائے کہ کیا حدیثِ رسول (ص) پیش کرنا پیشاب میں پھسلنے جیسا ہے((معاز اللہ))......اجتہاد تو عمرو بن عاص نے کیا نہیں تھا... ..

دوسری بات کہ جب معاویہ بن ابی سفیان کو یہ حدیث معلوم ہو گئی اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عمار رض ہماری فوج کیطرف سے شہید ہوئے ہیں...... اسطرح ہم نبی(ص) کی خبر سے صریحاً باغی قرار پائے.. تو اب کیا معاویہ بن ابی سفیان نے رجوع کیا...... یعنی اب جان بوجھ کر حدیثِ پیغمبر (ص) کو فراموش کیا جو انکے نزدیک صحیح و ثابت حدیث تھی. اور پھر اس حدیث کے ہوتے ہوئے بھی بغاوت کو ہی پسند کیا..

دوسری طرف عمرو بن عاص ہیں.. کہ ان پر نبی(ص) کی حدیث سے عیاں ہو گیا ہمارا گروہ باغی گروہ ہے لیکن اسکے بعد بھی انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان کا ساتھ نہیں چھوڑا اور بغاوت کو نہیں چھوڑا...

المختصر.... صحابی نبی(ص) کی صریحی حدیث پر یقین رکھنے کے باوجود دین کی مخالفت کر سکتا ہے...

مثال نمبر 3...معاویہ بن ابی سفیان کے گھر حرام کام ہوتے ہیں...

حضرت مقدام رض معاویہ بن ابی سفیان کو فرماتے ہیں اے معاویہ اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا.. کیا نبی(ص) نے سونا پہننے سے منع نہیں فرمایا...... کیا نبی(ص) نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع نہیں فرمایا.... کیا نبی(ص) نے درندوں کی کھال پہننے سے منع نہیں فرمایا... معاویہ بن ابی سفیان نے کہا بیشک نبی(ص) نے ان کاموں سے منع فرمایا ہے... تو مقدام رض نے فرمایا اے معاویہ اللہ کی قسم میں یہ ساری چیزیں تمہارے گھر میں دیکھ رہا ہوں.........((سنن ابی داؤد و مسند امام احمد بن حنبل))

حکمِ سند ...... سنن ابی داؤد.....حدیث نمبر 4131....

امام البانی...صحیح.................. عاصم موسیٰ ہادی ..صحیح................ حافظ زبیر علی زئی.. حسن........

سیئر اعلام النبلاء ..امام ذہبی ...اسنادہ قوی.......... تحقیق شعیب الارناؤط... رجالہ ثقات اسمیں بقیہ بن ولید مدلس ہیں اور انہوں مسند امام احمد کی روایت میں سماعت کی تصریح کر رکھی ہے....

مسند امام احمد بن حنبل تحقیق حمزہ احمد الزین جلد 13 حدیث 17123 اسنادہ صحیح....

بقیہ بن ولید عن بحیر بن سعد.... حافظ زبیر علی زئی سنن ابی داؤد کی تحقیق و تخریج بذیل حدیث 4131 فرماتے ہیں..کہ بقیہ عن بحیر کی سند صحیح ہوتی ہے..کیونکہ بقیہ روایت کو بحیر کی کتاب سے نقل کرتے ہیں...

فضائل الصحابہ صحیح احادیث کی روشنی میں علامہ حافظ شیر محمد تحقیق و تخریج حافظ زبیر علی زئی صفحہ 95 اسی سنن ابی داؤد کی روایت کے ذیل میں فرماتے ہیں......روایۃ بقیہ عن بحیر بن سعد محمولۃ علی السماع ولو عنعن لانہ کان یروی من کتابہ ...انظر الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین.... والتعلقۃ علی العلل لابنِ عبد الہادی............((یعنی بقیہ کی روایت اگر بحیر بن سعد سے بصیغہ

عن بھی ہو تو بھی سماعت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ بقیہ کے پاس بحیر بن سعد کی کتاب موجود تھی)).........

بقیہ بن ولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان کی سند اور غلام مصطفیٰ ظہیر

.... غلام مصطفیٰ ظہیر صاحب اپنی کتاب غنیۃ الطالب فی مناقبِ علی ابنِ ابی طالب علیہ لسلام کی تحقیق و تخریج کے صفحہ 15 پر ایک حدیث نقل فرماتے ہیں.... میری اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو.. کے تحت لکھتے ہیں یہ حدیث سنن ترمذی 2676 پر ہے....اسنادہ صحیح...اور امام ترمذی نے بھی اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے......... اب ترمذی کی سند وہی ہے جو مقدام رض والی روایت کی سند ہے ..

المختصر.....

تو یہاں معاویہ بن ابوسفیان نے احادیث کا اقرار کیا... کہ یہ سب کام نبی(ص) نے حرام قرار دیئے ہیں..پھر معاویہ بن ابی سفیان ان کاموں کو اپنے گھر میں انجام دیتے تھے.......

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تضمينات الإمام الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم من العلماء الأجلاء

أول طبعة مرقمة الأحاديث ومقابلة على عدة مخطوطات

دراسة وتحقيق

مصطفى عبد القادر عطا

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه.

٩٧/١٧٠٥ - حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا إبراهيم بن منقذ الخولاني، ثنا ابن وهب، عن مخرمة بن بكير، عن أبيه قال: سمعت يونس بن يوسف يحدث، عن سعيد بن المسيب، عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ: أن النبي ﷺ قال: «ما من يوم أكثر من أن يتق الله فيه عبداً من النار من يوم عرفة وإنه ليدنو ثـم يباهي الملائكة فيقول: ما أرادوا هؤلاء».

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

٩٨/١٧٠٦ - أخبرنا إسحاق بن محمد بن خالد الهاشمي بالكوفه، ثنـا أحمد بن حازم بن أبي عزرة الغفاري، ثنا خالد بن مخلد القطواني.

وأخبرني أبو سعيد عبد الرحمن بن أحمد المؤذن، ثنا محمد بن إسحاق الإمام، ثنـا علي بن مسلم، ثنا خالد بن مخلد، ثنا علي بن مسهر، عن ميسرة بن حبيب، عن المنهال بن
١/٤٦٥ عمرو، عن سعيد بن جبير قال: كنا مع ابن عباس بعرفة فقال لي: يا سيد ما لي / لا أسمع الناس يلبون فقلت: يخافون من معاوية قال: فخرج ابن عباس من فسطاطه فقال: لبيك اللهم لبيك فإنهم قد تركوا السنة من بغض علي رضي الله عنه.

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.

٩٩/١٧٠٧ - حدثني أبو سعيد بن أبي بكر بن أبي عثمـان، ثنا الهيثم بن خلف الدوري، ثنا جميل بن الحسن الجهضمي، ثنا محبوب بن الحسن، ثنا داود بن أبي هند، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما: أن رسول الله ﷺ وقف بعرفات فلما قال: «لبيك اللهم لبيك قال: إنما الخير خير الآخرة».

قد احتج البخاري بعكرمة واحتج مسلم بداود وهذا الحديث صحيح لم يخرجاه.

١٠٠/١٧٠٨ ـ حدثنا محمد بن صالح بن هانىء، ثنا أحمد بن نصر، ثنا أبو نعيم

١٧٠٥ ـ قال في التلخيص: صحيح، رواه مسلم والنسائي.

١٧٠٦ ـ قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

١٧٠٧ ـ قال في التلخيص: صحيح.

١٧٠٨ ـ قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

العواصم والقواصم

في

الذب عن سنة أبي القاسم

تصنيف

الإمام العلامة النظار المجتهد محمد بن إبراهيم الوزير اليماني

المتوفى سنة ٨٤٠ هـ

حققه وضبط نصه، وخرج أحاديثه، وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط

الجزء الأول

مؤسسة الرسالة

فإنَّه حديثٌ متَّفقٌ على صحَّته وشهرته في ذلك العصر ، وإنَّه ما قدح فيه مِنَ القُدماء أحدٌ ، بل قال الذَّهبي في ترجمة عمارَ مِنَ « النُّبلاء »[1] : إنَّه حديثٌ متواتر، فأمَّا معاوِيَةُ، فتأوَّله بتأويلٍ باطلٍ أنَّ علياً وأصحابه هُمُ الَّذين قتلوه وجاءوا به حتى ٱلقَوهُ بين رماحنا ، رواه أحمد في مسند عمرو بن العاص[2] ، وقد أجاب عبدُ الله بنُ عمرو بأنَّه يلزمُ أنَّ رسول الله ﷺ قاتلُ عَمِّه حَمْزَةَ ، وشهداءَ بَدْرٍ وأحد ، فَأَفْحَمَهُ[3] .

وأمَّا عمرو ، فلم يتأوَّلْهُ ، وفَزِعَ فزعاً شديداً كما فَزِعَ عندَ موته[4] .

فمَن نظر إلى القرائن الخاصَّة المقوِّية لِعدم التَّأويل رَجَّحها ، وأقواها

---

(١) ١/ ٤٢١ .

(٢) أخرجه أحمد ٤/ ١٩٩ من طريق عبد الرزاق ، وهو في « مصنفه » (٢٠٤٢٧) عن معمر ، عن ابن طاووس ، عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ، عن أبيه ، قال : لما قتل عمار ، دخل عمرو بن حزم على عمرو بن العاص فقال : قتل عمار ، وقد قال رسول الله ﷺ : « تقتله الفئة الباغية » فقام عمرو بن العاص فزعاً يرجع حتى دخل على معاوية ، فقال له معاوية : ما شأنك ؟ قال : قُتل عمار ، فقال معاوية : قد قُتل عمار ، فماذا ؟ قال عمرو : سمعت رسول الله ﷺ يقول : « تقتله الفئة الباغية » فقال له معاوية : دحضت في بولك ، أو نحنُ قتلناه ؟ إنما قتله علي وأصحابه ،جاؤوا به حتى ٱلقوه بين رماحنا ، أو قال : بين سيوفنا . قلت : وإسناده صحيح . وقوله : « دحضت في بولك » أي : زللت وزلقت .

وأخرج أحمد ٢/ ١٦٤ و ٢٠٦ ، وابن سعد في « الطبقات » ٣/ ٢٥٣ من طريق يزيد بن هارون ، عن العوام بن حوشب ، حدثني أسود بن مسعود ، عن حنظلة بن خويلد العنبري قال : بينا نحن عند معاوية إذ جاءه رجلان يختصمان في رأس عمار ، يقول كل واحد منهما : أنا قتلته ، فقال عبد الله بن عمرو : ليطب به أحدكما نفساً لصاحبه ، فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول : « تقتله الفئة الباغية » ، قال : فقال معاوية : ألا تغني عنا مجنونك يا عمرو ، فما بالك معنا ؟ قال : إن أبي شكاني إلى رسول الله ﷺ ، فقال : « أطعْ أباك حيّاً ولا تعصه » فأنا معكم ولست أقاتل . وإسناده صحيح . و« تغني » : من الإغناء ، يريد ألَّا تصرفه عنا وتكفه .

(٣) نقل المناوي في « فيض القدير » ٦/ ٣٦٦ عن القرطبي : أن الذي أجاب معاوية هو علي ، وقال ابن دحية : وهذا من علي إلزام مفحم لا جواب عنه ، ولا اعتراض عليه .

(٤) انظر « صحيح مسلم » (١٢١) كتاب الإيمان ، باب : كون الإسلام يهدم ما قبله ، وفيه يقول عمرو : ثم ولينا أشياء ما أدري ما حالي فيها .

کتاب	# سنن أبي داود
	مؤسسة دار الدعوة التعليمية الخيرية (دارالدعوۃ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر فاؤنڈیشن)
	(عربی متن مع اردو ترجمہ، تخریج وتحشیہ)
تالیف	للإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني (202- 275 ھ)
مراجعہ وتقدیم	مجلس علمی دارالدعوۃ (نئی دہلی)
مترجم	ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی استاذ حدیث امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی (ریاض)
سوفٹ ویئر ڈیولپر	ابو طلحہ عبدالوحید بابر حفظ اللہ
ڈاؤن لوڈ سوفٹ ویئر	www.islamicurdubooks.com/download
پی ڈی ایف میکر	محمد عامر عبدالوحید انصاری حفظ اللہ www.quranpdf.blogspot.in
یونیکوڈ فائل پرووائیڈر	محمد آصف مغل حفظ اللہ
مکمل حصہ	کتاب "طہارت کے مسائل" سے کتاب "السلام علیکم کہنے کے آداب" تک
احادیث	احادیث 1 سے 5274

حدیث نمبر: 4131

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِ يكَرِبَ، وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ،

فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَرَاهَا مُصِيبَةً ؟ قَالَ لَهُ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ، فَقَالَ: هَذَا مِنِّي، وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ، فَقَالَ الْأَسَدِيُّ: جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَقَالَ الْمِقْدَامُ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ أَنَا صَدَقْتُ، فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ، فَكَذِّبْنِي، قَالَ: أَفْعَلُ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ، قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ، فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ.

خالد کہتے ہیں مقدام بن معدی کرب، عمرو بن اسود اور بنی اسد کے قنسرین کے رہنے والے ایک شخص معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام سے کہا: کیا آپ کو خبر ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہو گیا؟ مقدام نے یہ سن کر «انا لله وانا اليه راجعون» پڑھا تو ان سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ اسے کوئی مصیبت سمجھتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا، اور فرمایا: "یہ میرے مشابہ ہے، اور حسین علی کے"۔ یہ سن کر اسدی نے کہا: ایک انگارہ تھا جسے اللہ نے بجھا دیا تو مقدام نے کہا: آج میں آپ کو ناپسندیدہ بات سنائے، اور ناراض کئے بغیر نہیں رہ سکتا، پھر انہوں نے کہا: معاویہ! اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کریں، اور اگر میں جھوٹ کہوں تو جھٹلا دیں، معاویہ بولے: میں ایسا ہی کروں گا۔ مقدام نے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں: کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ معاویہ نے کہا: ہاں۔ پھر کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں: کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا: ہاں معلوم ہے، پھر کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں: کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اور اس پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ کہا: ہاں معلوم ہے۔ تو انہوں نے کہا: معاویہ! قسم اللہ کی میں یہ ساری چیزیں آپ کے گھر میں دیکھ رہا ہوں؟ تو معاویہ نے کہا: مقدام! مجھے معلوم تھا کہ میں تمہاری نکتہ چینیوں سے بچ نہ سکوں گا۔ خالد کہتے ہیں: پھر معاویہ نے مقدام کو اتنا مال دینے کا حکم دیا جتنا ان کے اور دونوں ساتھیوں کو نہیں دیا تھا اور ان کے بیٹے کا حصہ دو سو والوں میں مقرر کیا، مقدام نے وہ سارا مال اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیا، اسدی نے اپنے مال میں سے کسی کو کچھ نہ دیا، یہ خبر معاویہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا: مقدام سخی آدمی ہیں جو اپنا ہاتھ کھلا رکھتے ہیں، اور اسدی اپنی چیزیں اچھی طرح روکنے والے آدمی ہیں۔

تخریج دارالدعوہ: سنن النسائی/الفرع والعتیرة ٦ (٤٢٥٩)، (تحفة الأشراف: ١١٤١١، ١١٥٥٥)، وقد أخرجہ: مسند احمد (١٣٢/٤)

(صحيح)

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدّين محمّد بن أحمد بن عثمان الذّهبيّ

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزءُ الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

محمد بن مصفى : حدّثنا بَقِيَّةُ عن بَحِير ، عن خالد بن مَعْدان ، قال : وفد المقدامُ بنُ معدي كرب ، وعمرُو بنُ الأسود ، ورجلٌ من الأسد له صحبةٌ إلى مُعاوية . فقال معاويةُ للمقدام : تُوفِّي الحسنُ ، فاسترجع . فقال : أتراها مُصيبةً ؟ قال : ولِمَ لا ؟ وقد وضعَهُ رسولُ الله ﷺ في حَجره وقال : هذا مني ، وحسينٌ من عليّ . فقال للأسَدي : ما تقولُ أنت ؟ قال : جمرةٌ أُطفئت . فقال المقدام : أنشدك اللهَ ! هل سمعتَ رسولَ الله ﷺ ينهى عن

= من طرق عن سعيد بن جمهان ، عن سفينة مولى رسول الله ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ : « الخلافة في أمتي ثلاثون سنة ، ثم تكون ملكاً » قال سعيد : قال لي سفينة : أمسك خلافة أبي بكر سنتين ، وعمر عشر ، وعثمان ثنتي عشرة ، وعلي ست . قال سعيد : قلت لسفينة : إن هؤلاء يزعمون أن علياً عليه السلام لم يكن بخليفة ، قال : كذبت أستاه بني الزرقاء . يعني مروان . وسنده حسن ، وصححه ابن حبان (١٥٣٤) و (١٥٣٥) ، والحاكم ٣/ ٧١ و ١٤٥ ، ووافقه الذهبي ، وله شاهد من حديث أبي بكرة عند البيهقي في « الدلائل » وآخر من حديث جابر عند الواحدي في « الوسيط » ٣/ ١٢٦/ ٢ .

(١) رجاله ثقات خلا علي بن عاصم ـ وهو الواسطي ـ فإنه يخطىء ويصر على خطئه . وتقصيره عن رسول الله ﷺ شعره بمشقص ثابت عند البخاري ٣/ ٤٤٨ ، ٤٤٩ ، ومسلم (١٢٤٦) ، والمشقص : نصل السهم إذا كان طويلاً ليس بعريض .

لُبس الذَّهب والحرير ، وعن جلود السباع والركوب عليها ؟ قال : نعم . قال : فوالله لقد رأيتُ هذا كُلَّه في بيتك . فقال معاويةُ : عرفتُ أني لا أنجو منك[١] .

إسناده قوي .

ومعاوية من خيار الملوك الذين غلب عدلهم على ظلمهم ، وما هو ببريءٍ من الهَنَات ، والله يعفو عنه .

المدائني : عن أبي عبيد الله ، عن عُبادة بن نُسَيّ ، قال : خطب مُعَاويةُ ، فقال : إني مِنْ زرعٍ قد استحصد ، وقد طالتْ إمرتي عليكم حتى مَلِلْتُكم ومللتُموني ، ولا يأتيكم بعدي خيرٌ مني ، كما أنَّ من كان قبلي خيرٌ مني . اللهم قد أحببتُ لقاءك فأحِبَّ لقائي[٢] .

الواقدي : حدّثنا ابنُ أبي سبرة ، عن مروان بن أبي سعيد بن المعلَّى ، قال : قال معاويةُ ليزيد وهو يوصيه : اتّقِ الله ، فقد وطَّأتُ لك الأمر ، ووليت من ذلك ما وليتُ ، فإنْ يكُ خيراً فأنا أسعدُ به ، وإن كان غيرَ ذلك شقيتُ به . فارفُق بالناس ، وإياك وجَبْهَ أهل الشرف والتكبُّرَ عليهم .

وقيل : إن معاويةَ قال ليزيد : إن أخوفَ ما أخافُه شيءٌ عملتُه في أمرك ، شهدتُ رسول الله ﷺ يوماً قلَّم أظفاره ، وأخذ من شعره ، فجمعتُ ذلك ، فإذا متُّ ، فاحْشُ به فمي وأنفي .

عبد الأعلى بن مَيْمُون بن مِهران : عن أبيه ؛ أنَّ مُعاوية أوصى فقال :

(١) رجاله ثقات إلا أن فيه تدليس بقية ، وهو في سنن أبي داود (٤١٣١) في اللباس مطولاً ، وأخرج الإمام أحمد ٤/ ١٣٢ أوله إلى قوله : « من علي » وقد صرّح فيه بقية بالتحديث .

شراب کی تجارت اور کردارِ معاویہ بن ابو سفیان.........

مسند الشاشی لابنِ سعید بن کلیب الشاشی متوفیٰ 335ھجری میں ایک روایت ہے...

حضرت عبادہ بن صامت رض کے سامنے اونٹوں کی قطاریں گزریں. حضرت عبادہ بن صامت رض نے پوچھا کہ کیا ان اونٹوں پر زیتوں لدا ہوا ہے.تو انھیں بتایا گیا کہ نہیں بلکہ ان اونٹوں پر فلاں کی شراب((خمر)) ہے.. تو حضرت عبادہ بن صامت رض ایک چھڑی لی اور تما م مٹکوں کو توڑ دیا سب شراب بہہ گئی. تو فلاں شخص نے حضرت ابوھریرہ رض سے کہا کہ آپ اپنے بھائی عبادہ بن صامت رض کو ہم سے دور کریں. وہ صبح ہوتے ہی بازار چلے جاتے ہیں. اور وہاں اھلِ ذمہ کی تجارت میں فساد پیدا کرتے ہیں. اور شام ہوتی ہے تو مسجد میں ہمارے خلاف عیب جوئیاں کرتے ہیں. حضرت ابوھریرہ رض حضرت عبادہ بن صامت رض کے پاس گئے. اور کہا آپ کا اور معاویہ کا کیا معاملہ ہے؟ آپ انکو چھوڑ دیں. جو وہ کرتا ہے.. اور پھر آیت پڑھی. امت گزر چکی جو انھوں نے کیا وہ انکیلیئے اور جو تم نے کیا وہ تمھارے لیئے ہے.. تو عبادہ بن صامت رض نے جواب دیا. اے ابوھریرہ رض کیا آپ اسوقت ہمارے ساتھ نہیں تھے. جب ہم نے رسول اللہ(ص) کی بیعت اس بات پر کی. کہ ہم سستی و چستی ہر حال میں اور تنگی میں بھی خرچ کرینگے. امربالمعروف و نہی عن المنکر کرینگے. صحیح بات کہینگے. اور اس معاملے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کرینگے. اور نبی(ص) کی مدد کرینگے. اپنی جان و اھل خانہ کیطرح ان کی جان کی حفاظت کرینگے. جسکے عوض ہم سے جنت کا وعدہ کیا گیا. وہ بیعت جو نبی(ص) سے کی تھی. اب جو اس بیعت کو توڑتا ہے. تو وہ اپنا نقصان کرتا ہے. حضرت ابوھریرہ رض نے کوئی بات جواباً نہ کہی اور خاموش ہو گئے.. ادھر

فلاں شخص نے حضرت عثمان رض کو خط لکھا. کہ عبادہ بن صامت رض شام میں فساد کرتے ہیں. یا آپ ان کو ہم سے الگ کریں یا میں الگ یو جاؤں. تو حضرت عثمان رض نے جواباً لکھا کہ آپ حضرت عبادہ بن صامت رض کو مدینہ بھیجدیں. جب عبادہ بن صامت رض حضرت عثمان رض کے پاس داخل ہوئے. وہاں ایک ہی شخص موجود تھا. حضرت عثمان رض نے حضرت عبادہ بن صامت رض سے پوچھا کہ آپکا اور ہمارا کیا معاملہ ہے؟ تو عبادہ رض نے فرمایا. کہ میں نے نبی(ص) کو فرماتے ہوئے سنا ہے. میرے بعد ایسے لوگ ایسے تمھارے حکمران ہونگے. جو ایسے کام کرینگے جنھیں تم ناپسند کرو گے. اور وہ ایسے کاموں کو ناپسند کرینگے جنھیں آپ پسند کرو گے. سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کریگا. اسکی اطاعت ضروری نہیں. اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا. اس ذات کی قسم جس کی قدرت میں عبادہ رض کی جان ہے. کہ وہ فلاں شخص ضرور ان لوگوں میں سے ہے. تو جواباً حضرت عثمان رض نے کچھ نہیں کہا.....

تشخیصِ فلاں............اس روایت میں فلاں کا لفظ کہاں کہاں استعمال ہوا...

1..یہ فلاں کی شراب ہے..

2..فلاں نے حضرت ابوھریرہ رض کو حضرت عبادہ بن صامت رض کیطرف بھیجا..

3..فلاں شخص نے حضرت عثمان رض کو خط لکھا..

4..فلاں شخص ضرور ان لوگوں میں سے ہے...

فلاں سے مراد معاویہ بن ابو سفیان ہیں...

1..مسند امام احمد بن حنبل میں اسی روایت کا ایک حصہ موجود ہے.. جسمیں حضرت ابوھریرہ رض و حضرت عباد بن صامت کا مکالمہ موجود ہے...اس کے الفاظ ہیں...کہ معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت

ابوہریرہ رض کو حضرت عبادہ بن صامت رض کے پاس بھیجا......((یعنی فلاں سے مراد معاویہ بن ابی سفیان ہیں))..

2...حضرت عبادہ بن صامت رض نے حکمرانوں کی حدیث سنائی. اور فرمایا اللہ کی قسم فلاں ضرور ان لوگوں میں سے ہے... اسوقت شام میں حکمران معاویہ بن ابی سفیان تھے..((یعنی فلاں سے مراد معاویہ بن ابی سفیان ہیں..غیرِ حاکم مراد نہیں ہے))..

3...خود اسی روایت میں موجود ہے کہ حضرت ابوہریرہ رض نے حضرت عبادہ بن صامت سے پوچھا.. کہ آپ کے اور معاویہ کے درمیان کیا معاملہ ہے...معلوم ہوا کہ اس واقعہ میں حضرت عبادہ بن صامت رض کا اختلاف معاویہ بن ابی سفیان سے تھا..اسی لیئے معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت ابوہریرہ رض کو حضرت عبادہ بن صامت رض کیطرف بھیجا........

حکمِ سند...... اس روایت کو یحیٰ بن سلیم عن ابنِ ھثیم عن اسماعیل بن عبید بن رفاعہ عن ابیہ کی سند سے امام ذہبی نے کتاب سیئر اعلام النبلاء میں نقل کیا...اور اس پر جرح نہیں کی اور اس کتاب کے محقق شعیب الارناؤط نے حاشیہ میں اس روایت کو حسن قرار دیا.....

اسی سند کیساتھ مسند امام احمد بن حنبل تحقیق حمزہ احمد الزین جلد 17 روایت 22685 یہی روایت مختصراً موجود ہے....جسے حمزہ احمد الزین نے اسنادہ صحیح قرار دیا.....

یہی سند ایک دوسری حدیث میں سنن ابنِ ماجہ تحقیق و تخریج حافظ زبیر علی زئی حدیث 2146 موجود ہے.. جسے حافظ زبیر علی زئی نے اسنادہ حسن قرار دیا........

اسی سند کی ابنِ ماجہ والی حدیث کو امام طبری نے اپنی کتاب تہذیب الآثار و تفصیل الثابت عن رسول اللہ(ص) من الاخبار جلد 1 مسند علی بن ابی طالب علیہ السلام کے صفحہ 368 پر صحیح الاسنادہ قرار دیا.

ابنِ خثیم عن اسماعیل بن عبید عن ابیہ کی سند کی حدیث کو صحیح علی الصحیحین کی جلد 2 کتاب البیوع حدیث 2144 کو امام حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا اور تلخیص میں امام ذہبی نے بھی موافقت کی.

اسی سند کی حدیث التعلیقات الحسان علی صحیح ابنِ حبان تالیف امام البانی نے جلد 7 پر روایت 4890 پر نقل کر کے صحیح کا حکم لگایا....امام ابنِ حبان نے بھی صحیح قرار دیا.......

اسی سند کی حدیث کو سنن ترمذی تحقیق و تخریج حافظ زبیر علی زئی حدیث 1210 میں امام ترمذی نے حسن صحیح قرار دیا.........

المختصر........ حضرت عبادہ بن صامت رض نے وہ کام کیا جو کرنے کا عہد وہ رسول اللہ(ص) سے کر چکے تھے.. اور اس فعل کو معاویہ بن ابی سفیان نے فساد قرار دیا((العیاز باللہ))... اور حضرت عبادہ بن صامت رض نے معاویہ بن ابی سفیان کو ایسا حکمران قرار دیا کہ جس کے بارے میں نبی(ص) نے پیشن گوئی فرمائی کہ وہ دین کے اچھے کو برا جانیں گے اور برے کو اچھا جانیں گے. اور ایسے نافرمانوں کی اطاعت نہ کرو.. بلکہ اللہ کی اطاعت کرو......

معترض کہتا ہے..کہ وہ شراب اہل ذمہ کی تھی معاویہ کی نہیں تھی...ہم جواباً کہتے ہیں کہ ہمنے وضاحت کر دی کہ فلاں سے مراد معاویہ بن ابو سفیان ہیں اور شراب فلاں کی ہی تھی..... دوسری بات کہ شراب کو بیچنے کی ہمایت میں معاویہ بن ابی سفیان نے آواز اٹھائی... اور اس کیخلاف جہاد کرنیوالے صحابی کو فسادی قرار دیا........ ہم اس امر میں حضرت عبادہ بن صامت رض کیساتھ ہیں کیونکہ انھوں نے احادیث پر عمل کیا... جسکا حکم رسول اللہ(ص) نے دیا تھا.... اور معاویہ بن ابی سفیان کو انھوں نے بیعت سے منحرف قرار دیا......... اب معترض کی مرضی ہے کہ وہ عبادہ بن صامت رض کی احادیث کا انکار کرے اور انکے فعل کو فسادی کہے.. تا کہ

ہمیں بھی معلوم ہو کہ معاویہ کو صحابی کہہ کر اسکا دفاع کرنیوالے باقی اصحاب سے کتنی عقیدت رکھتے ہیں..کہ انکے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو فساد کہتے ہیں........

حضرت عبادہ بن صامت رض کا مقام اور معاویہ بن ابی سفیان سے تنازعات.......

امام ابنِ حجر عسقلانی نے اپنی کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں ان تمام باتوں پر جامع زکر فرمایا ہے...

حضرت عبادہ بن صامت رض کا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے پر معاویہ بن ابی سفیان کا سلوک..

معاویہ بن ابی سفیان اپنے کسی قول و فعل کیخلاف قرآن و حدیث سنانے والے کو پسند نہیں فرماتے تھے. بلکہ اس اختلاف کو اپنی ضد بنا لیتے..اور پھر اسی ضد کی بنا پر دینی احکامات و مسلمات کو تبدیل کرتے.اور نافرمانی کرتے.. اسکی ایک مثال پیش کر دی گئی کہ بغضِ علی علیہ السلام میں معاویہ بن ابی سفیان نے سنتِ نبی(ص) کو ترک کر دیا.... اور اب یہاں حضرت عبادہ بن صامت رض کو حدیث بیان کرنے میں بلا دلیل جھوٹا قرار دے دیا.((مسلم شریف)).اور جھوٹی حدیث گھڑنے والا جہنمی ہے...((متفق علیہ)).... جبکہ آج اس تصور کو بھی گستاخی جانا جاتا ہے.. اگر کوئی کہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے نبی(ص) سے جھوٹی حدیث منسوب کی تو وہ گستاخ بھی ہے.. رافضی بھی ہے.. مگر اگر معاویہ بن ابی سفیان حضرت عبادہ بن صامت رض جیسے جلیل القدر صحابی کو حدیث بیان کرنے میں جھوٹا قرار دیں تو وہ رضی اللہ عنہ ہیں...

ایک اور ایسا ہی واقعہ.......... حضرت عثمان رض کی خلافت میں معاویہ بن ابی سفیان شام کے امیر تھے. شام میں ہی ایک صحابی عبد الرحمٰن بن سہل بن زید رض موجود تھے. کہ ان کے سامنےسے

بہت سے اونٹ گزرے کہ جن پر شراب((خمر)) رکھی تھی.. تو حضرت عبد الرحمٰن رض نے اپنی لاٹھی سے ان شراب کے مٹکوں کو توڑ دیا. غلاموں نےحضرت عبد الرحمٰن رض سے مزاحمت کی. جب معاویہ بن ابی سفیان کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے کہا کہ عبد الرحمٰن رض کو رہنے دو. بڑھاپے کیوجہ سے انکی عقل ختم ہو گئی ہے. حضرت عبد الرحمٰن رض نے یہ سن کر فرمایا. اللہ کی قسم میری عقل نہیں گئی. بلکہ نبی(ص) نے منع فرمایا ہے. کہ شراب کو ہم اپنے شکم اور مشکیزوں میں داخل نہ کریں.((اسد الغابہ ابنِ اثیر الجزری)).....

المختصر...... معاویہ بن ابی سفیان ہمیشہ شراب کی اور شرابیوں کی همایت کی اور اصحاب کی مخالفت کی جبکہ ان اصحاب کا عمل احادیث کیمطابق تھا......

المسند

لأبي سعيد الهيثم بن كليب الشاشي

المتوفى سنة خمس وثلاثين وثلاثمائة

تحقيق وتخريج

الدكتور/ محفوظ الرحمن زين الله

أستاذ الحديث ومصطلحه بكلية الدراسات

الإسلامية والعربية بدبي

وعضو بمركز الدعوة والإرشاد بدبي

((الجزء الثالث))

الناشر

مكتبة العلوم والحكم

المدينة المنورة

قتادة عن جابر بن زيد أبي الشعثاء عن قبيصة بن ذؤيب[1] عن عبادة بن الصامت أن النبي – صلى الله عليه وعلى آله وسلم – قال : « لا بأس بالقمح بالشعير اثنين بواحد يداً[2] بيد »[3].

(١٤٩ / ١) عبيد بن رفاعة عن عبادة

١٢٥٨– حدثنا محمد بن إسحاق الصغاني نا محمد بن عبّاد[4] نا يحيى بن سليم[5] عن ابن[6] خثيم عن إسماعيل بن عبيد[7] بن رفاعة عن أبيه[8] أن عبادة بن الصامت مرت عليه قطارة وهو بالشام تحمل الخمر فقال : ما هذه ؟ أزيت ؟ قيل : لا بل خمر تباع لفلان

= مفتى المساكين ، وقال العقيلي : لا يتابع على رفعه .
الضعفاء الكبير ١٨٩/٣، اللسان ٣٣٢/٤ .

(١) قال المزى : لم يلق عبادة ، راجع تحفة الأشراف ٢٥٦/٤ .

(٢) فى الأصل (يد) .

(٣) أورده ابن أبي حاتم فى العلل عن ابن مصفى ، وقال أبو حاتم : هذا حديث منكر وإنما هو قتادة عن أبي قلابة عن أبي الأشعث الصنعاني عن عبادة عن النبي – صلى الله عليه وعلى آله وسلم – ٣٨٤/١ – ٣٨٥ (١١٤٨) .
وأخرجه ابن أبي شيبة فى مصنفه ، فى البيوع ، فى الحنطة بالشعير اثنين بواحد عن يزيد بن هارون عن ابن أبي عروبة عن قتادة عن مسلم بن يسار عن أبي الأشعث عن عبادة قوله ١٥٧/٦ .

(٤) محمد بن عباد بن الزِّبْرِقان المكي ، نزيل بغداد ، صدوق يهم ، مات سنة أربع وثلاثين ومائتين التقريب ٤٨٦ .

(٥) يحيى بن سُليم الطائفي ، نزيل مكة ، صدوق سيىء الحفظ ، مات سنة ثلاث وتسعين ومائة أو بعدها . التقريب ٥٩١ .

(٦) هو : عبد الله بن عثمان بن خثيم .

(٧) هو : إسماعيل بن عبيد الله بن رفاعة بن رافع العجلاني ، ويقال : ابن عبيد بلا إضافة ، مقبول من السادسة . التقريب ١٠٩ .

(٨) عبيد بن رفاعة بن رافع بن مالك الأنصاري الزرقي ، ويقال فيه : عبيد الله ، ولد فى عهد النبي – صلى الله عليه وعلى آله وسلم – ووثقه العجلي . التقريب ٣٧٧ .

فأخذ شفرة من السوق فقام إليها ولم يذر منها راوية إلا بقرها ، وأبو هريرة إذ ذاك بالشام فأرسل فلان إلى أبي هريرة فقال : ألا تمسك عنا أخاك عبادة بن الصامت : إما بالغدوات فيغدو إلى السوق فيفسد على أهل الذمة متاجرهم وإما بالعشي فيقعد بالمسجد ليس له عمل إلا شتم أعراضنا وعيبنا فأمسك عنا أخاك . فأقبل أبو هريرة يمشي حتى دخل على عبادة فقال : يا عبادة ما لك ولمعاوية ؟ ذره وما حمل فإن الله يقول : ﴿ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَا كَسَبْتُم ﴾(١) قال : يا أبا هريرة لم تكن معنا إذ بايعنا رسول الله – صلى الله عليه وعلى آله وسلم – بايعناه على السمع والطاعة في النشاط والكسل ، وعلى النفقة في العسر واليسر ، وعلى الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ، وأن نقول في الله لا تأخذنا في الله لومة لائم ، وعلى أن ننصره إذا قدم علينا يثرب فنمنعه ما نمنع منه أنفسنا وأزواجنا وأهلنا ولنا الجنة ومن وفى وفى الله له الجنة بما بايع عليه رسول الله – صلى الله عليه وعلى آله وسلم –، ومن نكث فإنما ينكث على نفسه فلا يكلمه أبو هريرة بشيء فكتب فلان إلى عثمان بالمدينة أن عبادة بن الصامت قد أفسد عليّ الشام وأهله فإما أن يكف عنا عبادة بن الصامت وإما أن أخلي بينه وبين الشام . فكتب عثمان إلى فلان أدخله إلى داره من المدينة فبعث به فلان حتى قدم المدينة فدخل على عثمان الدار وليس فيها إلا رجل من السابقين بعينه ومن التابعين الذين أدركوا القوم متوافرين فلم يهم عثمان به إلا وهو قاعد في جانب الدار فالتفت إليه فقال : ما لنا ولك يا عبادة ؟ فقام عبادة قائماً (٢/١٤٩) وانتصب لهم في الدار فقال: إني سمعت رسول الله- صلى الله عليه وعلى آله وسلم-

(١) سورة البقرة : ١٣٤ ، ١٤١ .

أبا القاسم يقول : « سيلى أموركم من بعدى رجال يعرفونكم ما تنكرون وينكرون عليكم ما تعرفون فلا طاعة لمن عصى الله ، فلا تضلوا بربكم » فوالذى نفس عبادة بيده إن فلاناً لمن أولئك فما راجعه عثمان بحرف[1] .

١٢٥٩- حدثنا محمد بن إسحاق الصغانى نا داود بن عمرو نا إسماعيل بن عياش[2] حدثنى بَحِير بن سعد عن خالد بن معدان عن المقدام بن معدى كرب قال : قال رسول الله – صلى الله عليه وعلى آله وسلم – : « للشهيد عند الله خصال يغفر له فى أول دفعة من دمه ويرى مقعده من الجنة ، ويحلى حُلة الإيمان ويزوج من الحور العين ويجار من عذاب القبر ويأمن من الفزع الأكبر ويوضع على رأسه تاج الوقار الياقوتة منه خير من الدنيا وما فيها ويزوج ثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع فى سبعين إنساناً من أقاربه[3] .

---

(١) أخرجه أحمد فى مسنده ، عن أبى اليمان ثنا إسماعيل بن عياش عن ابن خثيم حدثنى إسماعيل بن عبيد الأنصارى فذكر الحديث فقال عبادة لأبى هريرة : يا أبا هريرة ثم ساق الحديث نحوه ٣٢٥/٥ .

وعبد الله بن أحمد فى زيادات المسند عن سويد بن سعيد الهروى ثنا يحيى بن مسلم عن ابن خثيم مختصراً فى قوله : سيلى أموركم من بعدى ... الحديث ٣٢٩/٥ .

والبزار فى مسنده ، عن خالد بن يوسف قال : حدثنى أبى عن عبد الله بن عثمان بن خثيم مختصراً نحوه ٥٤/٢ .

والحاكم فى المستدرك ، فى معرفة الصحابة ، من طريق مسلم بن خالد عن إسماعيل نحوه مختصراً . ٣٥٧/٣ .

(٢) صدوق فى روايته عن أهل بلده مخلّط فى غيرهم ، تقدم ، وبحير بن سعد من أهل بلده .

(٣) أخرجه الترمذى فى سننه ، فى فضائل الجهاد ، من طريق بقية عن بحير نحوه ، وقال : هذا حديث صحيح غريب ١٧/٣ =

سِيَرُ أعلامِ النُّبَلاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدّين محمّد بن أحمد بن عثمان الذّهبيّ

المتوفى
٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزءُ الثاني

حقّق نصوصه ، وخرّج أحاديثه ، وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط

مؤسسة الرسالة

يحيى بن سُلَيم ، عن ابن خُثَيم ، عن إسماعيل بن عُبيد بن رفاعة ،

---

(١) إسناده ضعيف لضعف إسماعيل بن عياش في روايته عن غير أهل بلده ، وهذا منها ، وأخرجه أحمد في « المسند » ٥/ ٣٢٥ بنحوه من طريق الحكم بن نافع ، عن أبي اليمان ، عن إسماعيل بن عياش ، عن عبد الله بن خُثَيم به ، وذكره الهيثمي في « المجمع » ٥/ ٢٢٦ ، وقال : رواه أحمد بطوله ، ولم يقل : عن إسماعيل ، عن أبيه ، ورواه عبد الله ، فزاد عن أبيه ، وكذلك الطبراني ، ورجالهما ثقات إلا أن إسماعيل بن عياش رواه عن الحجازيين ، وروايته عنهم ضعيفة .

وأما قوله : سيلي أموركم بعدي . . . الخ الحديث ، فصحيح ، أخرجه عبد الله ابن الإمام أحمد في « زوائد المسند » ٥/ ٣٢٩ من طريق سويد بن سعيد ، عن يحيى بن سليم ، عن ابن خُثَيم ، عن إسماعيل بن عبيد بن رفاعة ، عن أبيه عبيد ، عن عبادة بن الصامت ، وأخرجه الحاكم ٣/ ٣٥٦ ، من طريق عبد الله بن واقد ، عن عبد الله بن عثمان بن خُثَيم ، عن أبي الزبير ، عن جابر ، عن عبادة .

وأخرجه أيضاً من طريق سعيد بن منصور ، عن مسلم بن خالد الزنجي ، عن إسماعيل بن عبيد بن رفاعة ، عن أبيه ، عن عبادة ، وله شاهد من حديث ابن مسعود عند أحمد ١/ ٣٩٩ ، ٤٠٠ ، وابن ماجة (٢٨٦٥) بسند قوي ، ولفظه : « سيلي أموركم بعدي رجال يطفؤون السنة ، ويعملون بالبدعة ، ويؤخرون الصلاة عن مواقيتها » فقلتُ : يا رسول الله : إن أدركتُهم ، كيف أفعلُ ؟ قال : « تسألني يا ابن أم عبد كيف تفعل ؟ لا طاعة لمن عصى الله » .

عن أبيه : أن عبادةَ بنَ الصامتِ مرتْ عليه قِطارةٌ(١) ، وهو بالشّام ، تحمِلُ الخمر ، فقالَ : ما هذه ؟ أزَيْتٌ ؟ قيل : لا ، بل خمرٌ يُباعُ لفلان . فأخذ شفرةً من السُّوق ، فقامَ إليها ، فلم يَذَرْ فيها راويةً إلا بَقَرَها - وأبو هريرةَ إذ ذاكَ بالشام - فأرسل فلانٌ إلى أبي هريرة ، فقال : ألا تُمسك عنا أخاك عُبادة ، أمّا بالغَدَوَاتِ ، فيغدو إلى السوق يُفسِد(٢) على أهل الذمةِ متاجرهم ، وأمّا بالعشيِّ ، فَيقعد في المسجد ليس له عَملٌ إلا شتَمَ أعراضنا وعيبنا !

قال : فأتاه أبو هريرةَ ، فقال : يا عُبادة ، مالك ولمعاويةَ ؟ ذَرْهُ وما حُمِّل . فقال : لم تكن مَعَنا إذْ بايعْنا على السمع والطاعة ، والأمر بالمعروفِ والنهي عن المنكرِ ، وألاَّ يأخُذَنا في الله لومةُ لائم . فسكتَ أبو هريرة ، وكتبَ فلانٌ إلى عثمان : إنَّ عُبادةَ قد أفسد عليَّ الشام(٣) .

الوليدُ بنُ مُسلم ، حدثنا عثمانُ بنُ أبي العاتكة : أن عُبادةَ بنَ الصامت مرَّ بقرية دُمَّر(٤) ، فأمر غُلامَهُ أنْ يقطعَ له سِواكاً من صفصاف على نهر بَرَدى ، فمضى ليفعلَ . ثم قال له : ارجعْ ، فإنَّه إنْ لا يكن بثمن ، فإنَّه ييْبَسُ ، فيعودُ حطباً بثمن .

وعن أبي حَزْرَةَ يعقوب بن مُجاهد ، عن عُبادة بن الوليد بن عبادة ، عن أبيه ، قال : كان عُبادةُ رجلاً طُوالاً جَسيماً جميلاً . مات بالرملة سنة أربع وثلاثين ، وهو ابنُ اثنتين وسبعين سنة .

---

(١) القِطارة والقطار : أن تشد الإبل على نسق ، واحد خلف واحد .

(٢) في الأصل : حفشة .

(٣) إسناده محتمل للتحسين .

(٤) قرية من غوطة دمشق الغربية يبعد عنها ستة أميال .

المُسْنَد

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

حمزة أحمد الزين

الجزء السادس عشر

من الحديث ٢١٤٠٣

إلى الحديث ٢٣٣٥٦

دار الحديث

القاهرة

مسلم يدعو الله عز وجل بدعوة إلا آتاه الله إياها أو كف عنه من السوء مثلها ما لم يدع بأثم أو قطيعة رحم».

٢٢٦٨٥ ــ قال عبدالله حدثنا سويد بن سعيد الهروي[1] ثنا يحيى ابن مسلم عن ابن خثيم عن إسماعيل بن عبيد بن رفاعة عن أبيه عن عبادة بن الصامت قال: سمعت أبا القاسم ﷺ يقول «سيلي أموركم من بعدي رجال يعرفونكم ما تنكرون وينكرونكم ما تعرفون فلا طاعة لمن عصى الله تعالى فلا تعتلوا بربكم».

٢٢٦٨٦ ــ قال عبدالله حدثنا أبو خيثمة زهير بن حرب ثنا جرير عن منصور عن هلال بن يساف عن أبي المثنى عن ابن أخت عبادة عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول الله ﷺ «إنها ستكون عليكم أمراء تشغلهم أشياء عن الصلاة حتى يؤخروها عن وقتها فصلوها لوقتها» فقال رجل: يا رسول الله فإن أدركت معهم أصلي؟ قال «إن شئت».

٢٢٦٨٧ ــ قال عبدالله حدثنا عبدالواحد بن غياث وإبراهيم بن الحجاج الناجي قالا ثنا حماد بن سلمة عن جبلة بن عطية عن يحيى بن الوليد بن عبادة بن الصامت عن عبادة بن الصامت أن رسول الله ﷺ قال «من غزا ــ قال إبراهيم في حديثه ــ في سبيل الله ﷺ عز جل ولا ينوي في غزاته الإ عقالاً فله ما نوى».

---

(١) في طبعة الحلبي (المروي).

(٢٢٦٨٥) **إسناده صحيح**، سويد بن سعيد الهروي ثقة حديثه عند مسلم. والحديث سبق في ٢٢٦١٧ وهو من الزوائد.

(٢٢٦٨٦) **إسناده صحيح**، سبق في ٢٢٥٨٠ وهو من الزوائد.

(٢٢٦٨٧) **إسناده صحيح**، سبق في ٢٢٥٩١ وهو من الزوائد.

تمانيه ابواب ومن عبدالله لا يشرك به شيئا واقام الصلاة واتى الزكاة وسمع وعصى فإن الله تعالى من أمره بالخيار إن شاء رحمه وإن شاء عذبه».

٢٢٦٦٨ ــ **حدثنا** الحكم بن نافع أبو اليمان ثنا إسماعيل بن عياش عن عبدالله بن عثمان بن خثيم حدثني إسماعيل بن عبيد الأنصاري ... فذكر الحديث، فقال عبادة لأبي هريرة: يا أبا هريرة إنك لم تكن معنا إذ بايعنا رسول الله ﷺ إنا بايعناه على السمع والطاعة في النشاط والكسل وعلى النفقة في اليسر والعسر وعلى الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وعلى أن نقول في الله تبارك وتعالى ولا نخاف لومة لائم فيه وعلى أن ننصر النبي ﷺ إذا قدم علينا يثرب فنمنعه مما نمنع منه أنفسنا وأزواجنا وأبناءنا ولنا الجنة، فهذه بيعة رسول الله ﷺ التي بايعنا عليها فمن نكث فإنما ينكث على نفسه ومن أوفى بما بايع عليه رسول الله ﷺ وفى الله تبارك وتعالى بما بايع عليه نبيه ﷺ فكتب معاوية إلى عثمان بن عفان أن عبادة بن الصامت قد أفسد عليّ الشام وأهله فإما تكن إليك عبادة وإما أخلي بينه وبين الشام فكتب إليه أن رحل عبادة حتى ترجعه إلى داره من المدينة فبعث بعبادة حتى قدم المدينة فدخل على عثمان في الدار وليس في الدار غير رجل من السابقين أو من

---

(١) في طبعة الحلبي (عثمان) وهو خطأ.

(٢) في طبعة الحلبي (الحراني) وهو خطأ.

(٢٢٦٦٧) **إسناده صحيح**، عقيل بن مدرك السلمي ولقمان بن عامر الوصابي وأبو راشد الحُبْراني موثقون وحديثهم في السنن وقال الهيثمي ٥/٢١٦ رجاله ثقات.

(٢٢٦٦٨) **إسناده صحيح**، انفرد أحمد بسياقه وقد سبق مختصراً في ٢٢٥٦٧.

التابعين قد أدرك القوم فلم يفجأ عثمان إلا وهو قاعد في جنب الدار فالتفت إليه فقال: يا عبادة بن الصامت ما لنا ولك؟ فقام عبادة بين ظهري الناس فقال سمعت رسول الله ﷺ أبا القاسم محمداً ﷺ يقول «إنه سيلي أموركم بعدي رجال يعرفونكم ما تنكرون وينكرون عليكم ما تعرفون فلا طاعة لمن عصى الله تبارك وتعالى فلا تعتلوا بربكم».

٢٢٦٦٩ ــ **حدثنا** الحكم بن نافع ثنا إسماعيل بن عياش عن يزيد ابن سعيد عن أبي عطاء السكسكي عن معاذ بن سعد السكسكي عن جنادة بن أبي أمية أنه سمع عبادة بن الصامت يذكر أن رجلاً أتى النبي ﷺ

سُنن ابن ماجہ (اردو) (مترجم)

جلد سوم

أبواب الزكاة - أبواب الحدود

أحاديث: 1783 - 2614

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

ترجمہ وفوائد: مولانا عطاء اللہ ساجد

تحقیق وتخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

دارُالسّلام

حسن ﷫ دلال کی اجرت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور حضرت ابن عباس ﷠ نے فرمایا: یوں کہنے میں کوئی حرج نہیں: یہ کپڑا فروخت کرو' اتنی رقم سے جتنی رقم زیادہ ملے گی وہ تمھاری ہے۔ ابن سیرین ﷫ نے فرمایا: یہ چیز اتنے کی بیچ دو' جو نفع ہوگا وہ تمھارا ہے' یا میرے اور تمھارے درمیان تقسیم ہوگا، اس میں کوئی حرج نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں۔'' دیکھیے: (صحيح البخاري' الإجارة' باب:١٤)

٢١٤٦- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ بُكْرَةً. فَنَادَاهُمْ: «يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ» فَلَمَّا رَفَعُوا أَبْصَارَهُمْ، وَمَدُّوا أَعْنَاقَهُمْ. قَالَ: «إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا. إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ».

۲۱۴۶- حضرت اسماعیل بن عبید اپنے والد (حضرت عبید بن رفاعہ) ﷠ سے اور وہ ان کے دادا (اپنے والد) حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک ﷠ سے روایت کرتے ہیں' انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر گئے۔ لوگ صبح کے وقت خرید وفروخت میں مشغول تھے۔ آپ نے انھیں آواز دی: ''اے تاجروں کی جماعت!'' جب ان لوگوں نے اپنی نظریں اٹھائیں اور گردنیں لمبی کیں (اور نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہوگئے) تو آپ نے فرمایا: ''تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر (اور گناہ گار) بن کر اٹھیں گے' سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرتا رہا اور اس نے نیکی کی اور سچ بولا۔ (یعنی جھوٹ اور دھوکے سے پرہیز کیا)۔''

303

(المعجم ٤) - **بَابٌ: إِذَا قُسِمَ لِلرَّجُلِ رِزْقٌ مِنْ وَجْهٍ فَلْيَلْزَمْهُ** (التحفة ٤)

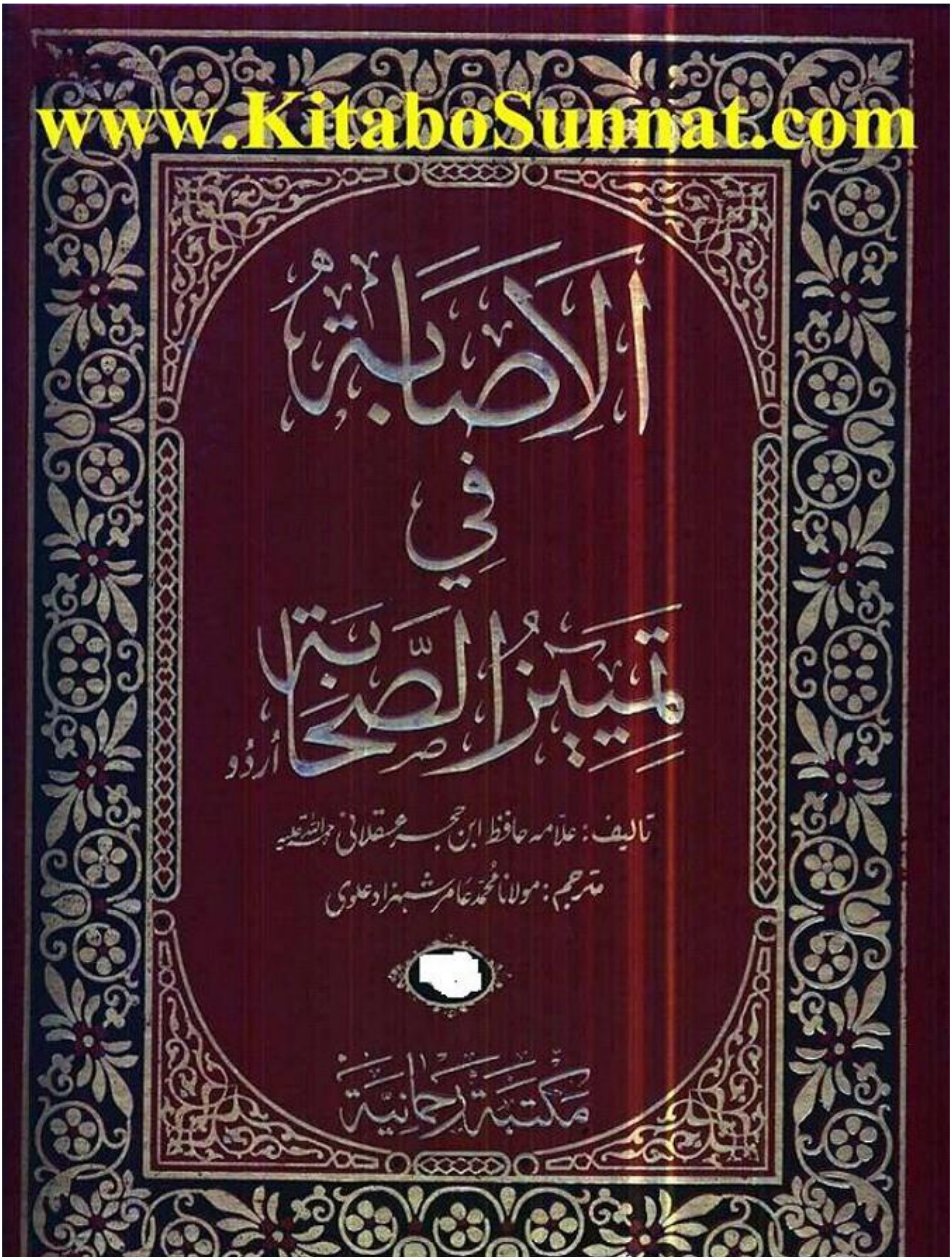
باب:۴- جب انسان کی قسمت میں کسی طرف سے رزق (کا ذریعہ) بن جائے تو اس (پیشے) کو (بلاوجہ) نہ چھوڑے

٢١٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

۲۱۴۷- حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت

٢١٤٦ـ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البيوع، باب ماجاء في التجار وتسمية النبي ﷺ إياهم، ح: ١٢١٠ من حديث ابن خثيم به، وقال: "هٰذا حديث حسن صحيح"، وصححه ابن حبان(موارد)، ح: ١٠٩٥، والحاكم: ٢/٦، والذهبي.

٢١٤٧ـ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ٨/٢٠٦ من حديث محمد بن عبدالله الأنصاري به، وقال البوصيري: "هٰذا إسناد ضعيف" * هلال مستور، وشك ابن حبان في سماعه من أنس (تقريب)، وفيه علة ◄◄


الاصابة
في
تمييز الصحابة
اُردو
تالیف: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا مُحمد عامر شہزاد علوی
مکتبۃ رحمانیۃ

(۴۴۹۹) عبادہ بن الصامت ✿

ابن قیس بن اصرم بن فہر بن قیس.....انصاری خزرجی، ابوالولید۔ بقول خلیفہ بن خیاط: والدہ کا نام قرۃ العین بنت عبادہ بن نضلہ بن العجلان ہے۔ بدر میں شریک ہوئے۔ بقول ابن سعد ✿ بیعت عقبہ ✿ کی شب نقیبوں میں سے ایک تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں اور ابومرثد غنوی میں رشتۂ اخوت قائم فرمایا۔ بدر کے بعد باقی تمام مہمات میں شرکت کی۔ ابن یونس کا قول ہے: فتح مصر میں شریک ہوئے چوتھائی کمک پہنچانے کے وہ امیر تھے۔ صحیحین میں صنابحی سے بحوالہ عبادہ رضی اللہ عنہ مروی ہے میں ان نقباء میں سے تھا جنہوں نے شب عقبہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ (حدیث) نبی ﷺ سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابوامامہ، انس، ابوابی انس ابن ام حرام، جابر، فضالہ بن عبید صحابہ کرام اور ابومسلم خولانی، ابوادریس خولانی عبدالر بن عسیلہ صنابحی، حطان رقاشی، ابوالاشعث صنعانی، جبیر بن نفیر اور جنادہ بن امیہ اکابر تابعین شامل ہیں۔ اسی طرح آپ کے بیٹے ولید، عبداللہ اور داؤد روایت کرتے ہیں۔

حمید بن زنجویہ کتاب الترغیب میں بطریق ابوالاشعث روایت کرتے ہیں کہ وہ دمشق کی مسجد میں گئے جہاں شداد بن اوس اور صنابحی سے ملاقات ہوگئی۔ ان دونوں نے کہا: ہمیں ہمارے بھائی کے پاس لے چلو تاکہ اس کی عیادت کریں پھر یہ دونوں حضرت عبادہ کے پاس پہنچے، پوچھنے لگے: کیسی طبیعت ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کے فضل وکرم سے ہوں۔

عبدالصمد بن سعید "تاریخ حمص" میں لکھتے ہیں: سب سے پہلے فلسطین کے یہی قاضی مقرر ہوئے۔ مغازی ابن اسحاق میں ہے: جب بنی قینقاع عبداللہ بن ابی کے کہنے پر محارب ہوئے جو اس کے حلیف تھے تو عبادہ بن الصامت جنہیں عبداللہ بن ابی کی

✿ اسد الغابہ (۵۳۹/۲) ✿ تجرید (۲۹٤/۱) ✿ اسد الغابہ (٥٤٠/۲) ✿ تجرید (۲۹٤/۱)
✿ اسد الغابہ (۲۷۸۹) استیعاب (۱۳۸۰) ✿ الطبقات (۱۱۳/۷) ✿ السیرۃ النبویۃ (۷۳/۲) (٦٥/۲)

طرف حلیف ہونے کا مقام حاصل تھا۔ یہود کے پاس گئے اور انہیں ان کا معاہدہ منہ پہ دے مارا اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر ان کے حلیف ہونے سے بری ہوگئے جس پر یہ آیت نازل ہوئی:

"اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ.....". (آیت) ✿

خلیفہ کا بیان ہے کہ ابوعبیدہ نے انہیں حمص کا گورنر بنایا تھا پھر انہیں ہٹا کر عبداللہ بن قرط کو یہ عہدہ دے دیا۔ ان کے حالات میں ابن سعد لکھتے ہیں: عہد نبوی میں انہوں نے قرآن جمع کیا۔ ایسا ہی امام بخاری رحمہ اللہ ✿ تاریخ میں دوسری سند سے بواسطہ محمد بن کعب ہی مزید نقل کرتے ہیں: یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: اہل شام کو ایسے معلم کی ضرورت ہے جو انہیں قرآن اور دین کی سمجھ بوجھ کی تعلیم دے۔ تو آپ نے حضرت معاذ، عبادہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہم کو روانہ کر دیا۔ یوں عبادہ فلسطین میں مقیم ہوگئے۔ سراج اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں، جنادہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبادہ کے پاس آیا جنہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ تھی۔ سند صحیح ہے۔ مسند اسحاق بن راہویہ اور طبرانی کی اوسط میں بطریق عیسیٰ بن سنان بحوالہ یعلی بن شداد مروی ہے۔ امیر معاویہ نے طاعون سے بھاگنے کا ذکر کیا، پھر ان کا حضرت عبادہ کے ساتھ پیش آمدہ ایک واقعہ نقل کیا تو امیر معاویہ عصر کے بعد منبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے: حدیث وہی ہے جیسی عبادہ نے مجھ سے بیان کی اس کی روشنی انہی سے حاصل کرو یہ مجھ سے زیادہ دینی سمجھ بوجھ کے مالک ہیں۔

حضرت عبادہ کے امیر معاویہ کے ساتھ متعدد واقعات گزرے ہیں، جن میں سے کئی باتوں پر انہوں نے نکیر کی اور امیر معاویہ نے رجوع کر لیا اور بعض میں انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کی شکایت کی جس سے ان کی دینی مضبوطی اور نیکی کا حکم دینے کی کوشش کا پتہ چلتا ہے۔ ابن سعد لکھتے ہیں: عبادہ دراز قد خوبصورت اور ڈیل ڈول والے آدمی تھے۔ چونتیس (۳۴ھ) رملہ میں فوت ہوئے۔ ایسا ہی مدائنی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہی تاریخ وفات خلیفہ بن خیاط وغیرہ نے لکھی ہے۔ بقول بعض: بیت المقدس میں فوت ہوئے۔ حافظ ابن عساکر نے ان کے وہ واقعات نقل کیے ہیں جو امیر معاویہ کے ساتھ پیش آئے، جس سے معلوم ہوتا ہے وہ ان کے خلیفہ بننے کے بعد بھی زندہ رہے۔ ایک قول ہے: وہ پینتالیس (۴۵ھ) تک حیات رہے۔

حدیث نمبر [redacted] سے 4971 تک

کتاب النکاح - کتاب الإمارة

صحیح مسلم (اُردو)

3

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

[٤٠٦١] ٨٠-(١٥٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ: قَالُوا: أَبُو الْأَشْعَثِ، فَقُلْتُ: أَبُوالْأَشْعَثِ! فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْ أَخَانَا

[4061] حماد بن زید نے ہمیں ایوب سے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوقلابہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شام میں ایک مجلس میں تھا جس میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابو اشعث آئے تو لوگوں نے کہا: ابو اشعث، (آگئے) میں نے کہا: (اچھا) ابواشعث! وہ بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا: ہمارے بھائی! ہمیں حضرت عبادہ بن

حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: نَعَمْ، غَزَوْنَا غَزَاةً وَّعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ، فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا، آنِيَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَّبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ، فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ، فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ. فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى. فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَّتَحَدَّثُونَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَحَادِيثَ، قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ. فَقَامَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ - أَوْ قَالَ: وَإِنْ رَّغِمَ - مَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ.

قَالَ حَمَّادٌ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ.

صامت ؓ کی حدیث بیان کیجیے۔ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے ایک غزوہ لڑا اور لوگوں کے امیر حضرت معاویہ ؓ تھے، ہم نے بہت سے غنائم حاصل کیے، جو ہمیں غنیمت میں ملا اس میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ حضرت معاویہ ؓ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ انھیں لوگوں کو ملنے والے عطیات (کے بدلے) میں فروخت کر دے۔ (جب عطیات ملیں گے تو قیمت اس وقت دراہم کی صورت میں لے لی جائے گی) لوگوں نے ان (کو خریدنے) میں جلدی کی۔ یہ بات حضرت عبادہ بن صامت ؓ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سونے کے عوض سونے کی، چاندی کے عوض چاندی کی، گندم کے عوض گندم کی، جو کے عوض جو کی، کھجور کے عوض کھجور کی اور نمک کے عوض نمک کی بیع سے منع فرما رہے تھے، الا یہ کہ برابر برابر، نقد بنقد ہو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا لین دین کیا۔ (یہ سن کر) لوگوں نے جو لیا تھا واپس کر دیا۔ حضرت معاویہ ؓ کو یہ بات پہنچی تو وہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا: سنو! لوگوں کا حال کیا ہے! وہ رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہیں، ہم بھی آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے لیکن ہم نے آپ سے وہ (احادیث) نہیں سنیں۔ اس پر حضرت عبادہ بن صامت ؓ کھڑے ہو گئے، (رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا) سارا واقعہ دہرایا اور کہا: ہم وہ احادیث ضرور بیان کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں، خواہ معاویہ ؓ ناپسند کریں۔۔۔ یا کہا: خواہ ان کی ناک خاک آلود ہو۔۔۔ مجھے پروا نہیں کہ میں ان کے لشکر میں ان کے ساتھ ایک سیاہ رات بھی نہ رہوں۔

حماد نے کہا: یہ (کہا:) یا اس کے ہم معنی۔

أسد الغابة
في
معرفة الصحابة

تأليف
عز الدين ابن الأثير أبي الحسن علي بن محمد الجزري
المتوفى ٦٣٠ هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ علي محمد معوض — الشيخ عادل أحمد عبد الموجود

قدم له وقرظه
الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري
جامعة الأزهر
الدكتور عبد الفتاح أبو سنة
جامعة الأزهر
الدكتور جمعة طاهر النجار
جامعة الأزهر

الجزء الثالث

المحتوى:
صالح - عجير

دار الكتب العلمية
Dar Al-Kotob Al-ilmiyah
DKi
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971 بيروت - لبنان
Est. by Mohammad Ali Baydoun 1971 Beirut - Lebanon
Établie par Mohamad Ali Baydoun 1971 Beyrouth - Liban

٣٣٢٨ ـ عَبْدُ ٱلرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ[٤]

(ب د ع) عبْدُ الرَّحْمٰنِ بن سَهْل بن زَيْد بن كعب بن عامر بن عَدي بن مَجْدَعَة بن حارثة الأنصاري. نسبه الواقدي، وأُمُّه لَيْلَى بنت نافع بن عامر.

قال أبو عمر: إنه شهد بدراً. وقال أبو نعيم: شهد أُحداً، والخندق، والمشاهد كلها مع النبي ﷺ.

---

(١) أخرجه مسلم ١/ ١٣٠ عن أبي هريرة كتاب الايمان (١) باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً (٦٥) حديث رقم (١٤٥/٢٣٢) وأحمد في المسند ٤/ ٧٣.

(٢) الإصابة ت (٥١٥٢)، الاستيعاب ت (١٤٣٢)، الإصابة ت (٦٢٣٠) تجريد أسماء الصحابة ١/ ٣٤٩، الطبقات ٥٣، الجرح والتعديل ٥/٢٣٨، التاريخ الكبير ٥/ ٢٤٥، تهذيب الكمال ٢/ ٧٩٣، التحفة اللطيفة ٢/٤٩٦، خلاصة تذهيب ٢/ ١٣٦، تقريب التهذيب ١/ ٤٨٣، تهذيب التهذيب ٦/ ١٩١، الثقات ٨/ ٣٧٠، الجرح والتعديل ٥/ ١١٢٧.

(٣) أورده الهيثمي في الزوائد ٧/ ١٢٤ عن عبد الرحمن بن سهل بلفظه وقال رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

(٤) الإصابة ت (٥١٥٣)، تجريد أسماء الصحابة ١/ ٣٤٩، الثقات ٣/ ٢٥٦، التاريخ الكبير ٥/ ٢٤٥، تاريخ الإسلام ٣/ ١٩٧، خلاصة تذهيب ٢/ ١٣٦.

وهو المَنْهُوش، فأمر النبي ﷺ عُمَارة بن حَزْم فرَقَاه.

استعمله عمر بن الخطاب على البصرة بعد موت عُتْبَة بن غَزْوان.

روى ابن عُيَيْنَة، عن يحيى بن سَعِيد، عن القاسم بنُ مُحَمد قال: جاءَت إلى أبي بكر جَدّتَان، فأعطى السدس أم الأم دون أم الأَب، فقال له عبد الرحمن بن سهل ـ رجل من الأنصار، من بني حارثة، قد شَهِد بدراً ـ: يا خليفة رسول الله، أعطيته التي لو ماتت لم يَرِثْهَا، وَتَرَكْتَ التي لو ماتت لَوَرِثَها! فجعله أبو بكر بينهما.

قالوا: وهو الذي روى محمد بن كعب القرظي قال: غزا عبد الرحمن بن سَهْل الأنصاري في زمن عثمان، ومُعَاوِيَةُ أَمِيرٌ عَلَى الشام، فَمَرّتْ به رَوَايَا تَحْمِلُ الخَمْرَ، فقام إليها عبد الرحمن فشقَّها برُمْحِه، فمانعه الغِلْمَان، فبلغ الخبرُ معاويةَ فقال دَعُوه، فإنه شيخ قد ذهب عقله! فقال: والله ما ذهب عقلي، ولكن رسول الله ﷺ نهانا أن يَدْخُلَ بُطُونَنَا وأسقيتنا.

أخرجه الثلاثة، وقال أبو عمر: هو أخو المقتول بخَيْبَر، وهو الذي بَدَرَ بالكلام في قتل أخيه قبل عميه حُوَيْصَة ومُحَيِّصَة، فقال له رسول الله ﷺ: «كُبْرَ، كُبْرَ»!.